

ایک حدّ ثانیہ تحقیق * ایک تحریری مناظرہ

حَدِیثِ شَرِیْہِ رَوِی

علامہ مفتی محمد اشرف القادری

ایک سیری مناظرہ



ایک مٹانہ تحقیق

حدیث شریف النبیؐ

تالیف :

شیخ الحدیث والفقیر مفتی محمد اشرف قادری
علاء اللہ مولانا

مکتبہ قادریہ عالمیہ نیک آباد گجرات

(پاکستان)

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

سلسلہ اشاعت نمبر 10

نام کتاب حدیث شرب بیل نبوی
تصنیف مفتی محمد اشرف القادری
سن تصنیف ۱۴۱۳ھ / 1992م
تاریخ اشاعت محرم الحرام ۱۴۲۱ھ / اپریل 2000م
بار اول
کمپوزنگ محمد عثمان علی قادری
پروف ریڈنگ مفتی محمد اشرف القادری
پیشکش اہل سنت اکیڈمی، نیک آباد
ناشر مکتبہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد
قیمت

﴿ملنے کے پتے﴾

- ☆ مکتبہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد بانی پاس روڈ گجرات ☆ شبیر پور، اردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور ☆ کاظمی پبلی کیشنز، ملتان
- ☆ مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ لاہور ☆ مکتبہ ضیاء الدین پبلی کیشنز، کھارادر کراچی
- ☆ مکتبہ عرفات، چڑخان روڈ سیالکوٹ ☆ قادری کتب خانہ، 90 سبھی پلازہ سیالکوٹ
- ☆ مکتبہ ضیاء رضویہ، ہڑ بازار گلی تارگھر والی راولپنڈی ☆ مکتبہ اویسیہ رضویہ، بہاولپور
- ☆ مکتبہ نوریہ رضویہ، وکنوریہ مارکیٹ سکھر ☆ مکتبہ نوریہ رضویہ، گلبرگ اے فیصل آباد
- ☆ مکتبہ رضویہ، آرام باغ کراچی

﴿الهداء﴾

بندۂ ناچیز اپنی اس ناچیز تالیف کو

حضور

رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ، سَيِّدُ الْمَحْبُوبِينَ، شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ،

امام الانبیاء والمرسلین، سیدنا احمد مجتبیٰ، حضرت

مُحَمَّدٌ ﷺ

صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کی بارگاہِ مقدّس و منور، و معطر و معبر میں انتہائی

جذباتِ عقیدت و ادب و عجز و انکساری کے ساتھ

”ہدیہ“

کرتا ہے۔

جن کے وجودِ اقدس و اطہر کو حق تعالیٰ نے، شدتِ لطافت

و سطوعِ انوار سے، تمام بشری کثافتوں اور ناپاکیوں سے منزّہ

و مبرا فرمایا ہے۔

وَأَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَرْقُطْ عَيْنِي

وَأَكْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ الْيَسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّءًا مِنْ كُلِّ عَيْبٍ

كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

اور جن کے فضلاء طیبہ مبارکہ کو ان کے خالق جلّ مجدہ نے
لوگوں کے لئے چشمہ شفاء، و ذریعہ برکات، اور جہنم سے بچنے
کے لیے وسیلہ نجات ٹھہرایا۔

سوئے دریا آوردہ ام تحفہ صدف
گر قبول امداد ہے عز و شرف
ع:

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

طالب شفاء

راجی برکات

جویائے رحمت

متمنی نظر عنایت

امیدوار عفو و مغفرت

طلبگار شفاعت

فقیر پر تقصیر

کمترین امتی

محمد (مرف) (لغاور)

كَانَ اللَّهُ تَعَالَى وَرَسُولُهُ لَهُ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا أَحْمَدَ، النَّبِيِّ

الْأُمِّيِّ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔

﴿الانتساب﴾

میں اپنی اس تالیف کو

اپنے استاذِ مشفق

شمس الافاضل، بدر الامثل، مرجع الفقہاء،

قدوة الاصفیاء، زبدۃ الاتقیاء، دلیل العاشقین،

رئیس المدققین، امام المفتیرین، مقدم المحدثین،

محسن اہل سنت

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب قبلہ

قادر ی، نعیمی، اشرفی

کے اسم گرامی سے

”منسوب“

کر کے اپنے دل کی آٹھ گہرائیوں میں سکون اور مسرت

محسوس کرتا ہوں۔ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی رَحْمَةً وَّاسِعَةً!

ع:

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

تلمیذِ حضرت المرحوم

نیاز کیش:

ابو عبد اللہ و ابو عبد الرحمن

محمد (مروغ الفاروقی)

علاء اللہ ربہ القوی

﴿ فہرست مضامین ﴾

۱. الإهداء 3
۲. الإنسیاب 5
۳. تقدیم 13
۴. تقریظ: ۱ 19
۵. تقریظ: ۲ 21
۶. مقدمہ (احوال واقعی) 25
۷. الْإِسْتِثْقَا 34
۸. بعض صحابہ نے بول نبوی کو پی لیا، اس پر وہابیوں کا شدید انکار 34
۹. کیا یہ واقعہ حدیث پاک میں موجود ہے؟ 34
۱۰. الْجَوَاب 35
۱۱. حدیث اول ”روایت اُمیہ“ از طبرانی و بیہقی بسند صحیح 35
۱۲. حدیث دوم ”روایت اُمّ ایمن“ از ابو یعلیٰ، حاکم، دارقطنی، طبرانی و ابو نعیم 37
۱۳. ان حدیثوں پر جامعہ اثریہ جہلم کے وہابی مفتی کے اعتراضات 39
۱۴. فوٹوکاپی 41
۱۵. الْإِسْتِثْقَا 42
۱۶. اعتراضات کہاں تک درست ہیں؟ 42
۱۷. الْجَوَاب 43

۱۸. ﴿احادیثِ نبویہ پر وہابی اعتراضات کا جواب﴾ 45
۱۹. ☆ ”احادیثِ طبرانی“ پر وہابی جرح اور اس کا جواب ☆ 46
۲۰. آغازِ تنقید بے اصولی، اور الٹی روش 46
۲۱. ”احادیثِ طبرانی“ پر وہابی مفتی صاحب کی جرح 46
۲۲. ☆ جواب ☆ 47
۲۳. دھوکہ دہی، وحق پوشی (حدیثِ اُمّ ایمن روایت ابو مالک 47
- نعمانی میں حدیثِ طبرانی کا حصر) 47
۲۴. معجم طبرانی میں ایسی تین حدیثیں ہیں: ۱. حدیث 47
- اُمّیہ ۲. ایضاً ۳. حدیثِ اُمّ ایمن 47
۲۵. صحیح الاسناد حدیثِ اُمّیہ لہِ صل معجم طبرانی سے 49
۲۶. راویوں کی توثیق، امام نور الدین الہیثمی سے 50
۲۷. تمام راویوں کی فرداً فرداً توثیق، ائمہ حدیث و اکابر وہابیہ سے 51
۲۸. ایک ضعیف سند کو لیکر حدیث کی دیگر قوی سندوں کو بھی 56
- ضعیف کر دکھانا، کہاں کا انصاف ہے؟ 56
۲۹. احادیث و فضائلِ نبوی کے ساتھ مجرمانہ لاپرواہی 57
- و تعصب کا سلوک کیوں؟ 57
۳۰. ☆ ”حدیثِ اُمّ ایمن“ کی تضعیف کا جواب ☆ 59
۳۱. ☆ پہلا جواب ☆ 59
۳۲. قاضی عیاض، اور امام دارقطنی کی تصحیح 59

۳۳. امام قسطلانی کا اسی پر صاد کرنا 60
۳۴. امام نووی کی تصحیح 62
۳۵. امام ملا علی القاری نے بھی اسے صحیح ٹھہرایا 63
۳۶. ائمہ محدثین کی جماعت کثیرہ کی طرف سے حدیث کی توثیق 65
۳۷. تصحیح ائمہ کا مدار ابو مالک والی ضعیف روایت نہیں،
دیگر قوی اسانید ہیں 65
۳۸. حدیث اُمّ ایمن کی ایک سند جو ابو مالک فتحی کے ذکر سے
پاک ہے 67
۳۹. ”علل“ دارقطنی کے حوالے سے ایک شبہ کا ازالہ .. 70
۴۰. ائمہ کی قوی اسانید کا ہمارے سامنے نہ ہونا، صحیح
حدیث میں قاصر نہیں 71
۴۱. ☆ دوسرا جواب ☆ 71
۴۲. اصل دلیل حدیث اُمّیہ و حدیث اُمّ ایمن کی قوی الاسناد
روایات ہیں، روایت ابو مالک فتحی محض مُتَبَّع ہے 71
۴۳. ☆ تیسرا جواب ☆ 72
۴۴. فضائل میں ضعیف حدیث بھی مقبول ہوتی ہے 72
۴۵. ☆ ”حدیث پہنچی“ پر تنقید، اور اس کا جواب ☆ 73
۴۶. وہابی تنقید 73
۴۷. ☆ جواب ☆ 73

- ۴۸ . خلطِ مبحث، حواسِ بانگشکی یا مکاری 73
- ۴۹ . تنقیدِ مزید 74
- ۵۰ . امام سیوطی پر غلط بیانی کا الزام 75
- ۵۱ . جواب 75
- ۵۲ . امام سیوطی کی عادت 76
- ۵۳ . ناقد کے تعاقب میں ”سننِ بہقی“ کی طرف پیش قدمی 77
- ۵۴ . ”سننِ بہقی“ سے شریعتِ بدلِ مبدک کی مکمل اور صحیح حدیث 77
- ۵۵ . حدیث کو کہیں مختصر اور کہیں مکمل بیان کرنا طریقہ 80
- محدثین ہے 80
- ۵۶ . وہابی ناقد کی، بہقی کی پوری حدیث سے چشم پوشی 81
- ۵۷ . ”حدیثِ نسائی“ و ”حدیثِ ابو داؤد“ پر گفتگو ☆ 82
- ۵۸ . وہابی تنقید 82
- ۵۹ . جواب ☆ 82
- ۶۰ . لایعنی تنقید 82
- ۶۱ . نسائی و ابو داؤد کے اختصار کی، اکابرِ محدثین سے تکمیل 83
- ۶۲ . امام سیوطی سے حدیث کی تکمیل 84
- ۶۳ . وہابی ناقد کی انتہائی سنگدلی و بدترین حق پوشی 86
- ۶۴ . امام ابن عبد البر المالکی سے حدیث کی تکمیل 86
- ۶۵ . امام مناوی و امام دمشقی، نیز نصف درجن کبار حفاظِ محدثین

- 90 کی سندوں سے حدیث کی تکمیل
- 92 ۶۶. دیدہ کور کو کیا آئے نظر؟ کیا دیکھے؟
- ۶۷. ☆ ”مستدرک حاکم“ کی حدیثوں پر جرح
- 94 اور اس کا جواب ☆
- 94 ۶۸. ”حدیث ائمہ ائمن“ کی روایت حاکم پر تنقید
- ۶۹. ایک اور اعتراض کی طرف اشارہ، جس تک چالاک ناقد
- 94 کی رسائی نہ ہو سکی
- 95 ۷۰. ☆ جواب ☆
- ۷۱. ایک سند کے ضعیف سے ”حدیث“ دیگر اسانید کے
- 95 اعتبار سے ضعیف نہیں ہو جاتی
- ۷۲. امام ذہبی کا ”حدیث ائمہ ائمن“ بطریق ابو مالک، پر سکوت
- 96 معنی اخیر امر ہے (اس کی توجیہات)
- 97 ۷۳. ☆ ”روایت حاکم“ پر مزید تنقید ☆
- 97 ۷۴. ☆ جواب ☆
- 97 ۷۵. ا: ناقد وہابی کی، حدیث نبوی میں تحریف و تلمیذ
- 98 ۷۶. ب: بے جا تنقید
- ۷۷. ج: حاکم کے اختصار کی اکابر محدثین نے تکمیل کر دی
- 98 ہوئی ہے
- 99 ۷۸. د: ایک فرد گزشتہ پر تنبیہ

100	☆ نتیجہ تنقید ☆	۷۹
100	☆ جواب ☆	۸۰
100	دہائی محقق کی واضح غلط بیانی، خلاصہ جواب	۸۱
	ناقند دہائی کی آخری بات: ”حدیث شُرْبُ الْبَوْل“ کا ابو مالک	۸۲
101	تھی پر انحصار	
102	یہ بھی سفید جھوٹ	۸۳
103	صحیح صورت حال	۸۴
104	کتابیت _____ ات (مراجعہ و ماخذ)	۸۵
110	جُزْءُ أَحَادِيثِ شُرْبِ الْبَوْلِ النَّبَوِّ	۸۶
111	ابتدائیہ	۸۷
114	پہلی حدیث	۸۸
116	دوسری حدیث	۸۹
119	تیسری حدیث	۹۰
122	چوتھی حدیث	۹۱
126	پانچویں حدیث	۹۲
128	چھٹی حدیث	۹۳
130	ساتویں حدیث	۹۴
132	اٹھویں حدیث	۹۵
134	نوویں حدیث	۹۶

۹۷. دسویں حدیث 137
۹۸. گیارہویں حدیث 140
۹۹. بارہویں حدیث 143
۱۰۰. تیرہویں حدیث 146
۱۰۱. چودہویں حدیث 148
۱۰۲. پندرہویں حدیث 151
۱۰۳. سولہویں حدیث 154
۱۰۴. سترہویں حدیث 157
۱۰۵. اٹھارہویں حدیث 159
۱۰۶. انیسویں حدیث 161
۱۰۷. کتابیہ _____ ات (مراجعہ و ماخذ) 166

(ختم شد)

﴿تقدیم﴾

از

مکملہ اعلیٰ

حضرت مولانا علامہ محمد رضا الدین صدیقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انگریزی استعمار نے عالم اسلام پر اپنے غلبہ کے بعد اپنے اقتدار کے استحکام اور دوام کے لئے مختلف تدبیریں اور ہتھکنڈے آزمانے شروع کیے۔ ان میں سے اہم ترین سازش یہ تھی کہ مسلمانوں کو اپنے مرکزِ محبت سے دور کر دیا جائے۔ یہ مرکزِ محبت جناب رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے مستشرقین نے تحقیق کے نام پر رکنِ مغالطہ آفرینیوں سے کام لیا؟ یہ ایک علیحدہ داستان ہے۔ اس تمام سلسلہ شیعہ کا سب سے الم ناک پہلو یہ ہے کہ انہیں اُمتِ مسلمہ میں سے ایسے افراد میسر آ گئے جو دانستہ یا نادانستہ ان کے آلہ کار بن گئے۔

ان صاحبانِ کج اندیشہ کو غلط فہمی یہ ہو گئی کہ وہ اپنے تئیں عقیدہٴ توحید کا تحفظ فرما رہے ہیں۔ انہیں کمالاتِ رسالت مآب کا اعتراف اور اس کا اعلان اللہ تبارک و تعالیٰ کی عظمتوں کے منافی محسوس ہونے لگا۔ حالانکہ حضور اکرم ﷺ کے کمالات اللہ تبارک و تعالیٰ کے عرفان کی

منزل کا حجاب ہر گز نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے ذریعے تو اس خداوند قیوم و قادر کی بے پایاں قدرتوں کا اور اس کی شانِ خلافت کی نادر کاریوں کا (اپنے اپنے ذوق اور نظر کے مطابق) اور اک ہوتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنہیں اللہ ربُّ العزت نے اپنے محبوب ﷺ کی صحبت سے مشرف فرمایا، ان کے دیدہ بیدار اور چشم حقیقت کشاء کا فیصلہ تو ان نام نہاد مدعیانِ علم و دانش کے بالکل برعکس تھا۔ انہوں نے جناب رسالت پناہ ﷺ کو کبھی بھی بشریت کے محدود ظاہری پیمانوں سے پرکھنے کی کوشش نہیں کی۔ صحابہ کرام نے اپنے پیارے اور من مومنے محبوب ﷺ کے لعابِ مبارک کو جان لیوا ہماریوں کے لئے، اذیت ناک آبلوں کے لئے تریاق سمجھا۔ بڑے شوق اور سعادت سے آپ کے جانفراہ پسینہ کو حاصل کیا اور اپنے مشامِ جاں کو معطر کیا۔ آپ کے جسم معطر و مغبر سے مس ہو کر آنے والے پانی کے لئے ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ آپ کے موئے مبارک کو حریرِ جاں بنایا۔ ان سے شغایاب ہوئے اور انہیں توشہ آخرت قرار دیتے ہوئے اپنی قبروں میں رکھنے کی وصیت کی۔ آپ کے فضائلِ طاہرہ کو نوشِ جاں کیا، ان کے طیب و طاہر اور نظیف و لطیف ہونے کا اعلان و اقرار بھی کیا اور کسی احساسِ کمتری کا شکار نہیں ہوئے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس حوالے سے کسی احساس کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ یا کسی کج نظر اور کم فہم کے طعنہ ملامت سے خوف زدہ کیوں ہو جائے؟ شمد کے ذائقے، اس کی افادیت اور شفا بخشیوں کا کسے ادراک نہیں؟ کیا یہ ایک ننھے سے کیرے کا فضلہ نہیں ہے؟ قدرت نے اس کے جسم میں وہ نظام رکھ دیا ہے کہ جو کچھ اس کے مرحلہ انہضام سے گزر جاتا ہے انسانیت کے لئے فیض بخش و فیض رساں ہو جاتا ہے! ریشم کی ملائمت اور حُسن سے متاثر ہونے والوں نے اور اس کی بے ساختہ تحسین کرنے والوں نے کبھی سوچا ہے کہ قدرت نے اس مُعْجَزِ نظامی کا ذریعہ بھی ایک ننھے سے کیرے کو بنایا ہے۔ اور یہ پھلدار درخت اور قوت بخش خوراک کا ذریعہ بننے والے پودے زمین سے جو کچھ کشید کرتے ہیں اسے خوش ذائقہ اور خوشبودار پھلوں کی صورت میں ہمارے حوالے کر دیتے ہیں۔ اگر کسی کا فہم رسالہ اللہ کی سب سے ارفع و اعلیٰ اور طیب و طاہر تخلیق کے جسدِ ناز سے وابستہ ہونے والے اور مرحلہ انہضام سے گزر کر آنے والے تہذکات کو شمد سے زیادہ شفا بخش، پھلوں سے زیادہ مفید اور پھولوں سے زیادہ سامانِ فرحت و طراوت سمجھے تو اس میں حیرت کی کون سی بات ہے؟ اس حقیقت کے اظہار سے اس درجہ نفور و گریزاں ہونے کی کیا ضرورت ہے؟

زیر نظر کتاب ہمارے دور کے مستند اور معتبر عالم دین حضرت علامہ مفتی محمد اشرف القادری صاحب کے تجرُّدِ علمی، تحقیقِ اَیْنِ اور ژرف نگاہی کا شاہکار ہے۔ کتاب کے مقدمہ اور تقریظات کے مطالعہ سے آپ اس تالیف کے پس منظر سے اور اس تمام واقعہ سے آشنا ہوں گے، جس کے تناظر میں یہ تحقیق منظرِ عام پر آئی ہے۔

جن احباب کو حدیث شریف، اُصولِ حدیث، اور قرآنِ اَسْمَاءُ الرَّجَال سے ذرا بھی واقفیت ہے، وہ اس مختصر شدہ پارے کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں۔ حضرت علامہ نے موضوع کو بڑی خوبصورتی سے نبھایا ہے اور موضوع سے تعلق رکھنے والی تمام گھٹتیوں کو علیحدہ علیحدہ اس طرح سُجھا دیا ہے کہ مجالِ انکار نہیں رہتی۔ مولانا نے صحابہ کرام سے شُرْبِ نَبْوٰی کا اثبات کیا ہے، اور احادیثِ مبارکہ کی صحت کے دلائل فراہم کیے ہیں۔ ان کے رجال کے متعلق محدثانہ اُسلوب میں گفتگو فرمائی ہے۔ اس حقیقتِ ظاہرہ کا انکار کرنے والوں کی ناقابلِ رُستگاری گرفت کی ہے اور ان کی مغالطہ آفرینیوں کو سب کے سامنے ہویدا کر دیا ہے۔ حضرت نقاد نے شوقِ تحقیق میں جن روایات کو خلط ملط کر دیا تھا، مفتی صاحب نے انہیں علیحدہ علیحدہ بیان فرما دیا ہے، اور اس کی توضیح بھی کر دی ہے کہ محدثین کرام بسا اوقات حدیثِ پاک کا صرف ایک ٹکڑا کیوں بیان فرماتے ہیں۔ آخر میں وہ

تمام احادیث مبارکہ یکجا کر دی گئیں، جن سے نفیس مسئلہ کی بخوبی وضاحت ہو جاتی ہے اور مزید کسی دلیل کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

اس کتاب میں حضرت علامہ کا موضوع ”حدیث شرب نول کا اثبات“ ہے۔ طہارت یا عدم طہارت اس کا موضوع نہیں، لیکن تمام احادیث مبارکہ کے یکجا ہو جانے سے مصنف موصوف کا نقطہ نظر اور اہلسنت کا مسلک و موقف خود بخود واضح ہو جاتا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے علماء اور طلبہ کو بہت سے ایسے نابینا نکات یکجا میسر آجائیں گے، جو بہت سی کتابوں کی ورق گردانی کے بعد بھی ہاتھ نہیں آتے۔ راقم الحروف کی رائے یہ ہے کہ فی زمانہ جس طرح کی غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں، اور جانتے بوجھتے ہوئے حقائق کو جس طرح چھپایا جا رہا ہے، ہمارے اُدباء اور خطباء کو عوام الناس کو بھی یہ نکات سمجھانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اس مرحلہ پر خاکسار کا جی چاہ رہا ہے کہ وہ اہل نظر کے سامنے، اور عوام و خواص کے سامنے ذرا شد و مد سے یہ سوال ضرور اٹھائے کہ آخر مسلمان کھانے والے کچھ لوگوں کو جناب رسول اللہ ﷺ کے کمالات اور فضائل کے ذکر سے اس درجہ اہباء کیوں پیدا ہو گیا ہے؟ اس تالیف کے مطالعہ سے آپ دیکھیں گے کہ ایک پڑھے لکھے ہونے کا دعویٰ کرنے والے اور ایک مشہور و معروف ادارہ کے شعبہ افتاء کی صدر نشینی کا اعزاز

رکھنے والے کس درجہ خیانتِ علمی سے کام لے رہے ہیں؟ اس دور کا المیہ
 من چکا ہے کہ کچھ لوگوں نے خود ساختہ عقیدوں کے بُت تراش لیے ہیں۔
 قرآن و حدیث اقوالِ صحابہ اور تعاملِ اُسلاف سے کتنے ہی روشن اور ناقابلِ
 تردید لائیکل میسر آجائیں، وہ اپنی ہٹ پر اڑے رہیں گے۔ ہم اپنے ارد گرد
 بہت سے مسالک کو دیکھ رہے ہیں، جن کا نشان امتیاز ہی حضورِ رسالت
 مآب ﷺ کی شان میں گستاخی اور دریدہ دہنی من چکا ہے۔

ایسے میں اہل سنت کے علماء، محققین اور اصحابِ تحریر و تقریر کی
 ذمہ داریوں میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔ نیک آباد شریف کا خاندانِ قادریہ
 رحمۃ اللہ علیہ غیرت مندوں کا خاندان ہے۔ جنہوں نے ہمیشہ اپنے فرائض کو کما
 حقہ ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اللہ ربُّ العزت ان کی ہمہ جہت کاوشوں
 اور خدمات کو قبول فرمائے! اور قسّامِ ازل سے ہم سب کو ان کی تقلید کی
 توفیق آرائی ہو!

زاویہ نشین -

محمد رضا الدین صدیقی

۸، سی دربار مارکیٹ لاہور۔

۳۰ ماہ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۲۰ھ / ۶ اپریل ۲۰۰۰ء

﴿تَقْرِیظ﴾

(۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت شیخ الحدیث علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بول شریف کو پینے کے بارے ایک سوال کے جواب میں مفتی اہلسنت مولانا مفتی محمد اشرف القادری (دارالافتاء جامعہ قادریہ نیک آباد گجرات) نے اصول فتویٰ کے مطابق جواب دیا، اور واقعہ کے اثبات میں امام جلال الدین سیوطی رَحِمَہُ اللہ تَعَالٰی کے حوالہ سے طبرانی اور بیہقی کی حدیث نقل فرمائی۔

اس پر جہلم کے ایک غیر مقلد وہابی مولوی صاحب نے چند کُتُب حدیث کا ذکر کر کے مفتی صاحب کے جواب کی تغلیط کرتے ہوئے واقعہ کا انکار کیا۔

غیر مقلد مولوی صاحب کو یہ غلط فہمی تھی کہ اہلسنت کے علماء کُتُب حدیث سے علاقہ نہیں رکھتے، اور صرف فقہ پر نظر رکھتے ہیں۔ اسی لئے انہوں نے چند کُتُب کو ذکر کر کے اپنی حدیث دانی کا مظاہرہ کیا۔ لیکن ان کو یہ معلوم نہیں کہ قرآن و حدیث کے معانی کا فہم تفقہ فی الدین کے

بغیر ممکن نہیں ورنہ امام المفسرین والمحدثین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کیلئے ”اَللّٰهُمَّ فَتِّهِهِ فِي الدِّينِ“ کے الفاظ سے دُعا نہ فرمائی جاتی۔ اور نہ ہی امام ابو عیسیٰ ترمذی رَحِمَهُ اللہُ تَعَالٰی جیسے عظیم محدث کو ”اَلْفُقَهَاءُ وَهُمْ اَعْلَمُ بِمَعَانِي الْحَدِيثِ“ کے اعتراف کی مجبوری ہوتی۔

در حقیقت تَفَقُّهُ فِي الدِّينِ ہی ایک ایسا مرتبہ ہے جو متعدد علوم کی تحصیل کے بعد اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے حاصل ہوتا ہے۔ اسی مرتبہ سے قرآن یا حدیث کا فہم نصیب ہوتا ہے۔ اور جو قوم علوم کی تحصیل سے بے بہرہ، دین میں فقہ کی مخالف اور تَفَقُّهُ فِي الدِّينِ کو شرک و بدعت قرار دے اس سے حدیث فہمی کی توقع ہی عبث ہے۔

اس حقیقت کی صداقت کا ہی یہ کرشمہ ہے کہ غیر مقلد مولوی صاحب نے متعدد کتب کو دیکھا اور پڑھا، مگر اس کے باوجود وہ زیر بحث مسئلہ کے متعلق حدیث کے فہم سے عاری رہے اور اپنی نافی فہمی کی بناء پر واقعہ کی نفی کر دی۔ جبکہ مفتی اہل سنت نے فقہ میں خداداد صلاحیت کی بناء پر مولوی صاحب کی ذکر کردہ کتب میں سے ہی اس مسئلہ کا اثبات کر دیا۔

(مفتی) محمد عبد القیوم ہزاروی

جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

﴿تقریظ﴾

۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت شیخ الحدیث علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ وَعَلَى آلِهِ
وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِيْنَ۔

محبت ایک عالمگیر جذبہ ہے، اس کے وجود سے بڑے سے بڑا دہریہ بھی انکار نہیں کر سکتا، یہ جذبہ لطیف جن لوگوں کو عطا کیا جاتا ہے وہ اپنے محبوب کے عیوب و نقائص پر نظر نہیں رکھتے، اس میں پایا جانے والا عیب انہیں دکھائی ہی نہیں دیتا، پھر اگر وہ محبوب ایسا ہو جس پر انسان ایمان لا چکا ہو، جسے خالق کائنات جلّ شانہ نے ہر عیب اور نقص سے منزہ پیدا کیا ہو اس میں کسی عیب کے دیکھنے یا تلاش کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

نبی اکرم سرورِ دو عالم ﷺ کے ایک محب صادق، علامہ شرف الدین بوضیری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

۱: دَعُ مَا ادَّعَتْهُ التَّصَارُی فِیْ نَبِیِّهِمْ

وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَذْحَفِیْهِ وَاحْتَكِمْ

۲: فَإِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللَّهِ لَيْسَ لَهُ

حَدٌّ فَيُعْرِضُ عَنْهُ نَاطِقٌ أَرْفَقَ

۱: عیسائیوں نے اپنے نبی حضرت عیسیٰ علیہ

السلام کے بارے میں جو بات کہی (کہ وہ خدا ہیں، یا خدا

کے بیٹے ہیں) اسے چھوڑ کر نبی اکرم ﷺ کی تعریف میں

جو چاہو کہو اور مان لو۔

۲: کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کے فضل

و کمال کی کوئی ایسی حد نہیں ہے جسے انسانی زبان بیان

کر سکے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے سب سے عظیم شاہکار، حبیب

پروردگار ﷺ کے فضائل و کمالات اور آپ کے حیران کن امتیازی اوصاف

بیان کئے جائیں تو اہل محبت سن کر سُبْحَانَ اللَّهِ! مَا شَاءَ اللَّهُ! کا ورد کرنے

لگتے ہیں، لیکن عقلِ محض بڑی حیلہ جو ہے، تسلیم و قبول کے راستے پر چلنے

کی بجائے دلیل مانگتی ہے، دلیل پیش کی جائے تو بحث مباحثہ بلکہ کٹ گجٹی پر

اتر آتی ہے۔

ضلع گجرات کے ایک مولوی صاحب نے بارگاہِ رسالت میں

گہمائے عقیدت پیش کرتے ہوئے تقریر میں بیان کر دیا کہ نبی اکرم ﷺ

کا بابر کت پیشاب بعض صحابہ نے پیا ہے، اس پر ایک دیوبندی مولوی نے اعتراض کیا کہ اس کا حدیث میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔

انہوں نے جامعہ قادریہ عالیہ، گجرات کے مفتی اور فاضل جلیل مناظر اہل سنت مولانا مفتی محمد اشرف القادری مدظلہ سے استفتاء کیا، مفتی صاحب نے امام اجل امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب مبارک ”خصائص کبریٰ“ کے حوالے سے دو حدیثوں سے اس امر کا ثبوت پیش کیا کہ دو صحابہ خواتین نے نبی اکرم ﷺ کا پیشاب مبارک پیا اور دونوں کو نبی رحمت سر پابر کت ﷺ نے بشارت عطا فرمائی۔

اس فتوے پر جہلم کے ایک غیر مقلد مولوی صاحب نے طبع آزمائی کرتے ہوئے تنقید کی اور کہا کہ اول تو احادیث میں اس امر کا تذکرہ نہیں ہے، اور جن احادیث میں یہ تذکرہ ہے وہ ضعیف ہیں، کیونکہ ان احادیث کی سند میں ابو مالک کُفّی ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشرف القادری زید مجذّب نے اس تنقید پر محدثانہ انداز میں گفتگو کی ہے اور تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ امام طبرانی اس سلسلے میں تین حدیثیں لائے ہیں، جن میں سے ایک حدیث کی سند میں ابو مالک کُفّی راوی ہیں، باقی دو حدیثیں کیسے ضعیف ہو گئیں؟ امام نووی نے حضرت امّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کی حدیث کو صحیح قرار دیا، دیگر ائمہ محدثین کی تصحیح بھی پیش کی ہے۔ غرض یہ کہ انہوں نے معترض ناقد کے ایک ایک اعتراض کا مُسکرت جواب دیا، جو ان کے محدثانہ تبحر کی واضح دلیل ہے۔ اس مقالہ کے پڑھنے سے اہل سنت و جماعت کا اندازِ فکر اور ساتھ ہی دیوبندی اور غیر مقلد علماء کار حجابِ طبع کھل کر سامنے آجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ محبتِ مکرم فاضل علامہ مولانا مفتی محمد اشرف القادری مدظلہ کے علم و فضل و صحت و تندرستی اور فیض و برکت میں مزید برکتیں عطا فرمائے! آمین!

محمد عبد الحکیم شرف قادری نقشبندی

جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

۱۴/ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ / ۲۸ دسمبر ۱۹۹۳ء

احوال واقعی

بِسْمِ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَى سَيِّدِ رُسُلِهِ، الْحَبِيبِ الْكَرِيمِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَأُمَمِهِ أَجْمَعِينَ۔

امّا بعد :

ذو القعدة الحرام ۱۴۱۲ھ کے پہلے عشرے کا واقعہ ہے کہ امام مسجد اہلسنت وجماعت، موضع ہندووال، نزد لالہ موسیٰ، ضلع گجرات محبی و مخلصی فی اللہ تعالیٰ مولوی باقر حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بندہ کے پاس آئے، اور بتایا کہ میں نے اپنی مسجد میں تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ :

”بعض صحابہ نے پیشاب مبارک نبوی، نوش

کر لیا تھا۔“

سبحان اللہ! اس فضیلت نبوی کو سن کر اہل محبت کے ایمان تازہ اور دل باغ باغ ہو گئے۔ مگر گاؤں کے دیوبندی حضرات حضور اکرم ﷺ کی اس فضیلت کو برداشت نہ کر پائے۔ خصوصاً ان کے مولوی صاحب تو اس قدر سخت پائے کہ جوش میں آ کر چیلنج کر دیا کہ :

”کسی صحابی نے حضور کا پیشاب پیا ہو، اس بات کا

حدیث پاک میں کوئی ثبوت نہیں۔ اگر کہیں ہو تو دکھاؤ!“

مولوی باقر حسین صاحب نے مزید بتلایا کہ دیوبندی بہت شور مچا رہے ہیں کہ ایسی کوئی حدیث نہیں ہے، یہ سُنی مولویوں کا گھڑا ہوا ڈھکوسلا ہے۔ اس وجہ سے گاؤں کے لوگوں میں بے چینی پائی جاتی ہے۔

سلسلہ گفتگو جاری رکھتے ہوئے مولوی باقر حسین صاحب نے احقر سے کہا کہ اہلسنت کی نظر آپ پر تھی، لہذا آپ کے پاس حاضر ہو گئے ہیں۔ انراؤ کرم اس مسئلے کا حوالہ تحریر فرمادیجئے! اور ساتھ ہی ایک تحریری استفتاء بھی پیش کر دیا، جس کا پورا مضمون پیش نظر کتاب کے آغاز میں مندرج ہے۔

دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے ۱۳۲۹ھ میں ”صحیح روایات“ سے سیرت نبوی کے موضوع پہ ایک کتاب لکھی تھی۔ تھانوی صاحب اس کتاب کے حصہ شاکل میں، حدیث پاک کے دو واقعے نقل کرتے ہیں:

”وَشَرِبَتْ بَرَكَةُ بُولِهِ، وَأُمُّ آيَمَنَ خَادِمَةُ رَسُولٍ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ تَجِدَاهُ إِلَّا

كَمَا لَا عَذْبَ طَيِّبٍ۔“

ترجمہ تھانوی: ”اور بزرگتر رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اور
آپ کی خادمہ ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کا بیل پی
لیا تھا، سو ان کو ایسا معلوم ہوا جیسا شیریں نفیس پانی ہوتا
ہے“ (۱)

استفتاء کے جواب میں بندہ اگر تھانوی صاحب کی کتاب کا یہ ایک
اقتباس نقل کر دیتا تو منکرین کا منہ بند کرنے کے لئے بفضلہ تعالیٰ اتنا ہی کافی
دوانی ہوتا۔ لیکن کسے معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ کو اس گنگار پچھمد اس سے اس
عظیم فضیلت نبوی کی حدیث کی تحقیق کے سلسلے میں ایک خدمت لینا
منظور تھا۔ بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کا اس ناتواں پر بہت بڑا فضل ہے۔ ذلک فُضِّلُ
اللّٰهُ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ

ایں سعادت بزر و بزر بازو نیست

تاناہ بخشد خداے بخشنده

ہو ایوں کہ بندہ کی نظر یکا یک امام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ
تعالیٰ کی کتاب ”الخصائص الکبریٰ“ پہ پڑی۔ کتاب کو کھولا تو ۲۵۲/۲
پہ معتقد اکابر ائمہ محدثین کے حوالے سے دو حدیثیں موجود تھیں۔ جن

(۱) ”نشر الطیب فی ذکر النبی الحبيب“ : اشرف علی تھانوی ”فصل
اکسوسین، شمائل، قریباً آخر وصل چہارم“ (ص: ۱۶۲)، طبع تاج کمپنی
لاہور۔

میں دو صحابیہ خاتونوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے، بُولِ مبارکِ نبوی کو پینے کا واضح تذکرہ موجود تھا۔ بعدہ نے استفتاء کے جواب میں یہی دونوں حدیثیں مع ترجمہ و تفصیل حوالہ نقل کر دیں، اور جواب مولوی باقر حسین صاحب کے سپرد کر دیا۔ مولوی صاحب یہ جواب لے کر گاؤں پہنچ گئے۔ جہاں انہوں نے جاتے ہی معززین دیہہ کی موجودگی میں دیوبندی مولوی صاحب کو یہ جواب دکھایا۔ انہوں نے بغور دونوں حدیثوں کو پڑھا اور خاموش ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی کہ ایک شاندار، اور ائمہ دین کے نزدیک مسلمہ فضیلتِ نبوی کے خلاف منکرین کا شور و غوغا ختم ہوا، اور ایک بار فتنہ فروہ ہو گیا۔ دیوبندیوں کو سخت فحالت اٹھانا پڑی۔

مولوی باقر حسین صاحب نے بتایا کہ اس جواب کے رد، اور فضیلتِ سید المرسل ﷺ کی حدیثوں پہ تنقید کی غرض سے دیوبندی مولوی صاحب نے گجرات اور نواح میں اپنے علمی مراکز کی طرف خوب دوڑ بھاگ کی، کہیں سے مطلب کا جواب نہ ملا۔ وہ پچارے تھک ہار کر بیٹھ گئے۔

اسی اثناء میں یہیں کے ایک صاحب جو اہلحدیث کہلاتے تھے، دیوبندی مولوی صاحب کے پاس آ کر کہنے لگے کہ آپ کے فرقے کے علماء نے اس جواب کا رد نہیں کیا تو کوئی بات نہیں۔ ہم اہلحدیثوں کے علماء

اس کی تردید لکھیں گے۔ چنانچہ ہندہ کی تحریر جس میں درج بالا دو حدیثیں لکھی ہوئی تھیں، لے کر یہ صاحب غیر مقلدین وہابیہ کے بین الاقوامی شہرت یافتہ مرکز ”جامعہ اثریت“ جہلم کے مفتی صاحب کے پاس پہنچے، اور ہر قیمت پر جواب کے طلب گار ہوئے۔ غیر مقلدین وہابیہ حدیث اور فرائض حدیث پہ اپنی راجارہ داری سمجھتے ہیں۔ اسی زعم میں ان کے مفتی صاحب نے جواب الجواب لکھا، اور دونوں حدیثوں پہ خواہ مخواہ زبردست تنقید کر ڈالی، اور کچھ کتب حدیث کے حوالوں کے الٹ پھیر سے ان حدیثوں کا بہر حال ضعیف ہونا ثابت کر دکھایا۔ فَبَالَلْعَجَبُ !

خرد کا نام جنوں رکھ دیا، جنوں کا خرد

جو چاہے آپ کا حُسن کرشمہ ساز کرے

مولوی باقر حسین صاحب کا کہنا ہے کہ جو نئی وہابی مفتی صاحب کا جواب الجواب یا تنقیدی فتویٰ گاؤں پہنچا، منکرین بڑے خوش ہوئے، انہوں نے پھر سراٹھایا، اور اس تنقیدی فتویٰ کے جواب کا اہلسنت و جماعت سے پُر زور مطالبہ شروع کر دیا۔

ہندہ کے فتویٰ لکھنے کے بعد کوئی پونے تین یا تین ماہ بیت چکے ہوں گے کہ ایک دن مولوی باقر حسین صاحب یہ تنقیدی فتویٰ ساتھ لئے ہوئے ہندہ کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے جب سے وہابیوں کا یہ تنقیدی فتویٰ

آیا ہے، منکرین نے بڑا اودھم مچا رکھا ہے۔ لہذا اس کا مضبوط و مبسوط جواب درکار ہے اور ساتھ ہی اس کا استفتاء پیش کر دیا۔

اس صورتحال پہ غور فرمائیے! تو گویا یہ ایک تحریری مناظرے کی شکل بن چکی تھی۔ چنانچہ بندہ نے اللہ کا نام لے کر اس کا تفصیلی جواب لکھا جس میں ”صحابہ کے بول مبارک نبوی کو پینے“ کی احادیث پہ بفضلہ تعالیٰ محدثانہ اصولوں کی روشنی میں، سیر حاصل بحث کر کے، ان کے مفتی ثاقبہ کی ایک ایک تنقید اور ایک ایک اعتراض کے متعدد دوسکرت جواب دے کر، ان احادیث کی صحت و محیثیت کا بے غبار ہونا واضح کیا۔ اور جہلم کے اہلحدیث کھلانے والے مفتی خائن کا ہر مرحلے پہ تعاقب کر کے، ان کے فضائل نبویہ کے ساتھ تعصب، حق پوشی، مغالطہ آفرینی، خلط بحث، اور کذب بیانی و غیرہا سے پردہ اٹھا دیا۔ چنانچہ ملاحظہ فرمانے سے ناظرین وقارئین کو انشاء اللہ تعالیٰ خود پتہ چل جائے گا۔

فتویٰ کا مضمون تکمیل تحریر کے بعد مولوی باقر حسین صاحب کے سپرد کر دیا گیا۔ جس کے بعد ان کے گاؤں میں سے حمیدہ تعالیٰ اس فتنہ کا خاتمہ ہو گیا۔ مولوی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی متعدد فتوؤں کا پیال تیار کروائیں، اور ضرورت مند اصحاب کی نذر کیں۔ ایک کاپی گاؤں کے مذکور الصدر اہلحدیث صاحب کو بھی دی، تاکہ وہ اسے اپنے جامعہ اثریہ

جہلم کے غیر مقلد مفتی نایقہ صاحب کی خدمت میں پیش کریں۔ کہ ان کے پاس کوئی جواب ہو تو اسے صفحہ مقرر طاس پہ لائیں۔ خدا شاہد ہے کہ آج سات برس سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، مگر الحمد للہ کھلانے والے مفتی نایقہ صاحب بالقلبہ نے ابھی تک کوئی جواب دیا، نہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کبھی دیں گے۔

یہ رضا کے نیزے کی مار ہے، کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا دار ہے، کہ یہ دار و ار سے پار ہے
اس فتویٰ کی فوٹو کاپیاں کاپی سے کاپی ہوتے ہوئے، دور دراز تک پہنچیں۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے ناظم اعلیٰ حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ، اور شیخ الحدیث علامہ حضرت مولانا عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ نے اس پر تقریظیں لکھیں۔ بندہ نے اس پہ نظر ثانی کر کے جا بجا راہنما عنوان قائم کر دیئے۔ اور گرامی قدر احباب کا مطالبہ ہوا کہ اسے افادہ خواص و عوام کے لئے کتابی شکل میں شائع کیا جائے مگر ”کُلِّمُ امیر مَرْهُونٌ بِإِذْنِهِ تَعَالَى وَتَقَدَّسَ۔“ طویل عرصے تک یہ کام بوجہ ملتوی ہو تا رہا، اور یہ فتویٰ بندہ کے دیگر فتوؤں کی طرح، غیر مطبوعہ ”فتاویٰ“ کی فائلوں میں پڑا رہا، یا فوٹو کاپیوں کی شکل میں احباب کے پاس گردش کرتا رہا۔

آخر کار برادرِ عزیزِ القدر صاحبزادہ محمد مسعود قادری بَارَكَ اللهُ
تَعَالٰی فِیْ عِیْلِهِ وَعَمَلِهِ مُدْرِیْ اَعْلٰی مَاهِنَامَ ”اہلسنت“ نیک آباد، گجرات نے
اس کی رکامت و طباعت اور اشاعت کا دشوار گزار کام اپنے ذمہ لیا۔
فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو اس سعی جمیل
پہ میری طرف سے اور جملہ اہل ایمان کی طرف سے جزائے خیر عطا
فرمائے! آمین! بِحَاوِیْ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوٰتِ
وَالْبَرَکٰتِ وَالتَّسْلِیْمِ!

ترتیب کتاب

کتاب کی ترتیب یوں ہوگی :

● اَوَّلًا : ”حدیث شَرُہٗ بَوَّلِ مُبَارَک“ کے ثبوت کی بابت استفتاء : ۱

اور

● ہمدہ کی طرف سے بصورتِ فتویٰ اس کا جواب

● پھر : اہلحدیث مفتی صاحب کی طرف سے فتویٰ میں مندرجہ

حدیثوں پر تنقیدات و اعتراضات

● پھر : ان تنقیدات و اعتراضات پہ جواب کی غرض سے، استفتاء : ۲

● اور پھر : ہمدہ کی طرف سے مدلل و مفصل فتویٰ کی صورت میں

جواب

اور آخر میں

”جُزْءٌ فِیْ أَحَادِیْثِ شُرْبِ الْبَوْلِ النَّبَوِیِّ“

صَلَوَاتُہُ

درج بالا فتویٰ لکھنے کے زمانہ میں رحمہ اللہ کو اکابر محدثین کی بہت سی آسانید و تخریجات سے ”شُرْبِ بَوْلِ مُبَارَکِ نَبَوِیِّ“ کی متعدد حدیثیں کُتُبِ اُہْمَہ میں دستیاب ہوئیں۔ بندہ نے ان سب کو علیحدہ ایک رسالہ کی شکل میں جمع و مرتب کر کے اس کا نام ”جُزْءٌ فِیْ أَحَادِیْثِ شُرْبِ الْبَوْلِ النَّبَوِیِّ“ رکھا تھا۔ اس رسالہ کو بھی ”پیش نظر کتاب“ کے آخر میں شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔ تاکہ کتاب اپنے موضوع پہ ہر طرح مکمل و مفید تر ہو جائے۔

آخر میں دعا ہے کہ ربِّ رحیم و کریم اس کتاب کو بندہ کے لئے صدقہ جاریہ و ذخیرہ آخرت و کفارہٴ پیہات، اور تحفین سرکارِ نبوی کے لئے باعثِ ترقی عقیدت و موجبِ ازدیادِ محبت، اور منکرین کے لئے سُرْمِہٴ چشمِ نصیرت بنائے! آمین! یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ! بِحَاہِ سَيِّدِ الْمَحْبُوْبِیْنَ۔
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

عبدہ الاضعف

أَبُو الْمَعَالِیِّ وَأَبُو الْمَحَاسِنِ

محمد اشرف قادری

عَفَا عَنْہُ رَبُّہُ الْعَلِیْمُ

جمادی الاخریٰ ۱۴۲۰ھ / ۱۵ ستمبر ۱۹۹۹ء

الْإِسْتِغْفَارُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 حضورِ اقدس حضرت شیخ التفسیر والحدیث، عالمی مبلغِ اسلام، استاذ
 العلماء، علامہ مفتی محمد اشرف القادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ!
 بعد از سلام مسنون!

قبلہ ہمارے یہاں آج کل ایک مسئلے پہ بحث چل نکلی ہے۔ بات یہ
 ہے کہ میں نے اپنی مسجد میں وعظ کرتے ہوئے بیان کیا کہ :
 ”بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے
 حضورِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیشاب شریف
 پی لیا تھا۔“

اس پر گاؤں کے دیوبندی مولوی صاحب نے بڑے زور سے چیخ
 کیا کہ :

”اس بات کا کسی حدیث میں ثبوت نہیں ہے، اگر
 کہیں ہو تو دکھاؤ!“

حضورِ والا کی خدمت میں مؤذبانہ گزارش ہے کہ درج بالا واقعہ کا

ثبوت حدیث پاک کے حوالے سے تحریر فرما کر اہلسنت کو سُرخرو فرمائیں!
بہت مہربانی ہوگی۔ فقط والسلام

نیاز کیش :

مولوی باقر حسین

امام مسجد اہلسنت، نیندووال، نزد لالہ موسیٰ، ضلع گجرات

الْجَوَابُ رَغَوْنِ الْعَلَامِ الْمِنْعَامِ الْوَهَّابِ

بِسْمِ اللَّهِ، نَحْمَدُهُ، وَنُصَلِّي، وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْحَبِيبِ

الْكَرِيمِ.

لیجئے! ملاحظہ کیجئے!

امام اجل، حافظ، جلال الدین عبد الرحمن بن ابوبکر السیوطی فرماتے

ہیں :

”أَخْرَجَ الظُّهْرَانِيُّ، وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ بِسْنَدٍ صَحِيحٍ

عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ أُمِّمَةَ، عَنْ أُمِّهَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا

قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

فَدَحٌّ مِنْ عَيْدٍ إِنْ تَبَوَّلَ فِيهِ وَيَضَعُهُ تَحْتَ سَرِيرِهِ، فَقَامَ

فَطَلَبَهُ فَلَمْ يَجِدْهُ، فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ: أَيْنَ الْقَدَحُ؟ قَالُوا
شَرِبَتْهُ بَرَّةٌ خَادِمَةٌ أُمِّ سَلَمَةَ الَّتِي قَدِمَتْ مَعَهَا مِنْ أَرْضِ
الْحَبَشَةِ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
لَقَدْ احْتَظَرْتُ مِنَ النَّارِ بِحِطَاءٍ۔“ (۱)

”طبرانی اور بیہقی نے سند صحیح کے ساتھ حکیمہ
ہبت اُمیہ سے تخریج کیا، حکیمہ نے اپنی والدہ حضرت
اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، فرماتی ہیں کہ:
نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے یہاں لکڑی
کا ایک پیالہ تھا، جس میں حضور پیشاب فرماتے اور اسے
اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔ تو ایک بار آپ اٹھے اور
اس پیالے کو طلب فرمایا تو اسے وہاں نہ پایا، تو اس کے
بارے میں دریافت فرمایا۔ فرمایا وہ پیالہ کہاں ہے؟ (گھر
والوں نے) عرض کیا کہ اسے اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کی خادمہ ”برہہ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے، جو ان کے
ساتھ سرزمین حبشہ سے آئی ہوئی تھیں، پی لیا ہے۔ تو

(۱) ”الخصائص الکبریٰ“: السیوطی ”ذکر الخصائص الثی اختص بها عن
امته الخ، قسم الکرامات، باب اختصاصه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم بطہارۃ دمه وبوله وغائطه“ (۲/۲۵۲)، طبع مطبعة دائرة المعارف،
حیدر آباد، دکن۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یقیناً اس نے ایک مضبوط حصار کے ساتھ اپنے آپ کو دوزخ سے محفوظ کر لیا ہے۔“

۲۔ یہی امام سیوطی مزید فرماتے ہیں :

”أَخْرَجَ أَبُو يَعْلَى، وَالْحَاكِمُ، وَالذَّارِقُطْنِيُّ، وَالطَّبْرَانِيُّ، وَأَبُو نَعِيمٍ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، قَالَتْ:

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى فَخَّارَةٍ فَبَالَ فِيهَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا عَطْشَانَةٌ، فَشَرِبْتُ مَا فِيهَا۔ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرْتُهُ فَضَحِكَ وَقَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَا تَتَجَعَّنَ بَطْنُكَ أَبَدًا۔ وَلَقِظُ أَبِي يَعْلَى — إِنَّكَ لَنْ تَشْتَكِيَ بَطْنُكَ بَعْدَ يَوْمِكَ هَذَا أَبَدًا۔“ (۱)

”ابو یعلیٰ، حاکم، دار قطنی، طبرانی اور ابو نعیم نے اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تخریج کیا، وہ فرماتی

(۱) ”الخصائص الكبرى“: السيوطي ”ذكر الخصائص التي اختص بها عن امته الخ، قسم الكرامات، باب اختصاصه صلى الله تعالى عليه وآله وسلم بطهارة دمه وبوله وغائطه“ (۲/۲۵۲)، طبع مطبعة دائرة المعارف، حيدر آباد، دکن۔

ہیں کہ :

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رات کو اٹھ کر مٹی کے ایک ٹھیکرے کی طرف تشریف لائے پھر اس میں پیشاب کیا۔ تو اسی رات کے دوران میں اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو جو کچھ اس میں تھا میں نے پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے حضور کو یہ واقعہ بتایا تو حضور ہنس پڑے، اور فرمایا : سنو! تمہارے پیٹ میں کبھی درد (بیماری) نہ ہوگی۔

اور ابو یعلیٰ کے الفاظ یہ ہیں : کہ تم آج کے بعد

کبھی بھی اپنے پیٹ میں تکلیف محسوس نہ کرو گی۔“

فَقَطُّ۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

کتاب -

۴

(السنن) محمد (شروع الفوائد)

دارالافتاء

الجامعة القادرية العالمية

خانقاہ نیک آباد، بانی پاس روڈ، گجرات

۱۰ ذوالقعدة الحرام ۱۴۱۲ھ

جامعہ اثریہ جہلم کے وہابی مفتی صاحب کے اعتراضات

(اصل کی کپوزنگ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد!

طبرانی میں یہ روایت موجود ہے جس میں آپ کے پیشاب کرنے اور ام ایمن کے غلطی سے پی لینے کا ذکر ہے لیکن اس کی سند میں ”ابو مالک ثعلبی“ راوی ضعیف ہے۔ (معجم الکبیر للطبرانی۔ صفحہ ۸۹ جلد ۲۵)

یہ بھی میں یہ روایت تو موجود ہے لیکن اس میں ام ایمن کے پیشاب کے پینے کا ذکر موجود نہیں۔ اس میں صرف اتنے الفاظ موجود ہیں:

”عن حکیمۃ بنت امیمۃ بنت رقیقۃ عن

امہا قالت کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدح من

عیدان تحت سریرہ یبول فیہ بالیل“

(سنن الکبریٰ للبیہقی۔ کتاب الطہارۃ جلد اول صفحہ ۹۹)

نسائی شریف میں بھی یہ ہی الفاظ موجود ہیں اور اس میں بھی

پیشاب پینے کا ذکر نہیں۔ (سنن النسائی، مخرج السیوطی جلد اول صفحہ ۳۰)

ابوداؤد میں بھی یہی الفاظ ہیں اور اس میں بھی پیشاب کے پینے کا

ذکر نہیں۔

حاکم میں یہ روایت موجود ہے جس میں پیشاب کے پینے کا ذکر بھی موجود ہے لیکن اس سند میں وہ ہی محدث اور ضعیف راوی ابو مالک ثعلبی موجود ہے۔
(مستدرک حاکم۔ جلد ۳ صفحہ ۶۳)

امام حاکم اس روایت کو اس کتاب میں ایک دوسری جگہ بھی لائے ہیں لیکن وہاں پیشاب کے پینے کے الفاظ موجود نہیں بلکہ صرف رات کو آپ کے پیشاب کرنے کا ذکر موجود ہے۔ امام حاکم اور امام ذہبی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔
(مستدرک حاکم جلد اول صفحہ ۹۹)

لہذا صحیح صورت جو سامنے آئی وہ یہ ہے کہ صحیح روایات میں آپ کے رات کے وقت پیشاب کرنے کا ذکر تو صحیح ہے لیکن اسے پینے کا ذکر صحیح نہیں اس کی تمام تر ذمہ داری ابو مالک ثعلبی پر عائد ہوتی ہے جو کہ ایک ضعیف انسان ہیں۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محمد یعقوب قریشی

جامعة العلوم الاثریہ

جہلم



۱۶-۷-۹۲

الْإِسْتِزْفَۃُ

کاء: ۲

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

محضور، حضرت قبلہ شیخ التفسیر والحدیث، استاذ العلماء، قبلہ مفتی
محمد اشرف القادری صاحب، دامت برکاتہم العالیۃ!
بعد از سلام و آداب!

جناب نے اپنے فتوے میں بعض صحابہ کے ”بُولِ مَبَارَکِ نَبَوٰی“ کو
پی لینے کا ثبوت حدیث پاک سے تحریر فرمایا تھا۔ اس پہ جہلم سے ”جامعہ
اثریہ“ کے اہلحدیث مفتی محمد یعقوب قریشی نے سخت تنقید کرتے ہوئے یہ
اعتراض کیا ہے کہ جن حدیثوں میں پیشاب پینے کا تذکرہ ہے، وہ سب ”ابو
مالک ثقفی“ ضعیف راوی کی بیان کردہ ہیں، لہذا ایسی تمام حدیثیں ضعیف
ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ ان کا اعتراض کہاں تک درست ہے؟ یا
حقیقتِ حال کیا ہے؟

قبلہ ہمیں ان کی تمام باتوں کا تفصیل سے جواب درکار ہے؟
ہم آپ کے مدلل جواب کے نشدّت سے منتظر رہیں گے۔ یہ آپ

کا دیرہ کے اہلسنت پہ بڑا احسان ہو گا۔ اہلحدیث مفتی کا تنقیدی فتویٰ حاضر خدمت ہے۔ فقط والسلام

نیاز مند :

مولوی باقر حسین

امام مسجد اہلسنت و جماعت، زندووال، نزد لالہ موسیٰ، ضلع گجرات

الْجَوَابُ رِبْعُوثُ الْعَلَامِ الْمُنْعَمِ الْوَهَّابِ

بِسْمِ اللَّهِ، نَحْمَدُهُ، وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ الْحَبِيبِ الْكَرِيمِ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

أَمَّا بَعْدُ:

بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمیع کے پیشاب مبارک نبوی کو پینے کے واقعہ سے متعلق امام حافظ جلال الدین السیوطی کی کتاب ”الخصائص الکبریٰ“ سے ہم نے دو حدیثیں بترتیب ذیل نقل کی تھیں :

۱. ”حدیث اُمِّیْمَہ بنت رقیقہ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۲. ”حدیث اُمِّ اَنْیَسَ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

پہلی حدیث کو امام موصوف نے طبرانی اور شعبتی کے حوالے سے

بیان کیا، اور اس کی سند کو صحیح قرار دیا۔ (۱)

دوسری حدیث کو آپ نے ابو یعلیٰ، حاکم، دارقطنی، طبرانی اور ابو نعیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے نقل کیا، اور اس کی سند کے بارے میں سکوت فرمایا۔ (۲)

”جامعہ اثریہ“ جہلم کے دارالافتاء کی طرف سے ان پر جو تنقید کی گئی، سطورِ آئندہ میں اس تنقید کے جواب کے سلسلے میں چند گزارشات سپردِ قلم کی جاتی ہیں۔ جن کا ملاحظہ کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ ہر پندرہ روزہ ماہ نیم ماہ کی طرح واضح ہو جائے گا کہ یہ تنقیدات و اعتراضات سراسر خلاف واقعہ ہیں، جو کہ ناقدِ الحمدیث مفتی صاحب کی محض جہالت، یا خیانت، و بغضِ شانِ رسالت پر مبنی ہیں۔ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ، وَيَبْدِهِ أَرْمَةٌ التَّحْقِيقِ۔ بِهٖ أَصُولٌ وَبِهِ أَجْوَلٌ۔

(۱) ”الخصائص الكبرى“: السيوطي ”ذكر الخصائص التي اختص بها عن أمته الخ، قسم الكرامات، باب اختصاصه صلى الله تعالى عليه وآله وسلم بطهارة دمه وبوله وغائطه“ (۲/۲۵۲)، طبع مطبعة دائرة المعارف، حيدر آباد، دکن۔

(۲) ايضاً

احادیث نبویہ پر وہابی اعتراضات
(کا تفصیلی)

جواب

احادیث طبرانی پہ وہابی جرح اور اس کا جواب

آغازِ تنقید، بے اصولی اور الٹی روش

جاننا چاہیے کہ امام سیوطی نے طبرانی کے حوالے سے دو حدیثوں کو بیان کیا تھا، اور پہلی کو ”صحیح الإسناد“ بھی قرار دیا تھا، جیسا کہ اوپر تفصیلاً بتایا جا چکا ہے۔ ناقد صاحب کو چاہئے تھا کہ ترتیب وار اولاً ہماری پیش کردہ طبرانی کی پہلی حدیث پر گفتگو کر کے اس کے رد و قبول کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے، پھر اس کے بعد دُورے سخن دوسری حدیث کی طرف کرتے۔ مگر جناب ناقد کی الٹی روش ملاحظہ فرمائیے! کہ طبرانی کی پہلی و قویٰ الإسناد حدیث کا تو پورے تنقیدی مضمون میں کہیں نام تک نہ لیا، اور ہاتھ میں قلم پکڑتے ہی طبرانی کی دوسری حدیث ”حدیث اُمّ ایمن“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جرح شروع کر دی۔

احادیث طبرانی پر وہابی مفتی صاحب کی جرح

چنانچہ آغاز ہی میں موصوف رقمطراز ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

طبرانی میں یہ روایت موجود ہے جس میں آپ کے

پیشاب کرنے اور ام ایمن کے غلطی سے پی لینے کا ذکر ہے۔ لیکن

اس کی سند میں ”ابو مالک غنی“ راوی ضعیف ہے۔

(معجم الکبیر للطبرانی۔ صفحہ ۸۵ جلد ۲۵)

جواب

دھوکہ دہی و حق پوشی

اس پُر اسرار روش سے جنابِ ناقد نے ناواقف لوگوں کو یہ تاثر دیا ہے کہ گویا پیشابِ مبارک پینے سے متعلق طبرانی کے یہاں صرف ایک ہی حدیث ہے، اور وہ ”حدیثِ اُمّ ایمن“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے، جو کہ ”ابو مالک غنی“ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اور یہ سراسر دھوکہ دہی اور حق پوشی ہے۔

معجم طبرانی میں ایسی تین حدیثیں ہیں

حقیقتِ حال یہ ہے کہ ”معجم کبیر طبرانی“ میں پیشابِ مبارک کے پینے کے بارے میں تین الگ الگ حدیثیں موجود ہیں، جو کہ تین علیحدہ علیحدہ واقعات پر مشتمل ہیں۔ پہلی دو حضرت اُمیہ بنت رقیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہیں۔ ان میں پہلی حدیث میں اُمّ المؤمنین اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ بی بی ”برکۃ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نامی خاتون کے ”پیشابِ مبارک نبوی“ کو پینے کا قصہ

مذکور ہے (۱)۔ اور دوسری حدیث میں اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی خادمہ ملی ملی ”بَرَّة“ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نام کی خاتون کے ”پیشاب مبارک نبوی“ کو پی لینے کا واقعہ موجود ہے (۲)۔ اور تیسری حدیث حضرت اُمِّ اَیْمَن رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کی روایت سے منقول ہے، جس میں وہ ”پیشاب مبارک“ کو پینے کا خود اپنا واقعہ بیان کرتی ہیں۔ (۳)

ان میں سے صرف تیسری حدیث کی سند میں ”ابو مالک ثعلبی“ راوی پایا جاتا ہے، جبکہ پہلی دونوں حدیثیں ثقہ راویوں اور قوی آسانید کے ساتھ طبرانی کے یہاں ”الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ“ میں موجود ہیں، اور ان کی سندوں میں ”ابو مالک ثعلبی“ نام کا کوئی ضعیف راوی نہیں پایا جاتا۔

امام سیوطی نے ”الْخَصَائِصُ الْكُبْرَى“ میں ان میں سے صرف آخری دو حدیثوں کو نقل کیا ہے۔ اور ان دو میں سے پہلی کو ”صَحِيحُ الْإِسْنَاد“ بھی قرار دیا ہے۔ جسے ہمارے ناقد نے اپنی ساری تنقید میں چھوٹا تک نہیں۔ ذیل میں اسے ہم طبرانی کی اصل کتاب سے پیش کرتے ہیں :

(۱) ”المعجم الكبير“ : الطبرانی ”مسند النساء، من اسمه اميمة، اميمة بنت رقيقة بنت صيفي، حديث: ۳۷۷“ (۱۸۹/۲۳)، طبع مكتبة ابن تيمية، القاهرة.

(۲) ”المعجم الكبير“ : الطبرانی ”مسند النساء، برة خادم اُم سلمة، حديث: ۵۲۷“ (۲۰۶، ۳۰۵، ۲۳)، طبع مكتبة ابن تيمية، القاهرة.

(۳) ”المعجم الكبير“ : الطبرانی ”مسند النساء، ام ايمن، ما اسندت ام ايمن، حديث: ۲۳۰“ (۹۰، ۸۹، ۲۵)، طبع مكتبة ابن تيمية، القاهرة.

”حدیث اُمیْمَہ“ بہ سند صحیح اصل ”مُعْجَم طبرانی“ سے

ملاحظہ فرمائیے! امام طبرانی فرماتے ہیں:

”حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا يَحْيَى
ابْنُ مُعِينٍ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ،
عَنْ حَكِيمَةَ بِنْتِ أُمِّمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّمَةَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا، قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَدَحٌ مِمَّنْ عَيْدٌ إِنْ شِئِلُ فِيهِ وَبَضْعَةٌ تَحْتَ سَرِيرِهِمْ - فَقَامَ
فَطَلَبَ فَلَمْ يَجِدْهُ - فَسَأَلَ فَقَالَ: أَيْنَ الْقَدَحُ؟ قَالُوا
شَرِبَتْهُ بَرَّةُ خَادِمِ أُمِّ سَلَمَةَ الَّتِي قَدِمَتْ مَعَهَا مِنْ أَرْضِ
الْحَبَشَةِ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ: ”لَقَدْ احْتَظَرْتُ مِنَ النَّارِ بِحِظَارٍ“ (۱)

”ہم سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا،
انہوں نے کہا کہ ہم سے یحییٰ بن معین نے بیان کیا، انہوں
نے کہا کہ ہم سے حجاج بن محمد نے بیان کیا، وہ ابن جریج سے
راوی، وہ حکیمہ بنت اُمیْمَہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں

(۱) ”المعجم الكبير“: الطبرانی ”مسند النساء، برة خادم أم سلمة، حدیث:

نے اپنی والدہ اُمّیئہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا، وہ فرماتی ہیں کہ :

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے یہاں لکڑی کا پیالہ تھا، جس میں آپ پیشاب فرماتے اور اسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔ تو ایک مرتبہ حضور اُٹھے اور اسے طلب فرمایا، مگر اسے موجود نہ پایا۔ تو دریافت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا : وہ پیالہ کہاں ہے ؟ (اہل خانہ نے) عرض کیا کہ اسے اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ ”ہَوَّہ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پی لیا ہے، جو ان کے ہمراہ سرزمین حبشہ سے آئی ہوئی تھیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”یقیناً اس نے ایک مضبوط حصار کے ساتھ اپنے آپ کو دوزخ سے محفوظ کر لیا ہے۔“

راویوں کی توثیق، امام نُور الدین الہیثمی سے

اس حدیث کی اسنادی حیثیت پر گفتگو کرتے ہوئے امام حافظ

نور الدین الہیثمی لکھتے ہیں :

”رَوَاهُ الظُّهْرَانِيُّ، وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، وَحُكَيْمَةَ وَكِيلَهُمَا
يَقَّةً۔“ (۱)

”اسے طبرانی نے روایت کیا۔ اور اس کے راوی
”صحیح (بخاری)“ کے راوی ہیں، سوائے عبد اللہ بن
احمد بن حنبل اور حُکیمہ کے، اور یہ دونوں بھی ثقہ ہیں۔“
تمام راویوں کی فردا فردا توثیق
ائمہ حدیث و اکابر و ہایت سے
اقول: امام ابوالقاسم الطبرانی کی اس حدیث کی سند میں کُلّ چھ

راوی ہیں:

۱۔ ”عبد اللہ“ یہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے نامور شاگرد و صاحبزادے، جلیل الثناء محدث، حدیث کی
عظیم کتاب ”مسند امام احمد“ کے مُرتب و راوی، اور
”سُنی تَسَافِی“ کے رجال میں سے ہیں (۲)۔ خطیب بغدادی
نے آپ کے بارے میں کہا ”كَأَنَّ رُقَّةً، نُبْتًا، فِيهِمَا“ یعنی

(۱) ”مجمع الزوائد ومنبع الفوائد“: المہیثمی ”کتاب علامات النبوة، باب منہ
فی الخصائص، باب منہ“ (۲۴۱، ۲۴۰/۸)، طبع دارالکتاب العربی، بیروت۔
(۲) ”تہذیب التہذیب“: العسقلانی ”حرف العین المسہلة، من اسمہ عبد اللہ،
عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل، ترجمہ: ۲۴۱“ (۱۴۲/۱۴۱)، طبع
مطبعة مجلس دائرة المعارف، حیدر آباد، دکن۔

آپ ثقہ، نہایت پختہ اور سر بیع الفہم محدث تھے۔ (۱)

۲. ”یحییٰ بن یعین“ یہ نہایت مشہور، بلند پایہ محدث و امام جرح و

تعدیل اور ”صحاحِ رستہ“ کی احادیث کے مرکزی راویوں میں سے ہیں۔ (۲)

۳. ”حجاج بن محمد“ ان کا شمار ثقاتِ اثبات میں ہوتا ہے، نیز یہ

صحاحِ رستہ کے راویوں میں سے ہیں۔ (۳)

۴. ”ابن جریج“ یہ بھی حدیث کے ائمہٴ اعلام میں سے ہیں، اور

حدیث کی چھ مشہور ترین کتابوں ”صحاحِ رستہ“ کے معزز راویوں میں سے

ہیں۔ (۴)

۵. ”حکیم بن عیسیٰ“ یہ خاتون کبارِ تابعیات میں

(۱) ”تاریخ بغداد“: الخطیب ”باب العین، من اسمہ عبداللہ و ابتداء اسم ابیہ

حرف الکاف، عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل، ترجمہ: ۳۹۵۱

(۳۵۵/۹)، طبع المكتبة السلفية، المدينة المنورة.

(۲) ”تہذیب التہذیب“: العسقلانی ”حرف الیاء، من اسمہ یحییٰ، یحییٰ بن

یعین بن عون، ترجمہ: ۵۲۱“ (۲۸۰/۱۱ تا ۲۸۸)، طبع مطبعة مجلس دائرة

المعارف، حیدر آباد، دکن.

(۳) ”تہذیب التہذیب“: العسقلانی ”حرف الحاء المہملہ، حجاج بن محمد

المصيصی“ (ص: ۱۵)، طبع دار نشر الكتب الإسلامية، گوجرانوالہ.

(۴) ”خلاصۃ تہذیب تہذیب الکمال“: الخزرجی ”حرف العین المہملہ، من اسمہ

عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج“ (ص: ۲۴۴)، طبع مکتب

المطابعات الإسلامية، بیروت.

سے ہیں۔ ابو داؤد (۱)، نسائی (۲)، بیہقی (۳)، اور محی السنن السخی (۴) وغیرہم نے ان کی حدیث کو حجت مانا۔ ابن حبان (۵)، حافظ ابن حجر، و ملا علی القاری (۶)، ذور الدین السیثمی (۷)،

(۱) "السنن": ابو داؤد "كتاب الطهارة، باب في الرجل يبول بالليل في الاناء، الخ" (۵/۳۱)، طبع اصح المطابع، کراچی.

(۲) "المجتبی من السنن": النسائی "كتاب الطهارة، باب البول في الاناء" (۱۳/۱)، طبع اصح المطابع، کراچی.

(۳) "السنن الكبرى": البيهقي "كتاب الطهارة، باب البول في الطست" (۹۴/۱)، طبع مطبعة مجلس دائرة المعارف، حيدر آباد، دکن.

و "السنن الكبرى": البيهقي "كتاب النكاح، باب تركه الانكار على من شرب بوله ودمه" (۲۴/۷)، طبع مطبعة مجلس دائرة المعارف، حيدر آباد، دکن.

(۴) "شرح السنة": البيهقي "كتاب الطهارة، باب البول في الاناء" (۳۸۸/۱)، طبع، بیروت.

(۵) "كتاب الثقات": ابن حبان "كتاب التابعين، باب الحاء، ومن النساء، حكيمة بنت امية" (۱۱۵/۳)، طبع مطبعة مجلس دائرة المعارف، حيدر آباد، دکن.

(۶) "تهذيب التهذيب": العسقلاني "كتاب النساء، حرف الحاء، حكيمة بنت امية" (۲۱۱/۱۲)، طبع مطبعة مجلس دائرة المعارف، حيدر آباد، دکن.

و "مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح": القاری "كتاب الطهارة، باب آداب الخلا، الفصل الثانی، حديث امية بنت رقية" (۳۱۳/۱)، طبع المكتبة الامدادية، ملتان.

(۷) "مجمع الزوائد و منبع الفوائد": الهيثمی "كتاب علامات النبوة، باب منه في الخصائص، باب منه" (۲۷۱/۸)، طبع دار الكتاب العربي، بيروت.

مناوی (۱)، نووی (۲)، اور "التعليقات السلفية على سنن النسائي" کے غیر مقلد مصنف بھو جیانی (۳)، اور مشہور غیر مقلد محدث احمد حسن دہلوی (۴)، وغیرہم نے ان کی توثیق کی۔ نیز ابن حبان (۵)، حاکم، و ذہبی (۶)، اور

- (۱) "فيض التذير شرح الجامع الصغير": المناوی "حرف الکاف، باب کان، حدیث: ۶۸۵۸" (۵/۱۷۷، ۷۸)، طبع دارالمعرفة للطباعة والنشر، بیروت.
 - (۲) "فيض التذير شرح الجامع الصغير": المناوی "حرف الکاف، باب کان، حدیث: ۶۸۵۸" (۵/۱۷۷، ۷۸)، طبع دارالمعرفة للطباعة والنشر، بیروت.
 - (۳) "التعليقات السلفية على سنن النسائي": غیر مقلد عالم عطاء اللہ حنیف بھوجیانی "کتاب الطہارۃ، باب البول فی الاناء، زیر حدیث: ۴۲، حاشیہ: ۱۴" (۷/۱)، طبع المكتبة السلفية، لاہور.
 - (۴) "تنقيح الرواة في تخريج احاديث المشكوة": غیر مقلد محدث احمد حسن دہلوی "کتاب الطہارۃ، باب آداب الخلا، الفصل الثاني، حدیث امیة" (۱/۷)، طبع دارالدعوة السلفية، لاہور.
 - (۵) "موارد الظمان الى زوائد ابن حبان": الہیثمی "کتاب الطہارۃ، باب: البول فی القدح، حدیث: ۱۴۱" (ص: ۶۵)، طبع دارالکتب العلمیة، بیروت.
- و "التعليق على شرح السنة للبخاری" "کتاب الطہارۃ، باب البول فی الاناء، تعليق: ۱" (۱/۳۸۸)، طبع بیروت.
- و "الصحيح": ابن حبان، المرتب "باب الاستطابة، ذکر الخبر الدال علی صحة ما تأولنا قوله صلى الله تعالى عليه وآله وسلم، حدیث: ۱۴۲۳" (۳/۲۹۳)، طبع مؤسسة الرسالة، بیروت.
- (۶) "الصحيح المستدرک علی الصحيحین": الحاكم، وبذيله "تلخیص المستدرک": الذہبی "کتاب الطہارۃ، البول فی القدح" (۱/۱۶۰)، طبع دارالکتاب العربی، بیروت.

حَسَبَ مَا يَفْقَهُمْ مِنْ كَلَامِ ابْنِ حَجَرٍ "تَلْمِيزُ دَارِ قُطْنِي، حَافِظُ أَبُو ذَرٍّ الْهَرَوِيُّ" (۱)، اور حافظُ سَيُوطِي (۲)، وَغَيْرُهُمْ بہت سے محدثین کی بار نے، نیز غیر مقلدین کے مابین فخر و ناز محدثِ اَلْبَانِي نے (۳)، بلکہ خود ناقد نے اپنے تنقیدی مضمون میں (۴)، اِنْ کی حدیث کو "صحیح" بتایا ہے، بلکہ امام غیر مقلدین محدثِ اَلْبَانِي نے یہ نعرہ حق بھی بلند کیا ہے: "قَدْ صَحَّحَ"

(۱) "تلخیص الحبیہ فی تخریج الرافعی الکبیر": العسقلانی "کتاب الطہارۃ، باب بیان النجاسات والماء النجس، حدیث: ۲۰" (۳۲/۱)، طبع المکتبۃ الاثریہ، سانگلہ عل.

(۲) "الجامع الصغیر من احادیث البشیر والنذیر": السیوطی "حرف الکاف، باب کان" (۱۱۱/۲)، طبع المکتبۃ الاسلامیہ، سمندری.

و "الخصائص الکبریٰ": لسیوطی "ذکر الخصائص التي اختص بها عن امته الخ، قسم الکرامات، باب اختصاصه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطہارۃ دمعہ و بولہ و غائطہ" (۲۵۲/۲)، طبع مطبعۃ مجلس دائرۃ المعارف، حیدرآباد، دکن.

(۳) "صحیح سنن ابی داؤد": البانی "کتاب الطہارۃ، باب فی الرجل یبول باللیل فی الاناء الخ، باب: ۱۳، حدیث: ۱۹-۲۳" (۸/۱)، طبع مکتب التریبۃ العربی لدول الخلیج، الریاض.

و "صحیح سنن النسائی": البانی "کتاب الطہارۃ، باب البول فی الاناء، باب: ۲۸، حدیث: ۳۲" (۹/۱)، طبع مکتب التریبۃ العربی لدول الخلیج، الریاض.

و "صحیح الجامع الصغیر و زیادۃ الفتح الکبیر": السیوطی "حرف الکاف، باب کان، حدیث: ۲۸۳۲" (۸۴۳/۲)، طبع المکتبۃ الاسلامیہ، بیروت.

(۴) "تنقیدی مضمون": غیر مقلد مفتی جامعہ اثریہ، جہلم، محمد یعقوب قریشی (سطر: ۱۸، ۱۹)، جاری کردہ از دارالافتا، جامعہ اثریہ جہلم.

جَمَاعَةُ اِسے جماعتِ محدثین نے صحیح قرار دیا ہے۔“ (۱)

۶. ”اُمِّیَّة بنت رُقَیْقَةَ“ حَسْبُ تَصَرِّحِ مُحَدِّثِیْنَ یہ خاتون سرکارِ دُوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قرابتدار اور صحابیہ ہیں۔ اور صحابہ بھی عادل ہیں۔ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا وَعَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ۔

یہ ہے جی طبرانی کی ”حدیث اُمِّیَّة بنت رُقَیْقَةَ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! جسے امام سیوطی نے ”الْخَصَائِصُ الْکُبْرٰی“ میں نقل فرمایا تھا، جس کی سند نہایت قوی اور اس کے تمام راوی ثقہ و بلند پایہ محدثین میں سے ہیں۔ اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیشاب مبارک کو صحابیہ کے پینے کا واقعہ بھی موجود ہے۔ نہ تو اس کی سند میں ”ابو مالک ثعلبی“ نام کا کوئی ضعیف راوی ہے، اور نہ یہاں غلطی سے پی لینے کا کہیں ذکر ہے۔ خوب غور سے دیکھ کر اطمینان فرمالیجئے!

ایک ضعیف سند کو لے کر حدیث کی دیگر قوی آسانید کو بھی ضعیف کر دیکھانا، کہاں کا انصاف ہے؟

طبرانی کی درج بالا ”حدیث اُمِّیَّة“ کی تصحیح اور اس کے رجال کی توثیق کے مُتَقَبِلًا بعد حافظ الہیثمی نے طبرانی کی ایک اور حدیث کو بیان کیا

(۱) ”التحقیق لمشکوۃ المصابیح“: الالبانی ”کتاب الطہارۃ، باب آداب

الخلا، النصل الثانی، حدیث: ۳۶۲، حاشیہ: ۲“ (۱۱۷۱)، طبع المکتب

الاسلامی، بیروت و دمشق۔

ہے۔ جسے ہم ”حدیث اُمّ اَیْمَن“ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نام سے ذکر کرتے آئے ہیں۔ اسی میں اُمّ اَیْمَن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیشابِ مبارکِ نبوی کو پینے کا واقعہ مذکور ہے۔ اسے ہی ناقد صاحب نے اپنی تنقید میں ”الْمُعْجَمُ الْکَبِيرُ“ لِلطَّبْرَانِی (۸۹/۲۵) سے نقل کیا ہے۔ اسے ہی بنیاد بنا کر موصوف نے بُولِ مُبَارَکِ نَبَوِی کو پینے کی تمام روایات کو ضعیف بنا کر انہیں یکسر مسترد کر دیا ہے۔ فَيَا لِلْعَجَبِ! اِسی روایت کے آخر میں حافظ الہیثمی نے یہ ریمارک دیا: ”فِيهِ أَبُو مَالِكٍ النَّخَعِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ“۔ یعنی اس روایت کی سند میں ابو مالک نفعی ہے، اور وہ ضعیف ہے۔ (۱)

خدا را انصاف! حدیث اُمّ اَیْمَن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سند میں ابو مالک نفعی کے پائے جانے کی وجہ سے طبرانی کی مذکورہ بالا قویٰ الإسناد حدیث اُمّیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیوں کر ضعیف ہو جائے گی؟

احادیث و فضائلِ نبوی کے ساتھ مجرمانہ
لا پرواہی و تعصب کا سلوک کیوں؟

یہاں یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ ”الْمُعْجَمُ الْکَبِيرُ لِلطَّبْرَانِی“ میں جہاں جلد: ۲۵ میں یہ ”حدیث اُمّ اَیْمَن“ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ضعیف سند کے ساتھ موجود ہے، وہاں اس سے قبل جلد: ۲۴ میں پیشاب

(۱) ”مجمع الزوائد ومنبع الفوائد“: الہیثمی ”کشاف علامات النبوة، باب منه فی الخصائص، باب منه“ (۲۴۱/۸)، طبع دارالکتاب العربی، بیروت۔

مبارک کے پینے سے متعلق دو مختلف حدیثیں بروایت ”اُمِّیْمَہ رَضِیَتْ
 رُفِیْقَہ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قوی سندوں کے ساتھ بھی موجود تھیں (۱)۔
 ہمارے ناقد نے اپنی دُور رس نگاہوں سے جلد : ۲۵ میں اُمِّیْمَہ رَضِیَتْ اللہ
 تعالیٰ عنہما کی ضعیف روایت کو تار لیا، اور اس پہ تنقید کر ڈالی، مگر اس سے
 پہلی جلد میں حضرت اُمِّیْمَہ کی دو قویُّ الْأَسْنَاد حدیثوں کو یکسر نظر انداز
 کر دیا۔ شوقِ تنقید میں احادیثِ مبارکہ و فضائلِ نبوی کے ساتھ یہ مجرمانہ
 لا پرواہی و تعصُّب کا سلوک، آخر کیوں؟ — وَاللّٰهُ تَعَالٰی وَرَّسُوْلُهُ اَعْلَمُ۔
 وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

”حدیث ام ایمن“ کی تضعیف کا جواب

رہا حدیثِ اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کُبرانی کی سند میں ضعیف راوی ”ابو مالک ثعلبی“ کا پایا جانا، تو یہ ہمیں اصلاً مُضِر نہیں ہے۔ بناءً برؤجود ذیل:

پہلا جواب

اَوَّلًا اِس لئے کہ عظیم و جلیل ائمہٴ حدیث نے ”حدیثِ اُم ایمن“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو صحیح قرار دیا ہے۔ چنانچہ دارِ قطنی نے اسے بخاری و مسلم کی شرائط کے معیار پر صحیح فرمایا، امام قاضی عیاض المالکی نے بھی اسے ذُکے کی چوٹ پر صحیح ٹھهرایا، اور امام محی الدین النَوَوِی نے اپنی کتاب ”شَرْحُ الْمُهَذَّب“ میں اس کے صحیح ہونے کا اعلان فرمایا۔

قاضی عیاض اور امام دارِ قطنی کی تصحیح

چنانچہ امام قاضی عیاض رَحِمَہُ اللہُ تعالیٰ لکھتے ہیں:

”وَحَدَّثْتُ هَذِهِ الْمَرْأَةَ الَّتِي شَرَبْتُ بَوْلَهُ

صَحِيحٌ، الزَّمَ الدَّارُ قُطْنِي مُسْلِمًا وَالبُخَارِيَّ إِخْرَاجَهُ

فِي الصَّحِيحِ۔“ (۱)

(۱) ”الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ“: القاضى عياض ”القسام الاول،

الباب الثانى فى تكميل محاسنه، فصل واما نظافة جسده ﷺ“ (۲۱/۱)،

طبع مطبعة رستم مصطفى الحلبي، القاهرة.

”اور جس عورت نے حضور ﷺ کا بول مبارک

پیا اس کی حدیث صحیح ہے۔ (شرط بخاری و مسلم پر ہونے کی بناء پر) دارِ قطنی نے مسلم و بخاری پر ”صحیح“ میں، اس کی تخریج (نہ کرنے) کا الزام دیا ہے۔“

اس کے بعد قاضی صاحب نے فرمایا کہ اس عورت کا نام ملی ملی ”برگہ“ ہے، اور اس کی کنیت اُمّ انیس بتائی گئی ہے۔ پھر اُمّ انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے آخر حدیث میں کہا:

”فَقَالَتْ قُمْتُ وَأَنَا عَطْشَانَةٌ، فَشَرِبْتُهُ وَأَنَا لَا

أَعْلَمُ۔“

”اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں

اُٹھی، اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو میں نے بے خبری

میں آپ کا پیشاب مبارک پی لیا۔“

امام قسطلانی کا اسی پر صا

امام احمد القسطلانی اور امام محمد الزرقانی، امام ترمذی کی تصحیح نقل کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

”(قَالَ التَّرمِذِيُّ فِي شَرْحِ الْمُهَذَّبِ.....

حَدِيثُ شُرْبِ الْمَرْأَةِ الْبُولَ صَحِيحٌ) يَعْنِي أُمَّ أَيْمَنَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، لِأَنَّهَا لِلنَّبِيِّ (رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِي)
 أَنَّهَا شَرِبَتْ بَوَكُهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ،
 كَمَا مَرَّ قَرِينَا (قَالَ وَهُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)....
 (كَافٍ فِي الْإِحْتِجَاجِ)۔ "مُلَخَّصًا" (۱)

"امام نووی نے "شَرْحُ الْمُهَذَّب" میں کہا کہ
 صحابیہ کے بولِ مبارک پی لینے کی حدیث صحیح ہے۔ اس
 صحابیہ سے مراد اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں، کیونکہ
 انہی کی حدیث کو دارِ قطنی نے روایت کیا کہ انہوں
 نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیشاب مبارک
 پی لیا تھا، جیسا کہ قریب ہی میں گزرا۔ انہوں (نووی) نے
 کہا کہ یہ حدیث "حَسَنٌ صَحِيحٌ" ہے، جو احتجاج و استیلال
 کے لئے کافی ہے۔"

امام احمد القسطلانی شارح "صَحِيحُ الْبُخَارِي" نے امام نووی کی
 تصحیح و روایت دارِ قطنی کا تذکرہ کیا، لیکن اس پر ایک لفظ بھی تنقید و جرح کا
 نہ کیا، حتیٰ کہ حدیث مذکور سے امام نووی کے احتجاج و استیلال کا بھی ذکر

(۱) "المواهب اللدنیہ": القسطلانی، مع "شرح الزرقانی"، "المقتصد الثالث

(کتاب الشمانل النبویة)، الفصل الاول فی کمال خلقتہ و جمال صورته،

آخر الفصل " (۲۳۳/۴)، طبع دار المعرفۃ، بیروت.

کیا، مگر اس پر اعتراض نہ کیا، بلکہ اس پہ مسکوت رہا فرمایا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امام نووی کی تصحیح کے ساتھ یہ امام محدث بھی متفق ہیں۔

امام نووی کی تصحیح

امام نووی نے ”حدیث اُمّ ایمن“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو صحیح قرار دیا۔ ان کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے!

”وَحَدِيثُ شُرْبِ الْمَرَأَةِ الْهَوْلَ صَحِيحٌ، رَوَاهُ
الدَّارُ قُطْنِي، وَقَالَ هُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَهُوَ كَافٍ فِي
الْإِحْتِجَاجِ۔“ (۱)

”اور صحابیہ کے بول مبارک نبوی کو پینے کی حدیث صحیح ہے، اسے دار قطنی نے روایت کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔ (نووی فرماتے ہیں) اور دلیل پکڑنے کے لئے یہ کافی ہے۔“

دیکھئے! ”حدیث اُمّ ایمن“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو امام دار قطنی کے علی الاعلان صحیح فرمانے کا تذکرہ کرنے کے بعد، امام محی الدین النووی نہ صرف اس کی تائید فرما رہے ہیں، بلکہ اسے احتجاج و استدلال کے لئے بھی درست و کافی قرار دے رہے ہیں۔ یقیناً یہ آپ کی طرف سے اس

حدیث کی تصحیح ہے۔

محدث کبیر علی القاری نے بھی اسے صحیح ٹھہرایا

ایسے ہی امام محدث مآ علی القاری نے بھی جو کہ دسویں، گیارہویں صدی ہجری میں مِیۃُ المَکَرَمہ کے مفتی اعظم و محدث اعظم ہوئے، ”حدیث اُمّ ایمن“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو واشکاف الفاظ میں ”صحیح“ ٹھہرایا۔ موصوف فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بول مبارک فی لی ”بَرَکَۃُ اُمِّ اَیْمَنَ“ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ولی لی ”بَرَکَۃُ اُمِّ یُوسُفَ“ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا دونوں نے پیا۔ تھوڑا سا آگے چل کر فرماتے ہیں :

”وَصَحَّحَ عَنْ بَرَکَۃِ الْاَوَّلٰی، قَالَتْ:

قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ
مِنْ لَّیْلَۃٍ اِلٰی فَخَّارَۃٍ فِیْ جَانِبِ الْبَیْتِ فَبَالَ فِیْہَا۔ فَقُمْتُ
مِنْ اللَّیْلِ وَاَنَا عَطَشَانۃٌ، فَشَرِبْتُ مَا فِیْہَا وَاَنَا لَا اَشْعُرُ۔
فَلَمَّا اَصْبَحَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ قَالَ
یَا اُمِّ اَیْمَنَ اَقُوْمِیْ! فَاهْرِیْقِیْ مَا فِیْ تِلْکَ الْفَخَّارَۃِ! فَقُلْتُ
وَاللّٰہِ شَرِبْتُ مَا فِیْہَا۔ فَضَحِكَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ۔ ثُمَّ قَالَ اَمَّا وَاللّٰہِ

لَا يَتَّخِذَنَّ بَطْنُكَ أَبَدًا ! (۱)

”اور اَوَّلُ الذِّكْرِ لِي بِ”بِرِّكَهٖ (اُمِّ اَيْمَن)“ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ حدیث صحیح ہے کہ انہوں نے کہا:

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک رات اُٹھ

کر گھر کے ایک کونے میں رکھے ہوئے منی کے ایک

برتن کے پاس تشریف لائے، پھر اس میں پیشاب فرمایا۔

رات کے کسی حصے میں میں بیدار ہوئی اور مجھے پیاس لگی ہوئی

تھی، تو جو کچھ برتن میں تھا میں بے خبری میں اسے پی گئی۔

صبح کے وقت رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

فرمایا: اے اُمِّ اَیْمَن! اُٹھو! اور جو کچھ اس منی کے

برتن میں ہے اُسے بہادو! میں نے عرض کیا: خدا کی قسم

جو کچھ اس میں تھا وہ تو میں نے پی لیا ہے۔ تو حضور صَلَّی اللّٰهُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی

داڑھیاں کھل گئیں۔ پھر فرمایا: سُنُو! قسم اللہ کی!

تمہارے پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہوگی۔“

(۱) ”جمع الوسائل فی شرح الشمائل“: القاری ”باب ماجاء فی تعطر

رسول ﷺ“ (۳/۲)، طبع دارالمعرفة للطباعة والنشر، بیروت.

اَئِمَّةٌ مُّحَدِّثِین کی جماعتِ کثیرہ کی طرف سے حدیث کی توثیق

امام و محدِّثِ شہیر علامہ علی القاری ”حدیثُ اُمِّ اَیْمَن“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نقل و تصحیح فرمانے کے بعد، اَئِمَّةٌ مُّحَدِّثِین کی جماعتِ کثیرہ کی طرف سے بھی اس کی توثیق و حجّت نقل فرماتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں :

”قَالَ ابْنُ حَجَرٍ وَبِهَذَا اسْتَدَلَّ جَمْعٌ مِّنْ اَئِمَّةِ الْمُتَقَدِّمِينَ وَغَيْرُهُمْ عَلَى طَهَارَةِ فَضْلَاتِهِمْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔“

”امام ابن حجر فرماتے ہیں اسی (حدیثِ اُمِّ اَیْمَن) رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہمارے اَئِمَّةٌ مُّحَدِّثِین کی عظیم جماعت اور دیگر فقہاءِ مُّحَدِّثِین نے، فضلاّتِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پاک ہونے پہ استدلال فرمایا ہے۔“ (دیکھو! حوالہ مذکورہ)

اور یہ استدلال و احتجاج یقیناً ان کثیر اَئِمَّةِ دین کی طرف سے اس حدیث کی واضح توثیق و تائید ہے۔ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ

تصحیح اَئِمَّةٌ کما در ضعیف روایت
نہیں، دیگر قوی آسانید ہیں

امام دار قطنی، امام قاضی عیاض، امام محیی الدین النوری اور امام
 ملا علی القاری رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی نہایت جلیلُ القدر ائمہٗ محدثین سے
 ہیں۔ یہ حضرات، بالخصوص دار قطنی اور علی القاری حدیث اُمّ اَیْمَن
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس روایت سے بھی واقف و مطلع ہیں جس کی سند میں
 ”ابو مالک ثقی“ ہے۔ نیز ”ابو مالک ثقی“ کے ضعیف ہونے سے بھی بخوبی آگاہ
 ہیں، جیسا کہ دار قطنی کی ”کِتَابُ الْعِلَلِ“ اور علی القاری کی ”شَرْحُ
 التَّحْفِ“ کی عبارات سے واضح ہے۔ اِن ثقات ماہرین کا ”حدیث اُمّ اَیْمَن“
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو زور و شور سے صحیح فرمانا، نیز امام ابن حجر کے ارشاد کے
 مطابق ائمہٗ محدثین کی کثیر جماعت کا پورے وثوق کے ساتھ اس حدیث
 سے استدلال و احتجاج کرنا، اس بات کی دلیل ہے کہ اس حدیث کا مدار
 ظہرائی و حاکم وغیرہ کی اِن سندوں پر نہیں جن میں ”ابو مالک ثقی“ پایا جاتا
 ہے۔ بلکہ اس کی بعض ایسی سندیں بھی ہیں جو ”ابو مالک ثقی“ کے وجود سے
 پاک اور اعلیٰ معیار کی صحیح ہیں۔

چنانچہ امام علی القاری، امام قاضی عیاض کے کلام میں ”الزَّامُ
 دَارُ قُطْنِي لِلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ“ کی وجہ بتاتے ہوئے لکھتے ہیں :
 ”اِذْ رَجَلُهُ كَرَّ جَالِيَهُمَا فِي الضَّبْطِ وَالْعَدَالَةِ
 وَغَيْرِهِمَا..... وَالْحَاصِلُ اَنَّ هَذَا الْحَدِيثَ فِيهِ

مَرْتَبَةُ الْحَدِيثِ الَّذِي اتَّفَقَ عَلَيْهِ الشَّيْخَانِ مِنْ كَمَالِ
الصَّحِيحَةِ، وَإِنْ لَمْ يُخْرِجَاهُ فِي جَامِعِيهِمَا۔“ (۱)

”کیونکہ اس (حدیث اُمّ ایمن) کے راوی ضبط
وعدالت، ودیگر شرائطِ صحت میں بخاری و مسلم کے رجال
کی طرح ہیں۔ حاصل یہ کہ یہ حدیث کمالِ صحت کے لحاظ
سے بخاری و مسلم کی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ حدیث کے مرتبے پر ہے،
اگرچہ انہوں نے اپنی صَحِیحَیْن میں اس کی تخریج نہیں کی۔“
”حدیث اُمّ ایمن“ کی ایک اسناد جو
ابو مالک کُحَی کے وجود سے پاک ہے
حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں :

”قَالَ الْحَافِظُ أَبُو يَعْلَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
الْمَقْدِسِيُّ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ
حَرْبٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،
عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، قَالَتْ:
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

(۱) ”شرح الملا علی القاری علی الشفاء“ بہماش ”نسیم الرياض شرح شفاء
القاضی عیاض“، ”القسم الاول، الباب الثانی فی تکمیل محاسنہ، فصل
وامانظافۃ جسمہ“ (۲۱۱/۱)، طبع المطبعة الازہریۃ المصریۃ، القاہرۃ۔

وَسَلَّمَ فَخَارَةٌ يَبُولُ فِيهَا۔ فَكَانَ إِذَا أَصْبَحَ يَقُولُ
يَا أُمَّ أَيْمَنَ! صَبِيَّ مَا فِي الْفَخَّارَةِ! فَقُمْتُ لَيْلَةً وَأَنَا
عَطَشِي، فَشَرِبْتُ مَا فِيهَا۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا أُمَّ أَيْمَنَ! صَبِيَّ مَا فِي الْفَخَّارَةِ!
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ!
قُمْتُ وَأَنَا عَطَشِي، فَشَرِبْتُ مَا فِيهَا۔ فَقَالَ: إِنَّكَ
لَنْ تَشْتَكِي بَطْنِكَ بَعْدَ يَوْمِكَ هَذَا أَبَدًا! (۱)

”حافظ ابو یعلیٰ نے کہا ہم سے محمد بن ابو بکر المقتدی
نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے مسلم بن قتیبة نے
حدیث بیان کی، انہوں نے حسین بن حرب سے، اور
انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے، پھر انہوں نے ولید بن
عبد الرحمن سے، انہوں نے اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت کیا، فرماتی ہیں کہ:

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَيْسًا
أَيُّ نَمْتِي كَابِرْتَن هُوَ تَحَا جَس مِیْلَآپ (رات کے وقت)
پیشاب فرماتے۔ جب صبح ہوتی تو فرماتے: اے اُمّ ایمن!

(۱) ”البدایة والنهاية“: ابن کثیر ”ذکر عبیدہؓ وامانہ الخ، واما إماءة، ومنہن

بركة ام ایمن“ (۵/۳۲۲)، طبع مکتبۃ المعارف، بیروت.

رضی اللہ تعالیٰ عنہا مُنّی کے برتن میں جو کچھ ہے اسے گرا
 دو! تو میں ایک رات اُنھی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی
 تھی، تو جو کچھ برتن میں تھا میں نے اسے پی لیا۔ تو رسولُ
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے (بوقت صبح) فرمایا:
 اے اُمّ ایمن! رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کچھ مُنّی کے برتن
 میں ہے اُسے بہادو! اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
 عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 (رات کو) میں اُنھی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی، تو
 جو کچھ برتن میں تھا میں اسے پی گئی۔ تو آپ نے فرمایا:
 اس میں شک نہیں کہ آج کے بعد تمہیں اپنے پیٹ میں
 بیماری کی شکایت ہرگز نہیں ہوگی۔“

دیکھ لیا آپ نے؟ یہ حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی
 حدیث ہے۔ اس کی سند عام سندوں سے بالکل مختلف اور نئی ہے۔ اس میں
 دُور دُور تک ”ابو مالک ثقفی“ ضعیف راوی کا کہیں نام و نشان موجود نہیں۔
 اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یو ل مبارک نبوی کو پینے کا صراحۃً مَفْضَلًا
 ذکر بھی ہے، مَھُول کر پینے کا تذکرہ بھی نہیں۔ اور بعد ازاں بشارتِ نبوی کا
 ذکر بھی ہے۔

یوں ہی اگر انہماک اور محنت سے تلاش کی جائے تو اس کی مزید
آسانید بھی دریافت ہونے کی امید ہے۔

عِلَلِ دَارِ قُطْنی کے حوالے سے ایک شبہ کا ازالہ

اور امام دارقُطْنی کا اپنی "كِتَابُ الْعِلَلِ" میں کہنا کہ "یہ حدیث
مضطرب ہے، جو کہ ابو مالک سے مروی ہے، اور وہ ضعیف ہے" حدیث کی
سندوں کے متعدد ہونے کے پیش نظر، اسی حدیث کو امام موصوف کے
"صحیح" فرمانے کے خلاف نہیں ہے۔ چنانچہ "حَسَن، صَحیح" کے الفاظ بھی
تعدد آسانید پر دلالت کر رہے ہیں۔ مضطرب یا ضعیف کہنا صرف اس سند
کے اعتبار سے ہے جس میں "ابو مالک غُفّی" ہے جیسا کہ خود دارقُطْنی کے
کلام سے ظاہر ہے، اور صحیح کسنادِ یگر قوی آسانید کی وجہ سے ہے جن میں "ابو
مالک غُفّی" نہیں پایا جاتا۔

الغرض طبرانی و حاکم وغیرہ کی بعض سندوں میں "ابو مالک غُفّی" کے
پائے جانے کی وجہ سے "حدیث اُمّ ایمن" رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مطلقاً
ضعیف قرار نہیں دیا جاسکتا۔ کیونکہ دارقُطْنی وغیرہ کبار محدثین کے
ارشادات سے ثابت ہے کہ اس کی اور سندیں بھی ہیں جو "ابو مالک غُفّی" کے
وجود سے پاک اور مرتبہ صحیح کے اعلیٰ معیار کے مطابق ہیں، جن کی بناء پر
انہوں نے اسے "حَسَن، صَحیح" فرمایا ہے۔

اَئِمَّة کی قوی اُسانید کا ہمارے سامنے نہ
ہونا، صحت حدیث میں قادیح نہیں

اِنْ اَئِمَّة کُرَام کی قوی اُسانید کا بالتفصیل ہمارے، یا ہمارے ناقد کے
زیر نظر نہ ہونا بھی صحت حدیث میں قادیح نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ عدم علم
عدم ثبوت کو مُستلزم نہیں ہو سکتا، اور نہ ہی عدم وجدان عدم وجود کی دلیل
ہو سکتا ہے۔

اور پھر غور فرمائیے! اِنْ عَظِیْم و جلیل اَئِمَّة حدیث کی مہارتِ فنی،
وُسْعَتِ علمی، کثرتِ طُرُق و اُسانید پر عبور، اور کثرتِ معلومات کے
سامنے ہماری اور ہمارے میاں ناقد کی حیثیتِ علمی ہی آخر کیا ہے؟ کہ ان
کی تصحیح کو بغیر دلیل و حجت کے ٹھکرا دیں۔ ہم جیسے کم علم تو ان کے سامنے
طفلِ مکتب کلمانے کے قابل بھی نہیں۔ تو پھر کیوں نہ اِنْ اَئِمَّة کی ماہرانہ
رائے کو قبول، اور ان کی تصحیح کا اعتبار کیا جائے؟ خصوصاً جبکہ اس کے
خلاف پر کوئی دلیل بھی موجود نہیں۔ وَاللّٰهُ الْهَادِی۔

دوسرا جواب

اصل دلیل حدیث اُمیْمہ و حدیث اُمّ اَیْمَن کی قوی
اَلْاِسْنَادِ و آیات ہیں، روایتِ تھی محض مُتَابِع ہے

ثانیاً اس لئے کہ پیشابِ مبارکِ نبوی کے پینے کا ثبوت طبرانی

وحاکم کی اس ضعیف روایت میں مختصر نہیں جس کی سند میں ”فحی“ مذکور ہے۔ بلکہ اس مسئلہ میں اصل اعتماد ”اُمیۃ بنت رقیقہ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قویٰ الإسناد حدیثوں اور ”حدیث اُم ایمن“ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قوی طریقوں پر ہے۔ اور ظہرائی وحاکم کی روایت بالا اس کی متابع و مؤید ہے۔ اور متابعت میں ضعیف روایت پیش کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ کبار محدثین کے قول و فعل سے ایسا ہی منقول و مروی ہے۔

تیسرا جواب

فضائل میں ضعیف حدیث بھی مقبول ہوتی ہے

جواب اس لئے کہ مسئلہ زیر بحث کی قویٰ الإسناد روایات کو الگ رکھ کر اگر صرف ابو مالک فحی کی روایت کو سامنے رکھا جائے، تو ہمارا مقصد فقط اسی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ہمارا مقصد فقط ایک فضیلت نبوی کا اظہار ہے۔ اور باب فضائل میں حدیث ضعیف غیر موضوع بھی مقبول ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں کبار ائمہ محدثین کے ارشادات و توسعات طلبہ علم الحدیث پر مخفی نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ روایت ابو مالک ضعیف ہی ہے، موضوع تو نہیں، بلکہ ضعیف بھی آخری اور شدید درجے میں نہیں ہے، کیونکہ ائمہ جرح و تعدیل نے ”ابو مالک فحی“ کو متہم بالکذب تو نہیں ٹھہرایا ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وبارک وسلم۔

حدیث شہقی پر تنقید اور اس کا جواب

وہابی تنقید

شہقی کی حدیث پر تنقید فرماتے ہوئے جناب ناقد لکھتے ہیں :

”شہقی میں یہ روایت تو موجود ہے لیکن اس میں ام ایمن کے پیشاب کے پینے کا ذکر موجود نہیں“

جواب

خلطِ مبحث، حواس باختگی یا مکاری

ہماری گزارش یہ ہے کہ امام سیوطی نے شہقی کے حوالے سے ”حدیث اُمیہ“ رضی اللہ عنہا کو بیان کیا ہے، ”حدیث اُم ایمن“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نہیں۔ ”حدیث اُم ایمن“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، جس میں اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور کا پیشاب مبارک پینے کا خود اپنا واقعہ بیان کرتی ہیں، یہ ”حدیث اُمیہ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بالکل مختلف ایک علیحدہ حدیث ہے۔ اس کا ”حدیث اُمیہ“ سے کوئی تعلق نہیں، نہ ہی یہ شہقی کے حوالے سے مذکور ہے۔ تو اس کے باوجود ”اُم ایمن (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پیشاب مبارک پینے کا ذکر“ شہقی کی ”حدیث اُمیہ“ کے

اندر تلاش کرنا، اور اس کے وہاں موجود نہ ہونے پر طعن کرنا بالکل ایسا ہی
احتمقانہ معاملہ ہے جیسے کسی شخص کو بتا دیا گیا ہو کہ راقم الحروف گجرات، اور
ناقد صاحب جہلم میں رہتے ہیں، اس کے باوجود وہ شخص راقم کا گھر جہلم
میں یا ناقد کا گھر گجرات میں ڈھونڈتا پھرے، اور پھر نہ ملنے پر برہمی و
ناراضگی کا اظہار کرنے لگے۔ ظاہر ہے کہ ایسا کام وہی شخص کر سکتا ہے جو
خود حواس باختہ ہو، یا نیکار کہ دوسروں کو مغالطہ دے کر بے وقوف بنانا چاہتا
ہو۔

بہت ہی کی ”حدیث اُمیہ“ میں ”اُمّ اَیْمَن (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے
پیشاب مبارک پینے کا ذکر“ موجود ہونے کا جب کسی نے دعویٰ ہی نہیں
کیا تھا تو اس پر تنقید کیسی؟

بہر حال ناقد نے یہاں پہ جو خلطِ مُبَحَث کر کے دو علیحدہ علیحدہ
حدیثوں کو ایک بنا دیا، پھر اس پہ خود ہی تنقید بھی کر ڈالی، یہ بات شانِ علم
و دیانت کے خلاف ہے۔

تنقید مزید

جناب ناقد مزید فرماتے ہیں :

اس میں صرف اتنے الفاظ موجود ہیں :

”عن حکیمۃ بنت امیمۃ بنت رقیقۃ عن“

امہا قالت کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدح من
عیدان تحت سریرہ یبول فیہ بالیل۔“ (سنن الکبریٰ
الشیخی۔ جلد اول کتاب الطہارۃ صفحہ ۹۹)

امام سیوطی پر غلط بیانی کا الزام

امام سیوطی نے شہتی کے حوالے سے ”حدیث اُمنیہ“ میں ایک
صحابیہ خاتون کے پیشاب مبارک نبوی کو پینے کا واقعہ بیان کیا تھا۔ اس پر
ناقد نے یہ اعتراض کیا ہے کہ : ”شہتی میں یہ حدیث موجود ہے، رات کو
لکڑی کے برتن میں حضور کا پیشاب فرمانا بھی اس میں موجود ہے، لیکن
صحابیہ کے اسے پینے کا ذکر اس میں موجود نہیں۔“ نتیجہ یہ ہوا کہ حدیث
زیر بحث میں شہتی کے حوالے سے علامہ سیوطی کا صحابیہ کے بول مبارک کو
پینے کو نقل کرنا، ناقد کے بقول غلط ہے، اور یہ کہ بول مبارک پینے کا واقعہ
شہتی میں ہے ہی نہیں۔

جواباً گزارش ہے کہ یہ اعتراض جناب ناقد کی محض غلط فہمی یا غلط
بیانی کا کرشمہ ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ صحابہ کے پیشاب مبارک پینے کا
واقعہ ناقد کے علی الرغم شہتی میں ”حدیث اُمنیہ“ کے اندر موجود ہے۔
جسے ہم چند سطور کے بعد تفصیل سے پیش کرنے والے ہیں۔

امام سیوطی کی عادت

”الْخَصَائِصُ الْكُبْرَى“ میں امام سیوطی کی عادت یہ ہے کہ جہاں شہقی کی ”سنن“ سے کسی حدیث کو نقل کرتے ہیں، وہاں علی العموم ”اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ“ یا ”اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى“ یا ان کے ہم معنی الفاظ استعمال کر کے واضح کر دیتے ہیں کہ یہ حدیث ”سنن شہقی“ سے منقول ہے، اور جہاں شہقی کی ”دَلَائِلُ النُّبُوَّة“ سے نقل کرتے ہیں، وہاں عموماً صرف ”اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ“ کے الفاظ فرماتے ہیں، اور ساتھ ”رَفَعِي السُّنَنِ“ وغیرہ کی قید ذکر نہیں کرتے۔

حدیث زیر بحث (حدیث اُمنینہ) کو چونکہ آپ نے شہقی سے بغیر قید ”سُنَنِ“ کے نقل کیا ہے، اس لئے یہ حدیث شہقی کی کتاب ”سُنَنِ كُبْرَى“ یا ”سُنَنِ كَبِير“ سے نہیں بلکہ ان کی دوسری کتاب ”دَلَائِلُ النُّبُوَّة“ سے منقول ہونی چاہیے۔ اس کی تائید اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ پیشاب مبارک نبوی کے پینے کی یہ حدیث فضائل نبوی کے موضوع سے تعلق رکھتی ہے، اور شہقی کی اس موضوع کے ساتھ مختص کتاب ”دَلَائِلُ النُّبُوَّة“ ہی ہے۔ جبکہ ان کی ”سُنَنِ“ بیان احکام کے لئے مخصوص ہے۔

ناقد کے تعاقب میں ”سنن بیہقی“ کی طرف پیش قدمی

لیکن چونکہ حدیث زیر بحث پہ گفتگو کو ہمارے ناقد صاحب خواہ مخواہ ”سنن بیہقی“ میں لے گئے ہیں، لہذا ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے ”سنن“ ہی کی طرف چلتے ہیں۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ تَعَالٰی
زیر گفتگو حدیث کا اصل نحل اگرچہ بیہقی کی ”دَلَالَةُ النُّبُوَّةِ“ ہونی چاہئے، مگر جناب ناقد کے پاس خاطر سے ہم اس کا متبادل، بلکہ نعم البدل ”سنن بیہقی“ ہی سے پیش کرتے ہیں۔

ع؛

گر قبول افتد زہے عز و شرف

”سنن بیہقی“ سے مکمل و صحیح حدیث

ملاحظہ فرمائیے!

”أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ
ابْنِ قَنَادَةَ، نَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَامِدٍ
الْعَطَّارُ، نَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، نَنَا
يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ
أَخْبَرَتْنِي حَكِيمَةُ بِنْتُ أُمِّمَةَ، عَنْ أُمِّمَةَ أُمِّهَا رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا :

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَبُولُ فِي قَدَحٍ مِنْ عِيدَانٍ، ثُمَّ وَضَعَ تَحْتَ سُرِيرِهِ-
فَبَالَ فَوَضَعَ تَحْتَ سُرِيرِهِ- فَجَاءَ قَارَادَهُ، فَأَذَلَّ الْقَدَحَ
لِكَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ- فَقَالَ لِأَمْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بَرْكَةُ، كَانَتْ
تَخْدُمُهُ لِأَمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ، جَاءَتْ
مَعَهَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، أَيْنَ الْبَوْلُ الَّذِي كَانَ فِي
هَذَا الْقَدَحِ؟ قَالَتْ شَرِبْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! (۱)

”ہمیں ابو نصر عمر بن عبد العزیز بن عمر بن قتادہ نے بتایا،
انہوں نے کہا کہ ہم سے ابو الحسن محمد بن احمد بن حابد العطار
نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے احمد بن الحسن بن
عبد الجبار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں یحییٰ بن معین
نے بتایا، وہ حجاج سے، اور وہ ابن جریج سے روایت کرتے
ہیں، ابن جریج نے کہا کہ مجھ کو محکمہ بنت اُمیئہ نے بتایا،
وہ اپنی والدہ اُمیئہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں

(۱) ”السنن الکبریٰ“: البیہقی ”کتاب الفکاح، جماع ابواب ماخص بہ

رسول اللہ ﷺ دون غیرہ، باب ترکہ الانتکار علی من شرب بولہ ودمہ“

(۲۴/۷)، طبع مطبعۃ مجلس دائرۃ المعارف، حیدر آباد، دکن۔

کہ :

”نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لکڑی کے ایک برتن میں پیشاب فرماتے تھے، پھر اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ تو ایک مرتبہ حضور نے (اس میں) پیشاب فرمایا، اور اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا گیا۔ پھر حضور تشریف لائے تو اس میں پیشاب کرنے کا ارادہ فرمایا، (دیکھا) تو برتن میں کچھ بھی نہ تھا۔ تو آپ نے ایک خاتون سے ارشاد فرمایا جس کا نام ”برسکہ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا، جو اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ حبشہ کے علاقے سے آئی ہوئی تھیں، اور ان کے یہاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کرتی تھیں، اس پیالے میں جو پیشاب پڑا تھا وہ کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں نے اسے پی لیا ہے۔“

لیجئے! ثناء ہو گیا کہ پیشاب مبارک پینے کا واقعہ بفضلہ تعالیٰ پہنچی کی ”حدیث اُنیسہ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں موجود ہے۔ اور امام سیوطی نے اسے نقل کر کے کوئی غلطی نہیں کی۔ بلکہ اس پر خواہ مخواہ اور بالکل بے جا

تنقید کر کے غلطی، غلط بیانی اور مغالطہ دہی کا ارتکاب خود جنابِ باقر نے کیا ہے۔

نیز ملاحظہ فرمائیے! کہ اس کی سند میں ”ابو مالک نخعی“ بھی نہیں ہے، اور اس کے تمام رجال بھی قوی ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

حدیث کو کہیں مختصر اور کہیں مکمل بیان کرنا طریقہٴ محدثین ہے

خیال رہے کہ ایک حدیث کو مختلف ماسبات کی بناء پر کتاب کے متعدد مقامات پہ، کہیں اختصار سے، کہیں کامل بیان کرنا محدثین کی عادت اور طریقہ ہے۔ کتبِ احادیث میں بالخصوص ”صَحِيحُ الْبَخَارِيِّ“ میں اس کا مشاہدہ بے شمار مرتبہ کیا جاسکتا ہے۔

چونکہ ”حدیثِ اُمَیْمَہ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ابتدائی حصہ رات کے وقت برتن میں پیشاب کرنے کے مسئلے پر مشتمل ہے۔ اور آخری حصہ جس میں پیشابِ مبارک کے پینے کا بیان ہے، فضائلِ نبوی سے متعلق ہے۔ لہذا یہی سبب ہے کہ جب اسے ”کِتَابُ الطَّهَارَةِ“ کے ”ابوابِ الْاِسْتِطَابَةِ“ میں ”برتنوں میں پیشاب کرنے کے باب“ میں بیان کیا، تو اس مقام کی مناسبت سے حدیث کے صرف ابتدائی حصے کو بیان کرنے پر اکتفاء کیا، اور جب اسے ”کِتَابُ النِّكَاحِ“ کے ضمن میں خصائصِ نبوی

یہ بھی کی پوری حدیث سے ناقد وہابی کی چشم پوشی

جنابِ ناقد نے دانستہ یا نادانستہ طور پر ”سُنَنِ کُبْرٰی“ شہقی کی ”کِتَابُ الطَّهَارَةِ“ سے آدمی حدیث کو لے کر اس پر تنقید کر ڈالی کہ اس میں پیشابِ مبارک پینے کا ذکر نہیں ہے۔ اور اسی کتاب کی ”کِتَابُ النِّكَاحِ“ میں موجود پوری حدیث کا نام تک نہ لیا۔ اور لیتے بھی کیوں؟ کہ اگر پوری حدیث کا نام لے لیتے تو ان کی تنقید کا بھانڈا پھوٹ جاتا۔ فَرَلٰی اللہُ تَعَالٰی الْمُشْتَكٰی _____ وَاللّٰهُ تَعَالٰی وَرَّسُوْلُهُ اَعْلَمُ۔
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

حدیث ”نسائی“ و حدیث ”ابوداؤد“ پر گفتگو

وہابی تنقید

مسئلہ زیر بحث میں امام سیوطی نے جو دو حدیثیں نقل کی تھیں، اور جنہیں ہم نے اپنی تحریر میں نقل کیا تھا، ان میں سے کسی کو بھی امام موصوف نے نسائی یا ابوداؤد کے حوالے سے بیان نہیں کیا تھا۔ ناقد صاحب نے نہ جانے کس خیال میں ”حدیث اُمیہ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو الہ نسائی و ابوداؤد پر بھی تنقید کر ڈالی، چنانچہ آپ فرماتے ہیں :

نسائی شریف میں بھی یہ ہی الفاظ موجود ہیں اور اس میں بھی پیشاب کے پینے کا ذکر نہیں (سنن نسائی
 شرح السیوطی جلد اول صفحہ ۳۰)
 ابوداؤد میں بھی یہ ہی الفاظ ہیں اور اس میں بھی
 پیشاب کے پینے کا ذکر نہیں۔

جواب

الایعنی تنقید

اس سلسلے میں ہماری گزارش یہ ہے کہ یہ تو کسی نے دعویٰ ہی

نہیں کیا تھا کہ نسائی و ابو داؤد کی ”حدیث اُمیہ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں پیشابِ مبارک کے پینے کا ذکر بھی موجود ہے۔ بلکہ مسئلہ زیر بحث کے ضمن میں نسائی و ابو داؤد کا نام ہی نہ لیا گیا تھا، تو اس پر تنقید کے کیا معنی؟ شاید اس سے ہمارے صاحبِ ناقد حدیث میں اپنی ہمہ دانی و وسعتِ مطالعہ کا رعب جمانا چاہتے ہیں، جس کا ہرم بفضلہ تعالیٰ نصفُ التہار کی روشنی میں کھل چکا ہے، اور ابھی مزید کھلتا رہے گا۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْقَوِيِّ الْعَظِيمِ۔

نسائی و ابو داؤد کے اختصار کی، اکابر محمد ثین سے تکمیل

حقیقت حال یہ ہے کہ نسائی و ابو داؤد نے پوری حدیث بیان نہیں کی، بلکہ نسائی نے ”بَابُ الْبَوْلِ فِي الْاِنَاءِ“ (۱) یعنی ”برتن میں پیشاب کرنے کا بیان“ میں، اور ابو داؤد نے ”بَابُ الرَّجُلِ يَبُولُ بِاللَّيْلِ فِي الْاِنَاءِ“ (۲) یعنی ”یوقتِ شب آدمی کے برتن میں پیشاب کرنے کا بیان“ میں حسبِ عادتِ محمد ثین، باب و مقام کی مناسبت سے حدیث کے صرف

(۱) ”المجتبیٰ من السنن“: النسائی ”كتاب الطهارة، باب البول في الاناء“ (۱۲/۱)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

(۲) ”السنن“: ابو داؤد ”كتاب الطهارة، باب في الرجل يبول بالليل في الاناء الخ“ (۵، ۳/۱)، طبع اصح المطابع، کراچی۔

ابتدائی حصے پر اکتفاء کرتے ہوئے اسے مختصراً بیان کر دیا ہے، جبکہ دیگر محدثین نے مناسب مقامات پہ اسے پورا بھی بیان کیا ہے۔ اور ان کے یہاں پیشاب مبارک کو پینے کا ذکر بھی موجود ہے۔

امام سیوطی سے حدیث کی تکمیل

چنانچہ ”سُنَنِ نَسَائِي“ کی وہی شرح دیکھ لیجئے! جس کا ذکر ناقد صاحب نے ”بِشْرَحِ السُّيُوطِي“ کے الفاظ سے کیا ہے۔ نسائی کی ”حدیث اُمِّيَّة“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شرح کرتے ہوئے امام سیوطی فرماتے ہیں:

”هَذَا مُخْتَصَرٌ، وَقَدْ اَتَمَّهُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي

”الْاِسْتِيعَابِ“، فَقَالَ:

فَبَالَ لَيْلَةً فَوَضِعَ تَحْتَ سَرِيرِهِ۔ فَجَاءَ فَإِذَا
 بِالْقَدَحِ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ۔ فَسَأَلَ الْمَرْأَةَ يَقَالُ لَهَا بَرَكَةٌ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا، كَانَتْ تَخْدِمُ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، جَاءَتْ مَعَهَا مِنَ الْحَبَشَةِ، فَقَالَ:
 أَيْنَ الْبَوْلُ الَّذِي كَانَ فِي هَذَا الْقَدَاحِ؟ فَقَالَتْ شَرِبْتُهُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (۱)
 ”یہ حدیث (یہاں سنن نسائی میں) مختصر کر دی

گئی ہے، اور ابن عبد البرؒ نے ”الْكَاسِبِيَّاتُ“ میں اسے پورا بیان کیا ہے۔ وہ (اس کا بقیہ حصہ بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں :

تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار اس برتن میں پیشاب فرمایا، پھر اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد جب آپ برتن کے پاس تشریف لائے تو اس میں کچھ بھی موجود نہ تھا۔ تو آپ نے ایک خاتون سے پوچھا جسے ”بُرْكَةُ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، وہ اُمّ حَبِیْبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ تھیں، جو صحن سے ان کے ہمراہ آئی ہوئی تھیں، تو آپ نے فرمایا : کہ اس پیالے میں جو پیشاب پڑا ہوا تھا، کہاں ہے ؟ خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ! میں نے اسے پی لیا ہے۔“

لیجئے ! ہم نے ناقد کی خود آپ حوالہ دی ہوئی کتاب ”سُنَنِ نَسَائِيٍّ بِشَرْحِ الشُّيُوطِيِّ“ میں ”شَرْحُ الشُّيُوطِيِّ“ سے ”سُنَنِ نَسَائِيٍّ“ کی ”حَدِيثُ اُمِّمِہ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا باقی ماندہ حصہ بھی بیان کر دیا ہے، جس میں پیشاب مبارک پینے کا ذکر بھی واضح طور پر موجود ہے۔

وہابی ناقد کی انتہائی سنگدلی و بدترین حق پوشی

لیکن یہاں ایک بات خصوصاً قابلِ توجہ ہے، کہ جناب ناقد نے حدیث کو چونکہ ”سُنَنِ نَسَائِي“ کے اسی نسخے سے نقل کیا تھا، جس کے ساتھ ساتھ ”شَرْحِ سُبُوطِي“ بھی چھپی ہوئی ہے۔ نقل کرتے وقت ”سُنَنِ“ کی منقولہ بالا حدیث کے نیچے عین اسی صفحے پر ”شَرْحِ سُبُوطِي“ کا مندرجہ بالا مقام بھی یقیناً ان کی باریک بین آنکھوں کے سامنے کھلا پڑا تھا، جہاں ”سُنَنِ“ میں بیان کی گئی حدیث اُمَیْمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا باقی ماندہ حصہ، جو کہ پیشابِ مبارک کے پینے کے واقعے پر مشتمل ہے، بھی مرقوم تھا۔ اس سے ناقد صاحب کی عدا چشم پوشی و پہلو تہی، اور پھر یہ شکایت کہ ”اس میں بھی پیشاب کے پینے کا ذکر نہیں“ سخت حیرت کا باعث ہے۔

کبیس یہ، حضرت مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وَسَلَّم کے فضائل کی احادیث پر جان بوجھ کر پردہ ڈالنے کی کوشش تو نہیں؟ کیا یہ عدا بہتیمانِ حق کی سعی تو نہیں؟

امام ابن عبد البر الماکی سے، حدیث کی تکمیل

اب ملاحظہ ہو حدیث زیر بحث کا مکمل مضمون، اور وہ اسناد جس کے ساتھ امام ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد بن عبد البر الماکی نے اسے ”الْاِسْتِيعَاب“ میں روایت کیا ہے۔ چنانچہ امام موصوف فرماتے ہیں:

”أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ قَاسِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
مَعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ
الضُّوْفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنْ
ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي حُكَيْمَةُ بِنْتُ أُمِّمَةَ، عَنْ
أُمِّمَةَ أُمِّهَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يَبُولُ فِي قَدَحٍ مِنْ عِيدَانٍ، وَيُوضَعُ تَحْتَ سِرِّيْرِهِ -
فَبَالَ فِيهِ لَيْلَةً، فَوُضِعَ تَحْتَ سِرِّيْرِهِ - فَجَاءَ فَرَادَى الْقَدَحِ
لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ - فَقَالَ لِمَرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بَرَكَةُ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا، كَانَتْ تَخْلِمُ لَأُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا جَاءَتْ مَعَهَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، الْبَوْلُ الَّذِي
كَانَ فِي هَذَا الْقَدَحِ مَا فَعَلَ؟ فَقَالَتْ سِرِّيْرَتُهُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ“ (١)

”ہم سے احمد بن قاسم نے بیان کیا، انہوں نے کہا
ہم سے محمد بن معاویہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے

(١) ”الاستيعاب في معرفة الاصحاب“: ابن عبد البر ”كتاب النساء وكنائهن،

باب الباء السوعدة، بركة بنت ثعلبة“ بہامش ”الاصابة“ (٢٥١/٣)، طبع

مطبعة السعادة، بجوار محافظة مصر.

احمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن مَعِیْن نے بیان کیا، انہوں نے ابن جُرَیج سے روایت کیا، انہوں نے کہا مجھے حکیمہ بنت اُمَیْمَہ نے بتایا، وہ اپنی ماں اُمَیْمَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ :

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لکڑی کے ایک پیالے میں پیشاب فرمایا کرتے تھے، اور وہ پیالہ حضور کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا تھا۔ تو ایک رات کو آپ نے اس میں پیشاب فرمایا، تو اسے حضور کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا گیا۔ حضور پھر تشریف لائے تو اچانک، پیالہ میں کچھ بھی نہ تھا۔ تو آپ نے ایک عورت سے فرمایا جسے ”ہَرْکَہ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، جو اُمّ حَنِیْئَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں خادمہ تھیں، جو سرزمین حبشہ سے ان کے ہمراہ آئی ہوئی تھیں، کہ اس پیالے میں جو پیشاب تھا، کہاں گیا؟ خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں نے اسے پی لیا ہے۔“

دیکھ لیجئے! اس اسناد میں بھی ”ابو مالک نخعی“ موجود نہیں ہے۔ اور

حدیث میں صحابیہ کے نول مبارک کے پینے کا قصہ بھی موجود ہے۔ اور اس

حدیث کے جملہ راوی ائمہ ثقات ہیں، کوئی راوی ضعیف یا معمولی شخصیت نہیں، چنانچہ :

پہلے راوی محدث احمد بن قاسم، عبد صالح، اور حافظ المغرب و مسند الأندلس، امام ابن عبد البر المالکی کے بکبار شیوخ میں سے ہیں۔ (۱)

دوسرے محمد بن معاویہ محدث الأندلس، اور ثقات اثبات میں سے ہیں۔ (۲)

تیسرے راوی احمد بن حسن بن عبد الجبار الصوفی مسند بغداد (۳) اور ثقات محدثین میں سے ہیں۔ (۴)

اور یحییٰ بن معین، حجاج بن محمد، اور ابن جریج أشهر المشاہیر ائمہ محدثین، اور حجاج رستہ کے مرکزی راویوں میں سے ہیں۔ اور محکمہ، وأئیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ثقہ و محجّت ہونے کا تذکرہ پیچھے مفصل گزر

(۱) "العبر فی خبر من غیر" : الذہبی "سنة ۵۳۹۵، والقاہرنی" (۱۸۷۲)، طبع، دارالکتب العلمیۃ، بیروت.

(۲) "العبر فی خبر من غیر" : الذہبی "سنة ۵۳۵۸، وفيہا محدث الاندلس" الخ (۱۰۲/۲)، طبع دارالکتب العلمیۃ، بیروت.

(۳) "تذکرۃ الحفاظ" : الذہبی "الطبقة العاشرة، رقم: ۷۰۹، ۵۵/۱۰ عبدان مرفیہا مات فقیہ العراق..... ومسند بغداد ابو عبد اللہ احمد بن الحسن" الخ (۲۸۹/۲)، دار احیاء التراث العربی، بیروت.

(۴) "شذرات الذهب فی اخبار من ذهب" : ابن العماد "سنة ۵۳۰۶، وفيہا توفي احمد بن الحسن" الخ (۲۳۷/۲)، طبع دار الفکر للطباعة والنشر، بیروت.

پکا ہے۔

مزید ملاحظہ فرمائیے!

امام مناوی و امام بیہقی سے، نیز نصف در جن کبار
حفاظ محدثین کی سندوں سے، حدیث کی تکمیل

امام جلال الدین السیوطی نے بھی ابو داؤد، نسائی، نیز حاکم کے
حوالے سے اسی حدیث اُمینہ بنت رقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مختصراً نقل
کیا، اور اس پر ”صحیح الإسناد“ ہونے کی رمز ”صَحَّ“ ثبت فرمائی۔ چنانچہ
فرماتے ہیں:

”كَانَ لَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ تَحْتَ سِرْبِهِ، يَبُولُ فِيهِ بِاللَّيْلِ
(د ن ك) عَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا (صَحَّ)۔“ (۱)

”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے یہاں
ایک لکڑی کا پیالا تھا، جو حضور کی چارپائی کے نیچے ہوتا تھا،
آپ رات کے وقت اس میں پیشاب فرمایا کرتے تھے۔
(ابو داؤد، نسائی، حاکم) اُمینہ بنت رقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۱) ”الجامع الصغير من احاديث البشير والنذير“: السيوطي ”حرف الكاف،

باب كان“ (۱۱۱/۲)، طبع المكتبة الاسلامية، سمندري۔

سے (صَحِيح)۔“

اس کی شرح کرتے ہوئے امام محدث عبد الرؤوف المناوی فرماتے

ہیں :

”كَيْسٌ فِيهِ بِاللَّيْلِ تَمَامُهُ، كَمَا عِنْدَ الطَّبْرَانِيِّ،
يَسْنِدُهُ قَالَ الْهَيْثَمِيُّ رَجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ: فَقَامَ
وَوَطَّلَبَهُ فَلَمْ يَجِدْهُ“ (۱)

”اس حدیث کا باقی ماندہ حصہ، جیسا کہ طبرانی
کے یہاں ہے، ایسی سند کے ساتھ کہ جس کے راوی
امام ہیثمی کے ارشاد کے مطابق رجال صحیح ہیں، یہ ہے :
تو آپ اٹھے اور پیالے کو طلب فرمایا۔“

اس کے بعد امام مناوی نے پوری حدیث نقل فرمائی، جس میں
صحابیہ کے پیشاب مبارک نبوی کو پینے کا واقعہ موجود ہے۔ احادیث طبرانی
پر اعتراضات کے جواب میں اسے تفصیل سے ہم بھی نقل کر آئے ہیں۔

امام مناوی کی تصریح کے مطابق بھی یہ ثابت ہوا کہ ”حدیث
”امیرہ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اندر پیشاب مبارک کے پینے کا واقعہ بلاشبہ
موجود ہے۔ لیکن ابو داؤد، نسائی اور حاکم نے پوری حدیث بیان نہیں کی۔

(۱) ”قیض التذیر شرح الجامع الصغیر“ : المناوی ”حرف الکاف، باب کان“
(۱۷۷/۵)، طبع دارالمعرفة للطباعة والنشر، بیروت.

انہوں نے محمدؐ شین کی عادت کے مطابق باب و مقام کی مناسبت سے صرف حدیث کے ابتدائی حصے پر اکتفاء کرتے ہوئے اسے مختصر ابیان کر دیا۔ جبکہ دیگر حفاظِ محدثین مثل ابن عبد البرؒ، طبرانیؒ، بیہقیؒ (۱)، ابو نعیمؒ (۲)، ابن مندہؒ (۳)، نیز محدث عبد الرزاقؒ (۴) وغیرہم نے مناسب جگہوں پہ، اسے ثقہ راویوں اور قوی اسانید کے ساتھ پورا بھی بیان کر دیا ہوا ہے۔ اور ان کے یہاں اس حدیث میں پیشابِ مبارک کے پینے کا واقعہ بھی موجود ہے۔

فَانْظُرْ إِلَى آثَارِ رَحْمَةِ اللَّهِ - وَلِلَّهِ الْحَمْدُ عَلَى نَوَالِهِ -

دیدہ کور کو کیا آئے نظر؟ کیا دیکھے؟

اب اگر ان جلیل و کثیر و روشن شواہد سے کوئی آنکھیں ہی بند

- (۱) "ابن عبد البر، طبرانی و بیہقی" کی قوی سندوں کے ساتھ امیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مکمل حدیث مع حوالہ جات پیچھے گزر چکی ہے۔
- (۲) "اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ": عزالدین ابن الاثیر الجزری "کتاب النساء، حرف الهمزة، امیمہ بنت رقیقہ" (۲۰۳/۵)، طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

(۳) ایضاً

- (۴) "تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر": العسقلانی "کتاب الطہارۃ، باب بیان النجاسات والماء النجس، حدیث: ۲۱" (۲۱/۱)، طبع المكتبة الاثریة، سانگلہ ہل۔

و "نیل الاوطار شرح منقذی الاخبار": الشوکانی "کتاب الطہارۃ، ابواب المیاء، باب البول فی الاوانی للحاجة، حدیث: ۱" (۱۰۶/۱)، طبع دار الجیل، بیروت۔

کر لے، اور یہی کہتا رہے کہ اس حدیثِ مبارک میں پیشابِ مبارک کے
 پینے کا ذکر فلاں، فلاں، اور فلاں کتاب میں نہیں ہے، تو اس کا علاج
 ہمارے پاس کیا ہو سکتا ہے؟ ہم تو اس کے حق میں دعائے خیر ہی کر سکتے
 ہیں، اور نس۔ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ تَعَالٰی وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ۔
 صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّم۔

”مستدرک حاکم“ کی حدیثوں پر جرح، اور اس کا جواب

”حدیث اُمّ ایمن“ کی روایت حاکم پر تنقید

حاکم کی ”حدیث اُمّ ایمن“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت پر تنقید کرتے ہوئے ناقد صاحب رقمطراز ہیں :

حاکم میں یہ روایت موجود ہے جس میں پیشاب کے پینے کا ذکر بھی موجود ہے لیکن اس سند میں وہ ہی مخدوش اور ضعیف راوی ابو مالک تھی موجود ہے۔
(مستدرک حاکم۔ جلد ۴ صفحہ ۶۳)

ایک اور اعتراض، جس تک
چالاک ناقد کی رسائی نہ ہو سکی

جناب ناقد نے اس روایت پہ بہت تھوڑی تنقید فرمائی۔ حالانکہ امام طبرانی (۱)، و حاکم (۲) کے یہاں اسے ”اُمّ ایمن“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۱) ”المعجم الكبير“: الطبرانی ”مسند النساء، ام ایمن، ما اسندت ام ایمن، حدیث: ۲۳۰“ (۸۹/۲۵)، طبع مکتبة ابن تیمیة، القاهرة.

(۲) ”الصحيح المستدرک علی الصحيحین“: الحاکم ”کتاب معرفة الصحابة، ذکر ام ایمن، شرب ام ایمن بول النبی ﷺ واثره“ (۶۳/۲)، طبع دار الکتاب العربی، بیروت.

سے روایت کرنے والا شخص ”نَبِيحُ الْعَنْزِي“ الْكُوفِيُّ“ ہے۔ جس کے بارے میں حفاظِ محدثین کا مقولہ مشہور ہے کہ ”نَبِيحٌ كَمْ يَلْحَقُ أُمَّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا“ (۱) یعنی ”نبیح کی، اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملاقات نہیں ہوئی۔“ لہذا اعتراض ”نیک نہ شد، دو شد“ کا مصداق ہو گیا۔ اگر ناقد صاحب یہ اعتراض بھی کر دیتے تو ان کی تنقید دوبالا ہو جاتی۔ بہر حال جواب درج ذیل ہے۔

جواب

ایک سند کے ضعف سے حدیث دیگر
اسانید کے اعتبار سے ضعیف نہیں ہو جاتی

امام حاکم (وطبرانی) کی اس سند میں ”ابو مالک ثعلبی“ کے وجود اور ”نَبِيحُ الْعَنْزِي“ و ”أُمُّ أَيْمَنَ“ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کے درمیان پائے جانے والے انقطاع کی وجہ سے ”حدیثِ اُمّ اَیْمَنَ“ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، مُطْلَقاً کیسے ضعیف ہو گئی؟ جبکہ امام دار قطنی وغیرہ کبارِ محدثین کے ارشادات سے ثابت ہے کہ اس کی اور بھی سندیں موجود ہیں، جن میں نہ تو ”ابو مالک ثعلبی“ ہے اور نہ کہیں انقطاع، جن کی بناء پر انہوں نے اسے ”صحیح“ فرمایا ہے۔ اس کا

(۱) ”تلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر“: العسقلانی ”کتاب الطہارۃ، باب النجاسات والماء النجس، حدیث: ۶۰“ (۳۱/۱)، طبع المکتبۃ الاثریۃ، سانگلہ محل۔

تفصیلی جواب طبرانی کی ”حدیث اُمّ اَیْمُن“ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت پر تنقید کے جواب میں گزر چکا ہے۔ وہاں پر ملاحظہ فرمایا جائے!

امام ذہبی کا سُکُوت معنی خیز امر ہے

تاہم یہاں ایک بات مزید قابلِ توجّہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جس طرح حاکم کا تصحیح احادیث میں تساہل مشہور ہے، اسی طرح امام ذہبی کی تصعیف احادیث میں تشدید بھی معروف ہے۔ بایں ہمہ حاکم کی سند میں جرح کے دو عدد مواقع پا کر، پھر بھی ذہبی کا اعتراض اٹھانے اور جرح فرمانے سے پرہیز کرنا اور خاموشی سے آگے چلے جانا (۱)، ضرور معنی خیز امر ہے۔

ہمارے خیال میں اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ امام ذہبی نے ”حدیث اُمّ اَیْمُن“ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہما کی کثرتِ اُسانید، اور بعض اُسانید کے صحیح ہونے کی بناء پر حاکم کی سند پر جرح کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی، اور اس پر سُکُوت فرمایا۔ ورنہ حسبِ عادت ضرور جرح فرماتے۔ تاہم اس سُکُوت کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ”حدیث اُمّ اَیْمُن“ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہما فضائلِ نبوی میں سے ایک فضیلت پر مشتمل ہے، اور بابِ فضائل

(۱) ”تلخیص الصحیح المستدرک علی الصحیحین للحاکم“: الذہبی، بذیل

المستدرک ”کتاب معرفة الصحابة، ذکر ام ایمن“ (۱۳/۲)، طبع

دار الکتاب العربی، بیروت۔

میں ایسی سند سے مروی حدیث بھی مقبول ہوتی ہے۔ اس لئے انہوں نے اس پہ جرح کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

روایت حاکم پر مزید تنقید

اس کے بعد صاحب تنقید مزید فرماتے ہیں :

امام حاکم اس روایت کو اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ بھی لائے ہیں لیکن وہاں پیشاب کے پینے کے الفاظ موجود نہیں بلکہ صرف رات کو آپ کے پیشاب کرنے کا ذکر موجود ہے۔ امام حاکم اور امام ذہبی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ (مستدرک حاکم۔ جلد اول۔ صفحہ ۹۹)

جواب

اس پر ہماری گزارشات یہ ہیں :

۱. حدیث نبوی میں تحریف و تلبیس

جس روایت کو امام حاکم نے ”مستدرک“ ج ۴ میں بیان کیا ہے، وہ حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے (۱)، اور جسے

(۱) ”الصحيح المستدرک علی الصحيحین“: الحاکم ”کتاب معرفة الصحابة، ذکر ام ایمن، شرب ام ایمن بول النبی ﷺ و اثره“ (۱۳/۲)، طبع

”مُسْتَدْرَك“ ج ۱ میں لائے ہیں، وہ حضرت اُمَیْمَہ بنت رُقَیْقَہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے (۱)۔ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ حدیثیں ہیں۔ اب تنقید بالا کے ابتدائی جملے پہ ذرا غور فرمائیے! تو صاف واضح ہے کہ جناب ناقد نے ان دو مختلف حدیثوں کو خلطِ مبحث کر کے ایک بنا دیا ہوا ہے۔ فَإِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ احادیثِ نبویہ میں یہ تحریف و تلمیس مدعیانِ علم و تحقیق کو، آیا زیب دیتی ہے؟

۲. بے جا تنقید

امام سیوطی نے امام حاکم کے حوالے سے صرف ”حدیث اُمّ ایمن“ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہا کو نقل کیا تھا۔ اس پر ناقد کی جرح، اور اس کا جواب آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ امام سیوطی نے ”حدیث اُمَیْمَہ“ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہا کو حاکم کے حوالے سے نقل ہی نہیں کیا تھا۔ تو ناقد کی طرف سے اس میں ”پیشابِ مبارک پینے کا ذکر“ نہ ہونے کی شکایت کرنا بالکل بے جا، اور محض بے معنی ہے۔

۳. حاکم کے اختصار کی، اکابرِ محدثین نے تکمیل کر دی ہوئی ہے

امام حاکم نے محدثین کی عادت کے مطابق یہاں ”برتن میں

(۱) ”الصحيح المستدرک علی الصحیحین“: الحاکم ”کتاب الطہارۃ، البول

فی القدح باللیل“ (۱/۶۷)، طبع دارالکتاب العربی، بیروت

پیشاب کرنے کے باب“ میں باب و مقام کی مناسبت سے ”حدیث اُمینہ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مختصر کر کے بیان کیا ہے۔ اور باقی ماندہ حصے کو طبرانی وغیرہ اکابرِ محدثین نے نقل کر کے، اسے پورا بھی بیان کر دیا ہوا ہے، جس میں پیشابِ مبارک کو پینے کا ذکر بھی موجود ہے۔

الغرض پوری حدیث کو ذرا آنکھیں کھول کر ملاحظہ فرمائیے! تو اس میں ”پیشابِ مبارک کو پینے کا ذکر“ ماہِ نیم ماہ و روزِ نیم روز سے بڑھ کر روشن موجود ہے۔ اسے حدیثِ ذاتی نہیں کہتے کہ طویل حدیث کے ایک ٹکڑے کو دیکھ کر تنقید کا بھوت سر پر سوار ہو جائے۔ بلکہ حُجْل کے ساتھ ذرا محنت کر کے حدیث کے تمام ضروری اطراف کا تتبع، پھر ان میں تدبر و تفکر کرنے کے بعد لبِ کشائی کرنا چاہئے۔

۴. ایک فروگزاشت پر تنبیہ

ناقد نے ”مُسْنَدُ رُك“ ج ۱ کا صفحہ غلط لکھا ہے۔ رات کو برتن میں پیشاب کرنے کی حدیث ص ۹۹ پہ نہیں ہے، بلکہ ص : ۱۶۷ پہ ہے۔ ناقد صاحب اسے درست کر لیں!

وَاللّٰهُ تَعَالٰی وَرَّسُوْلُهُ اَعْلَمُ۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

نتیجہ تنقید

آخر میں ساری تنقید کا خلاصہ نتیجہ بیان کرتے ہوئے ناقد صاحب لکھتے ہیں :

لہذا صحیح صورت جو سامنے آئی وہ یہ ہے کہ صحیح روایات میں آپ کے رات کے وقت پیشاب کرنے کا ذکر تو صحیح ہے لیکن اسے پینے کا ذکر صحیح نہیں۔

خلاصہ جواب

اس کے جواب میں ہماری گزارش یہ ہے :

وہابی محقق کی واضح غلط بیانی

یہ ناقد کی واضح غلط بیانی، مغالطہ آفرینی اور کھلا جھوٹ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ”مُعْجَمُ کَبِيرِ طَبْرَانِي“ (۲۳/۲۰۵، ۲۰۶)، ”سُنَنِ يَهْيَقِي“ (۶/۶۷) اور ”الْإِسْتِيعَابُ“ (بہار میں الإصَابَة: ۳/۲۵۱) میں نہایت قوی سندوں اور ثقہ راویوں کے ساتھ ”حدیث اُمینہ“ موجود ہے۔ جس میں پیشابِ مبارک کے پینے کا ذکر بھی بالکل صحیح و موجود ہے۔ نیز اَجَلِيَّةُ مُحَمَّدِ شَيْن : دار قطنی، قاضی حیاض، نووی اور علی القاری وغیرہم

رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی نے بعض اُسانید صحیحہ کی بناء پر ”حدیث اُمّ اَیْمَن“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی صحیح فرمایا ہے۔ اس میں بھی ”پیشاب مبارک کو پینے کا ذکر“ صحیح وثابت ہے۔ دیکھئے! ”الْشِّفَاءُ“ (۴۱/۱)، ”شَرْحُ الْمُهَذَّبِ“ (۲۳۴/۱)، ”جَمْعُ الْوَسَائِلِ فِي شَرْحِ الشُّمَائِلِ“ (۳/۲)، اور ”الْمَوَاهِبُ اللَّدُنِيَّةُ مَعَ شَرْحِ الزُّرْقَانِي“ (۲۳۳/۴)، وغیرہا۔ اور اس کی مدلل تفصیل ہم اوراق گزشتہ میں بیان کر آئے ہیں۔

علاوہ انہیں حضرت اُمینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے ایک اور حدیث بھی اُسانید قویہ کے ساتھ متعدد محدثین کے یہاں موجود ہے۔ جس کا تفصیلی بیان بوجہ عدم ضرورت ہم نے نہیں کیا۔ اس میں بھی ”پیشاب مبارک کے پینے کا ذکر“ صحیح و صریح موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

وہابی ناقد کی آخری بات: حدیث
شَرِبَ الْبَوْلُ كَالْبَوْلِ الْخَمِيٍّ

خلاصہ نتیجہ بیان کرتے ہوئے صاحب ناقد نے آخری بات یہ لکھی

ہے کہ:

اس کی تمام قزوینہ داری ابوہامک حنفی پر عائد ہوتی

ہے جو ایک ضعیف انسان ہیں۔ لَٰذَا مَا عِنْدِي۔ واللہ اعلم بالصواب

محمد یعقوب قریشی
جامعۃ العلوم الاثریہ
جہلم



۱۶-۷-۹۲

یہ بھی سفید جھوٹ

ناقد کی یہ بات بھی غلط محض، اور سفید جھوٹ ہے۔

چنانچہ حضرت اُمیہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک حدیث متعدّد سندوں کے ساتھ ہم گزشتہ اوراق میں تفصیل سے بیان کر آئے ہیں۔ اس کی چند اور قوی اُسانید مزید ہمارے پاس محفوظ ہیں۔ اس کے علاوہ اُمیہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک اور حدیث بھی متعدّد قوی سندوں کے ساتھ موجود ہے۔ نیز ”حدیث اُمّ النّسّ“ رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی بعض قوی اُسانید کی بناء پر دار قطنی وغیرہ نے صحیح قرار دیا ہے۔ ان سب میں ”پیشاب مبارک کے پینے کا ذکر“ دوپہر کے سورج کی طرح روشن موجود ہے۔ اور ان کی پون درجن سندوں میں ”ابو مالک کھٹی“ کا کہیں نام و نشان تک نہیں پایا جاتا۔

تو ان حالات میں ”پیشاب مبارک کے پینے کے واقعہ“ کی تمام تر ذمہ داری بے چارے ”ابو مالک کھٹی“ پر ڈال دینا کیونکر درست ہو سکتا ہے؟ بہر حال یہ ناقد صاحب کی فاش غلطی، اور صریح کذب بیانی ہے۔ حَفِظْنَا

اللَّهُ تَعَالَى مِنْهُ، وَهَدَانَا وَإِيَّاهُ إِلَى سَوَاءِ السَّبِيلِ۔

صحیح صورِ جمال

لہذا در حقیقت صحیح صورت جو سامنے آئی وہ یہ ہے کہ صحیح و قوی روایات میں آپ ﷺ کے رات کے وقت پیشاب فرمانے کا ذکر بھی صحیح ہے، اور صحابیات کے اسے پینے کا ذکر بھی صحیح ہے۔ اور فضائل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خواہ مخواہ تعصب کے سلوک، حق پوشی، مغالطہ آفرینی، خلطِ منہ، اور صریح کذب بیانی نیز محض بے جا اور لالچینی تنقید کی تمام تر ذمہ داری جنابِ ناقد پر عائد ہوتی ہے، جو اپنے اوصاف مذکورہ کی بناء پر ”ابوالک نغی“ سے کہیں زیادہ ضعیف و مخدوش انسان ہیں۔

فَقَطْ۔ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ، وَرَسُولُهُ

الْحَبِيبُ الْأَكْرَمُ۔ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

ترہ



محمد (مرور) (الفاوری)
عَفَا عَنْهُ رَبُّهُ الْعَبْدُ الْقَوِيُّ
دارالافتاء

الجامعة القادرية العالمية

خانقاہ نیک آباد، مہجرات

۲۷ صفر المظفر ۱۴۱۳ھ

(مراجع وماخذ)

اسماء كتب ومصنفين

١. الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان.

تصنيف: ابو حاتم محمد بن حبان، البستي، المتوفى

٣٥٤هـ

ترتيب: الامير علاء الدين، ابو الحسن علي بن بلبان

الفارسي، المصري، المتوفى ٧٣٩هـ

٢. الاستيعاب في معرفة الاصحاب.

ابو عمر، يوسف بن عبدالله بن عبد البر، النمرى،

القرطبي، المتوفى ٤٦٣هـ

٣. اسد الغابة في معرفة الصحابة.

ابو الحسن، عز الدين، علي بن محمد، ابن الاثير، الجزري،

المتوفى ٦٣٠هـ

٤. البداية والنهاية.

ابو الفداء، اسماعيل بن عمر بن كثير، الدمشقي، المتوفى

٧٧٤هـ

٥. تاريخ بغداد.

ابو بكر، احمد بن علي، الخطيب البغدادي، المتوفى

٥٤٦٣

٦. تذكرة الحفاظ.

ابو عبد الله، شمس الدين، محمد الذهبي، المتوفى

٥٧٤٨

٧. التعليق على شرح السنة للبغوي.

٨. التعليقات السلفية على سنن النسائي.

محمد عطاء الله، حنيف، بهوجياني، لاهوري، المتوفى....

٩. تقريب التهذيب.

ابو الفضل، احمد بن علي بن حجر، العسقلاني، المتوفى

٥٨٥٤

١٠. تلخيص الحبير في تخريج احاديث الرافي الكبير.

ابو الفضل، احمد بن علي بن حجر، العسقلاني، المتوفى

٥٨٥٤

١١. تلخيص الصحيح المستدرك على الصحيحين.

ابو عبد الله، شمس الدين، محمد، الذهبي، المتوفى

٥٧٤٨

١٢. تنقيح الزواة في تخريج احاديث المشكوة.

ابو الوزير، احمد حسن، المحدث الدهلوي، المتوفى

٥١٣٣٨

١٣. تنقيدي فتوى.

محمد يعقوب قرشي، مفتي جامعه اثريه جهلم
١٤. تهذيب التهذيب.

ابو الفضل، احمد بن علي بن حجر، العقلائي، المتوفى

٥٨٥٤

١٥. الجامع الصغير من احاديث البشير والنذير.

جلال الدين، عبدالرحمن بن ابي بكر، السيوطي، المتوفى

٥٩١١

١٦. جمع الوسائل في شرح الشمائل.

علي بن سلطان محمد القاري، الهروي، المكي، المتوفى

٥١٠٤

١٧. الخصائص الكبرى.

جلال الدين، عبدالرحمن بن ابي بكر، السيوطي، المتوفى

٥٩١١

١٨. خلاصة تذهيب تهذيب الكمال في اسماء الرجال.

صفي الدين، احمد بن عبدالله الخزرجي، الانصاري،

المتوفى بعد ٩٢٣هـ

١٩. زهر الربى في شرح المجتبى من سنن النسائي.

جلال الدين، عبدالرحمن بن ابي بكر، السيوطي، المتوفى

٥٩١١

٢٠. السنن.

ابو داود، سليمان بن الاشعث، السجستاني، المتوفى

٥٢٧٥

٢١. السنن الكبرى.

ابوبكر، احمد بن الحسين، البيهقي، المتوفى ٤٥٨هـ

٢٢. شذرات الذهب في اخبار من ذهب.

ابوالفلاح، عبدالحى بن عماد، الحنبلى، المتوفى

٥١٠٨٩

٢٣. شرح السنة.

محيى السنة، ابو محمد، الحسين بن مسعود بن القراء،

البغوى، المتوفى ٥١٦هـ

٢٤. شرح الشفاء.

على بن سلطان محمد القارى، الهروى، المكى، المتوفى

٥١٠١٤

٢٥. شرح المهذب.

محيى الدين، ابو زكريا، يحيى بن شرف، النواوى، المتوفى

٥٦٧٦

٢٦. الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ.

ابوالفضل، عياض بن موسى، البهصى، الاندلسى،

المتوفى ٥٤٤هـ

٢٧. صحيح الجامع الصغير وزيادته الفتح الكبير.

محمد ناصر الدين، الالبانى، لبنان/بيروت

٢٨. صحيح سنن ابى داود.

محمد ناصر الدين، الالباني، لبنان/بيروت

٢٩. صحيح سنن النسائي.

محمد ناصر الدين، الالباني، لبنان/بيروت

٣٠. الصحيح المستدرک علی الصحيحين.

ابو عبد الله، محمد بن عبد الله، الحاكم، النيسابوري،

المتوفى ٤٠٥هـ

٣١. العبر في خبر من غير.

ابو عبد الله، شمس الدين، محمد، الذهبي، المتوفى

٧٤٨هـ

٣٢. فيض القدير شرح الجامع الصغير.

محمد عبد الرؤف، المناوي، المتوفى ١٠٣١هـ

٣٣. كتاب الثقات.

ابو حاتم، محمد بن حبان، البستي، المتوفى ٣٥٤هـ

٣٤. المجتبى من السنن.

ابو عبد الرحمن، احمد بن شعيب بن علي، النسائي،

المتوفى ٣٠٣هـ

٣٥. مجمع الزوائد ومنيع الفوائد.

نور الدين، ابو الحسن، علي بن ابي بكر، الهيثمي، المتوفى

٨٠٧هـ

٣٦. مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح.

علي بن سلطان محمد، القاري، الهيرزي، المكي، المتوفى

٥١٠١٤

٣٧. المعجم الكبير.

ابوالقاسم، سليمان بن أحمد بن أيوب، اللخمي،

الطبراني، المتوفى ٣٦٠هـ

٣٨. موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان.

نور الدين، ابوالحسن، علي بن أبي بكر، الهيثمي، المتوفى

٥٨٠٧

٣٩. المواهب اللدنية بالمنح المحمدية.

أحمد بن محمد بن أبي بكر، الخطيب القسطلاني،

المتوفى ٩٢٣هـ

٤٠. نشر الطيب في ذكر النسي الحبيب.

أشرف علي التهانوي، المتوفى ١٣٦٢هـ

٤١. نيل الاوطار شرح منتقى الاخبار.

القاضي، محمد بن علي بن محمد، الشوكاني، المتوفى

٥١٢٥٥

احادیث شرب بول مبارک نبوی

جزء

فی

لِحَادِثِ شَرْبِ الْبَوْلِ النَّبَوِيِّ

تألیف،

شیخ الحدیث و تفسیر مفتی محمد اشرف القاری
ع کلامہ مولانا

مکتبہ قادریہ عالمیہ نیک آباد گجرات
(پاکستان)

ابتدائیہ

بِسْمِ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. وَأَرْكَى الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى سَيِّدِنَا
وَسَيِّدِ الْأَنْبَاءِ رَسُولِهِ الْحَبِيبِ الْكَرِيمِ الْعَظِيمِ. لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ
أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ.
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ، وَأَصْحَابِهِ الطَّاهِرِينَ، وَمَنْ يَتَّبِعُهُمْ
بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمٍ عَظِيمٍ.

اَمَّا بَعْدُ یہ ”جزء“ بندہ گنہ گار کی طرف سے اربابِ محبت کی
خدمت میں ایک خوبصورت تحفہ ہے۔ صحابہ کرام کی طرف سے والہانہ
تعظیم و محبت نبوی کے اظہار کے تعلق سے، اس حسین و جمیل گلہ سے کو
میں نے گلستانِ احادیثِ نبویہ سے جمع و مرتب کیا۔ اس کی احادیث کی
تخریج و روایت اور تصحیح و توثیق مشہور و مستند اور متعدد اول کتبِ حدیث میں،
اکابر ائمہ و حفاظِ محدثین نے فرمائی۔

● اس ”جزء“ میں اُنہی احادیث ہیں۔ پہلی سترہ حدیثوں میں صراحۃً
فرمایا گیا کہ تین خوش نصیب صحابہ خواتین نے بول مبارک نبوی کو نوش
فرمایا۔ جس پر اُنہیں بارگاہِ نبوی سے، امراض سے شفا یابی اور جہنم سے

آزادی کے پروانے ملے۔ ان مقدس خواتین کے اُسماء گرامی یہ ہیں: (۱) **مِلّی امّ اَیْمَن بَرکَت** (۲) **مِلّی امّ یوسف بَرکَت** (۳) **مِلّی امّ بَرہ رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ**۔ حدیث: ۱۸ میں سیدنا انس بن مالک رَضِی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر میں ایک کنوئیں کا ذکر ہے۔ جس میں حضور جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پیشاب مبارک فرمایا۔ جس کی بَرکَت سے کنوئیں کا پانی نہایت ہی خنک و شیریں و خوش گوار ہو جانے میں مشہور ہوا۔ حضرت انس رَضِی اللہ تعالیٰ عنہ اس کنوئیں کا پانی حضرات صحابہ کرام رَضِی اللہ تعالیٰ عنہم کو پلایا کرتے تھے۔ حدیث: ۱۹ میں تین عظیم الشان مُعْجَزَاتِ نبویہ کا بیان ہے۔ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رَضِی اللہ تعالیٰ عنہما نے کتنے اشتیاق سے بغرض تبرک، بول و براز مبارک نبوی کو تناول فرمانے کی آرزو فرمائی؟

● ہم نے ان احادیث کو حتی الامکان ان کے مُخَرَّجین اکابر ائمہ محدثین کی روایت سے انکی سندوں کے ساتھ نقل کیا ہے۔ البتہ حدیث: ۱۹، ۹ کو بلا سند بیان کرنے پر اکتفا کیا۔ کیونکہ ان کی سندیں دستیاب نہ ہو سکیں۔

● فنی لحاظ سے یہ احادیث بفضلہ تعالیٰ صحیح و حسن کے درجے کی ہیں۔ مگر جن کی سند میں ”ابو مالک نخعی“ ضعیف راوی پایا جاتا ہے، وہ فی نفسہ اگرچہ

ضعیف ہیں، لیکن اصولاً ان کا ضعف مبہر نہیں۔ اولاً اس لیے کہ وہ دیگر صحیح و قوی اسانید سے بھی مروی ہیں، جن میں ابوالکلیٰ نعمانی نہیں پایا جاتا۔ ثانیاً اس لئے کہ انکی تائید و تقویت دوسری صحیح و قوی احادیث سے بھی ہو رہی ہے۔ ثواب ضعف کہاں رہ گیا؟ اور حدیث: ۹۱ کی اسناد دستیاب نہیں ہو سکی۔ لیکن چونکہ اس کی تخریج دروایت خطیب بغدادی جیسے عظیم محدث نے کی، پھر امام جلال الدین سیوطی نے اسے خصائص نبویہ میں نقل کیا، اور اس نے استدلال بھی کیا، لہذا اس حدیث کے بارے میں حسن ظن ہی مناسب ہے۔ تاہم جب تک اسناد سامنے نہ ہو و ثوق کے ساتھ اس پر کوئی حکم نہیں لگایا جاسکتا۔

- ہر حدیث کے نیچے حاشیہ میں اس کتاب کا مکمل و تفصیلی حوالہ بھی تحریر کر دیا ہے، جس سے ہم نے حدیث کو نقل کیا۔
- ہر حدیث کے بعد اس کا سلیس و با محاورہ اردو ترجمہ بھی لکھ دیا ہے۔ تاکہ اردو خوان طبقہ بھی اس سے مستفید ہو سکے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قلوب اہل ایمان میں، اپنے حبیب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و محبت میں از یاد و ترقی، اور منکرین کے لئے ہدایت کا باعث بنائے! آمین! و ماتوفیقی الا باللہ۔
 علیہ توکلت والہ انیب۔ و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا احمد النبی الامی
 و علی آلہ وصحبہ وسلم۔

حدیث

﴿۱﴾

امام، حافظ، ابو القاسم، سلیمان بن احمد، الطبرانی نے فرمایا:
 ”حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ الْحَدَّاءُ الرَّقِّيُّ، ثنا
 حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ حَدَّثَنِي
 حُكَيْمَةُ بِنْتُ أُمِّمَةَ بِنْتُ رُقَيْقَةَ، [عَنْ أُمِّهَا رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهُ] قَالَتْ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 يُولُ فِي قَدَحٍ عِيدَانِ، ثُمَّ يَرْفَعُ تَحْتَ سَرِيرِهِ۔ فَبَالَ
 فِيهِ۔ ثُمَّ جَاءَ فَأَرَادَهُ، فَإِذَا الْقَدَحُ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ۔ فَقَالَ
 لِامْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بَرَكَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا، كَانَتْ
 تَخْدُمُ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، جَاءَتْ بِهَا
 مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، أَيْنَ الْبَوْلُ الَّذِي كَانَ فِي
 الْقَدَحِ؟ قَالَتْ شَرِبْتُهُ۔ فَقَالَ لَقَدْ اخْتَضَرْتَ مِنَ النَّارِ
 بِحِظَارٍ! “ (۱)

”ہم سے احمد بن زید، الحداء، الرقی نے حدیث

(۱) ”المعجم الكبير“: الطبرانی ”النساء، من اسمه اميمة، اميمة بنت رقيقة بنت
 صيفي، حديث: ۴۷۷“ (۱۸۹/۲۳)، طبع مكتبة ابن تيمية، القاهرة.

یہاں کی، انہوں نے کہا ہم سے پہنچاؤں گے یہاں کیا،
 انہوں نے کہن قرین سے روایت کیا، انہوں نے کہا ہم
 سے نصیر احمد امیر، احمد زبیر نے یہاں کیا، انہوں نے
 اہل اہل و حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
 کیا، انہوں نے فرمایا کہ :

یہاں پاک سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رات کو
 نگری کے دیارے میں عرشاں فرماتے۔ پھر اسے آپ کی
 ہار پائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ ایک بار آپ نے اس میں
 عرشاں فرمایا۔ پھر حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 دوبارہ عرشاں اٹھ کر اس کا ارادہ کیا، تو دیارے میں
 کوئی چیز نہ تھی۔ ایک خاتون جن کو ستر سنی، عرضی اللہ
 تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، جو کہ فی فی اہم غریب رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا کی مقام تھیں، جن کو وہ سر زمین جہد سے لائی
 ہوئی تھیں، سے آپ نے فرمایا : وہ عرشاں جو دیارے
 میں تھا، کہاں ہے ؟ خاتون نے عرض کیا میں نے اسے
 لیا لیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا : تجھے تو نے ایک مضبوط
 ہند کے ساتھ جہنم سے اچھا کر لیا ہے۔ "

حدیث

﴿۲﴾

حافظ المغرب، امام، مجتہد، ابو عمر، یوسف بن عبد اللہ بن محمد عبد البر،
النمری، القرطبی فرماتے ہیں :

”اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ قَاسِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
مَعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَشَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ
الصُّوفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُعِينٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ،
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ اَخْبَرْتَنِي حُكَيْمَةُ بِنْتُ اُمِّمَةَ
عَنْ اُمِّمَةَ اُمِّهَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا :

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَقُولُ فِي قَدَحٍ مِنْ عَيْدَانٍ، وَيُوضَعُ تَحْتَ
سُرْبِرِهِ۔ فَبَالَ فِيهِ لَيْلَةٌ فَوُضِعَ تَحْتَ سُرْبِرِهِ۔ فَجَاءَ
فَإِذَا الْقَدَحُ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ۔ فَقَالَ لِمَرْأَةٍ يُقَالُ لَهَا
بَرَكَهٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا، كَانَتْ تَخْدُمُ لَامَ
حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، جَاءَتْ مَعَهَا مِنْ
أَرْضِ الْحَبَشَةِ، الْبَوْلُ الَّذِي كَانَ فِي هَذَا الْقَدَحِ مَا
فَعَلْتُ؟ فَقَالَتْ شَرِبْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! (۱)

”ہمیں احمد بن قاسم نے خبر دی، انہوں نے کہا ہمیں محمد بن معاویہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں احمد ابن الحسن بن عبد الجبار الصوفی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن مُعِیْن نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حجاج (بن محمد) نے بیان کیا، وہ ابن جُرُج سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ مجھے حکیمہ بنت اُمیہ نے خبر دی، وہ اپنی والدہ اُمیہ (بنت رقیقہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ :

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (شب کے وقت) ایک لکڑی کے پیالے میں پیشاب فرماتے تھے، اور اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ تو ایک شب آپ نے اس میں پیشاب فرمایا، پھر اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا گیا۔ بعد ازاں آپ تشریف لائے تو پیالے میں کوئی چیز نہ تھی۔ تو آپ نے ایک خاتون، جسے ”برکۃ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، جو

(۱) ”الاستیعاب فی معرفة الاصحاب“: ابن عبد البر ”کتاب النساء، وکناہن، باب الباء الموحدة، برکۃ بنت ثعلبۃ“ بہامش ”الاصابة“ (۴/۲۵۱)، طبع مکتبۃ المثنیٰ، بغداد.

کہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خادمہ تھیں،
 جو ان کے ہمراہ سرزمین حبشہ سے آئی ہوئی تھیں، سے
 فرمایا: اس پیالے میں جو پیشاب تھا کہاں ہے؟ انہوں
 نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
 وسلم! میں نے اسے پی لیا ہے۔“

حدیث

﴿۳﴾

امام، حافظ، ابو بکر، احمد بن حسین، البیہقی فرماتے ہیں :

”اَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ عُمرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ
عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، ثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ
ابْنِ حَامِدٍ الْعَطَّارُ، ثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ
عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يَحْيَى ابْنُ مُعِينٍ، عَنْ حَجَّاجٍ،
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ أَخْبَرْتَنِي حُكَيْمَةُ بِنْتُ
أُمَيَّةَ، عَنْ أُمَيَّةَ أُمِّهَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا:
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي قَدَحٍ مِنْ عَيْدَانِ، ثُمَّ وَضَعَ
تَحْتَ سِرِيرِهِ۔ فَبَالَ فَوَضَعَ تَحْتَ سِرِيرِهِ۔ فَجَاءَ
فَأَرَادَهُ، فِإِذَا الْقَدَحُ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ۔ فَقَالَ
لَا مَرَأَةَ يُقَالُ لَهَا بَرَكَهٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا،
كَانَتْ تَخْدُمُهُ لِأُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا، جَاءَتْ مَعَهَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، أَيْنَ
الْبَوْلُ الَّذِي كَانَ فِي هَذَا الْقَدَحِ؟ قَالَتْ شَرِبْتُهُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ! (۱)

”ابو نصر عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن قتادہ نے
ہمیں بتلایا، انہوں نے کہا ہمیں ابو الحسن محمد بن احمد بن
حامد الطار نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہمیں احمد
ابن الحسن بن عبدالجبار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہمیں
یحییٰ بن معین نے بیان کیا، وہ حجاج سے راوی، انہوں نے
ابن جریج سے روایت کیا، انہوں نے کہا مجھے حکمہ بنت
امیمہ نے خبر دی، انہوں نے اپنی والدہ حضرت امیمہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ :

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (بوقت
شب) ایک لکڑی کے پیالے میں پیشاب فرماتے تھے،
اسکے بعد اسے آپ کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔ ایک
مرتبہ آپ نے (اس میں) پیشاب فرمایا، اور اسے آپ کی
چارپائی کے نیچے رکھ دیا گیا۔ بعد ازاں سرکار تشریف

(۱) ”السنن الکبریٰ“: البیہقی ”کتاب النکاح، جماع ابواب ماخص بہ
رسول اللہ ﷺ دون غیرہ۔ باب ترکہ الإنکار علی من شرب بولہ ودمہ“
(۱۷/۷)، طبع مطبعة مجلس دائرة المعارف النظامية، حیدر آباد، دکن۔

لائے اور اس کا ارادہ فرمایا، تو پیالے میں کوئی چیز نہ تھی۔
 آپ نے ایک خاتون سے، جنہیں ”برکۃ“ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، جو حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا کی خادمہ تھیں، اور حضور کی خدمت کرتی تھیں، جو
 کہ انکے ہمراہ سرزمینِ حبشہ سے آئی ہوئی تھیں، فرمایا:
 اس پیالے میں جو پیشاب تھا کہاں ہے؟ بلی فی ”برکۃ“
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں نے اسے پی لیا ہے۔“

(۴۸)

مسند الیمن، امام، حافظ، ابو بکر، عبد الرزاق بن ہمام، الصنعانی نے
اپنی سند سے حدیث کی تخریج کرتے ہوئے فرمایا:

”عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ أَخْبَرْتُ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَبُولُ فِي قَدَحٍ عَيْنَانِ، ثُمَّ يُوَضِعُ تَحْتَ
سَرِيرِهِ۔ فَجَاءَ فَإِذَا الْقَدَحُ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ۔ فَقَالَ:
لَا مَرَأَةَ يُقَالُ لَهَا بَرَكَهٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا، كَانَتْ
تَخْدُمُ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، جَاءَتْ
مَعَهَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، أَيْنَ الْبَوْلُ الَّذِي كَانَ فِي
الْقَدَحِ؟ قَالَتْ شَرِبْتُهُ۔ قَالَ: صِحَّةٌ يَا أُمَّ يَوْسُفَ!
وَكَانَتْ تُكْنَى أُمَّ يَوْسُفَ۔ فَمَا مَرَضَتْ قَطُّ حَتَّى
كَانَتْ مَرَضَهَا الَّذِي مَا تَتْ فِيهِ۔“

قَالَ ابْنُ دَحْيَةَ: ”هَذِهِ قَضِيَّةٌ أُخْرَى غَيْرُ
قَضِيَّةِ أُمَّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا۔ وَبَرَكَهٌ أُمَّ
يَوْسُفَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا غَيْرُ بَرَكَهٍ أُمَّ أَيْمَنَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا۔“ (هَذَا لَفْظُ السِّيَاطِي)
وَقَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ: وَصَحَّحَ ابْنُ دُرَيْحَةَ أَنَّهُمَا
قُضِيََتَانِ وَقَعَتَا لِأَمْرَيْنِ، وَهُوَ وَاضِحٌ مِنَ الْخِلَافِ
السِّيَاقِ۔“ (۱)

”ابن جرّج سے روایت ہے کہتے ہیں مجھے خبر
دی گئی کہ :

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (شب
کے وقت) ایک لکڑی کے پیالے میں پیشاب کرتے
تھے، پھر اسے حضور کی چارپائی کے نیچے رکھ دیا جاتا۔
ایک بار سرکار تشریف لائے تو پیالے میں کچھ نہ تھا۔ تو
آپ نے ایک خاتون سے، جنہیں ”برکت“ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کہا جاتا تھا، جو کہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ

(۱) ”الاصابة في معرفة الصحابة“: العسقلاني ”كتاب النساء، حرف الباء
الموحدة، القسم الاول، ترجمة: ۱۶۵، بركة الحبشية“ (۲۵۰/۳)، طبع مكتبة
المثنى، بغداد.
و ”الخصائص الكبرى“: السيوطي ”باب الاستشفاء ببوله“ (۷۱/۱)،
طبع المكتبة النورية الرضوية، لائپلہور.
و ”تلخيص الحبير في تخريج احاديث الرافي الكبير“: العسقلاني ”باب
بيان النجاسات والماء النجس، حديث: ۲۰“ (۳۱/۱، ۳۲)، طبع المكتبة
الاثرية، سانگلہ محل۔

تعالیٰ عنہما کی خادمہ تھیں، اور ان کے ساتھ سر زمین
جسہ سے آئی ہوئی تھیں، فرمایا: پیشاب جو پیالے میں
تھا کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا میں نے اسے پی لیا
ہے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اے ام یوسف! رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تم ہمیشہ تندرست
رہو گی! فی ملی ”بُورِکَہ“ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کُنیت ”اُمّ
یوسف“ تھی۔ تو اس کے بعد یہ خاتون مرض الموت
تک کبھی بیمار نہ ہوئیں۔“

شیخ ابن دحیہ نے کہا: ”یہ اُمّ ایمن رَضِیَ اللہُ
تَعَالٰی عَنْہَا کے قصے سے علیحدہ قصہ ہے۔“ ”بُورِکَہ اُمّ
یوسف“ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور ہیں، اور ”بُورِکَہ اُمّ
ایمن“ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور ہیں۔“ (یہ سیوطی کے
الفاظ ہیں) اور حافظ ابن حجر نے کہا: ”ابن دحیہ نے صحیح
قرار دیا ہے کہ یہ (شرابِ نبولِ مبارک کے) دو الگ الگ
واقعے ہیں، جو کہ دو عورتوں کو پیش آئے۔ اور الفاظ کے
مختلف ہونے سے یہ بات واضح ہے۔“

میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس قسم کا ایک تیسرا واقعہ بھی صحت

کے ساتھ مروی ہے، جو کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ حضرت ”برّہ“ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے متعلق ہے۔ اسکی حدیث آگے آرہی ہے۔ تو یہ دو صحابیہ خاتونوں کے واقعے نہیں، بلکہ تین صحابیہ خواتین کے تین واقعات ہیں۔

حدیث

﴿۵۰﴾

امام، حافظ، ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ، الاصبہانی نے اپنی سند کے ساتھ حدیث کی تخریج کرتے ہوئے فرمایا:

”حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ
حَكِيمَةَ بِنْتِ أُمَيَّةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمَيَّةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا، قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَدَاحٌ مِّنْ عَيْدَانِ يَبُولُ فِيهِ، يَضَعُهُ تَحْتَ السَّرِيرِ -
فَجَاءَتْ أُمْرَأَةٌ اسْمُهَا بَرَكَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
فَشَرِبَتْهُ - فَطَلَبَتْهُ فَلَمْ يَجِدْهُ - فَقِيلَ: شَرِبَتْهُ بَرَكَةُ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا - فَقَالَ: لَقَدْ اخْطَرْتُ مِنَ
النَّارِ بِحِظَارٍ -“ (۱)

”حجاج بن محمد نے ابن جریج سے روایت کی، اور
وہ حکیمہ بنت امیہ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنی والدہ
حضرت امیہ بنت رقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

(۱) ”اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ“: عز الدین ابن الاثیر ”کتاب النساء، حرف
الہیزة، امیہ بنت رقیقہ“ (۴۰۳/۵)، طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت.

کرتی ہیں، انہوں نے کہا کہ :

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے یہاں ایک لکڑی کا پیالہ تھا، جس میں حضور (شب کو) پیشاب کرتے، اور اسے چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔ تو ایک مرتبہ ایک خاتون جس کا نام ملی بی برکت تھا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے آکر اسے پی لیا۔ بعد ازاں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پیالے کو طلب فرمایا تو اس (میں پیشاب) کو نہ پایا۔ تو آپ سے عرض کیا گیا : اے ملی بی برکت رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پی لیا ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا : یقیناً اس نے ایک مضبوط حصار کے ساتھ دوزخ سے اپنا چاؤ کر لیا ہے۔“

حدیث

﴿۱﴾

امام، حافظ، ابو عبد اللہ، محمد بن اسحاق "ابن مندہ" الاصبہانی نے اپنی کتاب "معرفة الصحابة" میں اپنی سند کے ساتھ فرمایا:

"حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ
حُكَيْمَةَ بِنْتِ أُمَيَّةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهَا بِنْتُ رُقَيْقَةَ، قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَدَاحٌ مِنْ عَيْدَانِ يُبُولُ فِيهِ، يَضَعُهُ تَحْتَ السَّرِيرِ -
فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ اسْمُهَا بَرَكَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
فَشَرِبَتْهُ - فَطَلَبَهُ، فَلَمْ يَجِدْهُ - فَقِيلَ: شَرِبَتْهُ بَرَكَةُ -
فَقَالَ: لَقَدْ اخْتَضَرْتُ مِنَ النَّارِ بِحَظَرٍ" (۱)

"حجاج بن محمد نے ابن جریج سے روایت کیا،
انہوں نے حکیمہ بنت امیہ سے روایت کیا، انہوں نے
اپنی والدہ امیہ بنت رقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت کیا، انہوں نے فرمایا کہ:

(۱) "اسد الغابة في معرفة الصحابة": عز الدين ابن الاثير "كتاب النساء: حرف
الهمزة، اميمة بنت رقيقة" (۲۰۳/۵)، طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت.

حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے
یہاں ایک لکڑی کا پیالہ تھا۔ آپ (یوقت شب) اس میں
پیشاب فرماتے، اور اسے چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔
ایک بار بَرکتِ رَضی اللہ تعالیٰ عنہا نامی ایک خاتون نے
آکر اسے پی لیا۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
پیالہ طلب فرمایا، تو اس (میں پیشاب) کو نہ پایا۔ تو عرض
کیا گیا: اے بَرکتِ رَضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پی لیا ہے۔
آپ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اس نے ایک مضبوط حصار
کے ساتھ دوزخ سے اپنا چاکر لیا ہے۔“

حدیث

﴿۷﴾

امام، حافظ، ابو القاسم، سلیمان بن احمد، الطبرانی فرماتے ہیں :

”حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ حَنْبَلٍ،

ثَنَائِيحُ ابْنُ مُعِينٍ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ

جَرِيحٍ، عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ أُمَيْمَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمَيْمَةَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ

مِنْ عَمِدٍ إِنْ يَبُولُ فِيهِ، وَ يَضَعُهُ تَحْتَ سَرِيرِهِ۔ فَقَامَ

فَطَلَبَ، فَلَمْ يَجِدْهُ۔ فَسَأَلَ أَيْنَ الْقَدَحُ؟ قَالُوا:

شَرِبْتَهُ بَرَّةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا، خَادِمُ أُمِّ سَلَمَةَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، الَّتِي قَدِمَتْ مَعَهَا مِنْ أَرْضِ

الْحَبَشَةِ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

لَقَدْ احْتَظَرْتُ مِنَ النَّارِ بِحِطَّارٍ۔“ (۱)

”ہم سے امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے

عبد اللہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے بھی

(۱) ”المعجم الكبير“: الطبرانی ”النساء، باب الباء، برة خادم ام سلمة ام

المؤمنين، حديث: ۵۲۷“ (۲۲/۲۰۵، ۲۰۶)، طبع مكتبة ابن تيمية، القاهرة.

ابن معین نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حجاج بن محمد نے بیان کیا، وہ ابن جُرُج سے روایت کرتے ہیں، وہ حکیمہ بنت اُمیہ سے، اور وہ اپنی والدہ اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ :

حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے یہاں ایک لکڑی کا پیالہ تھا۔ حضور اس میں (شب کے وقت) پیشاب فرماتے، اور اسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیتے۔ تو ایک مرتبہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اٹھے، اور اسے طلب فرمایا، مگر اسے نہ پایا۔ تو آپ نے پوچھا اور فرمایا : وہ پیالہ کہاں ہے ؟ گھر والوں نے بتایا کہ اسے اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خادمہ علیٰ بی برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پی لیا ہے، جو ان کے ہمراہ سرزمین حبشہ سے آئی ہوئی تھیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : یقیناً اس نے ایک مضبوط حصار کے ساتھ دوزخ سے اپنا چاؤ کر لیا ہے۔“

حدیث

﴿۸﴾

امام، حافظ، ابو بکر، احمد بن حسین، البیہقی نے اپنی سند صحیح کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا:

”عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ أُمِّمَةَ، عَنْ أُمِّهَا رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا، قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَدَحٌ مِنْ عَيْذٍ إِنْ يَبُولُ فِيهِ، وَيَضَعُهُ تَحْتَ سَرِيرِهِ۔
فَقَامَ فَطَلَبَهُ، فَلَمْ يَجِدْهُ۔ فَسَأَلَ عَنْهُ، فَقَالَ: أَيْنَ
الْقَدَحُ؟ قَالُوا شَرِبْتُهُ بَرَّةٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا،
خَادِمٌ أَمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، الَّتِي قَدِمَتْ
مَعَهَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ اخْتَضَرْتُ مِنَ النَّارِ
بِحِطَّارٍ۔“ (۱)

”حکیمہ بنت اُمیمہ سے روایت ہے، وہ اپنی والدہ

(۱) ”الخصائص الكبرى“: السيوطي ”ذكر الخصائص التي اختص بها عن
أمته الخ، قسم الكرامات، باب اختصاصه ﷺ بطهارة دمه وبوله غائطه“
(۲/۲۵۲)، طبع المكتبة الخيرية الرضوية، لاہلپور۔

حضرت اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں،
 انہوں نے فرمایا کہ :

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے یہاں
 ایک لکڑی کا پیالہ تھا، جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وآلہ وسلم (شب کے وقت) پیشاب فرماتے، اور اسے اپنی
 چارپائی کے نیچے رکھاتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ اٹھے،
 اور اسے طلب فرمایا، مگر نہ پایا۔ تو آپ ﷺ نے اس کے
 بارے میں پوچھا، اور فرمایا : وہ پیالہ کہاں ہے ؟ اہل خانہ
 نے عرض کیا کہ اسے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا کی خادمہ فی فیئہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے، جو ان کے
 ہمراہ ملک حبشہ سے آئی ہوئی ہیں، پی لیا ہے۔ تو نبی پاک
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : یقیناً اس
 نے ایک مضبوط حصار کے ساتھ جہنم سے اپنا بچاؤ کر لیا
 ہے۔“

حدیث

﴿۹﴾

امام، حافظ، ابو الحسن، علی بن عمر، الدار قطنی نے اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے فرمایا:

”عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
قَالَتْ:

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
مِنَ اللَّيْلِ إِلَى فَخَّارَةٍ، فَبَالَ فِيهَا۔ فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ
وَأَنَا عَطَشَاءٌ، فَشَرِبْتُ مَا فِيهَا۔ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرْتُهُ۔
فَضَحِكُ، وَقَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَا يَتَجَعَّنَ بَطْنُكَ أَبَدًا “
(۱)

”حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے، فرماتی ہیں:

ایک رات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
ایک مٹی کے برتن کے پاس اٹھ کر تشریف لائے، اور

(۱) ”الخصائص الكبرى“: السيوطي ”ذكر الخصائص التي اختص بها عن
امته الخ، قسم الكرامات، باب اختصاصه ﷺ بطهارة دمه وبوله غائطه“
(۲/۲۵۲)، طبع المكتبة الشورية الرضوية، لايبور.

اس میں پیشاب فرمایا۔ اسی رات میں اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو میں نے جو کچھ اس میں تھا پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے آپ ﷺ کو اس قے کی خبر دی۔ تو آپ نے ہنس کے فرمایا: خبردار! بیشک تم آج کے بعد ہر گز کبھی اپنے پیٹ میں ہماری نہ پاؤ گی!“

امام، محدث، ملا علی بن سلطان محمد، القاری نے اسے زیادہ تفصیل سے، اور زیادہ مکمل بیان کیا۔ چنانچہ امام علی القاری کا بیان کردہ مضمون حدیث درج ذیل ہے:

”صَحَّ عَنْ بَرَكَةِ الْأُولَى أُمَ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، قَالَتْ:

قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَيْلَةٍ إِلَى فَخَّارَةٍ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ، فَبَالَ فِيهَا. فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا عَطْشَانَةٌ، فَشَرِبْتُ مَا فِيهَا وَ أَنَا لَا أَشْعُرُ. فَلَمَّا أَصْبَحَ ﷺ قَالَ: يَا أُمَ أَيْمَنَ! قَوْمِي! فَأَهْرِيقِي مَا فِي تِلْكَ الْفَخَّارَةِ! فَقُلْتُ: وَاللَّهِ شَرِبْتُ مَا فِيهَا. فَضَجَّكَ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ لَا يَتَجَعَّنَ بَطْنُكَ

”حضرت بَرکت اُمّ اَیْمَن رضی اللہ تعالیٰ عنہما

سے صحت کے ساتھ مروی ہے، فرماتی ہیں:

رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک

رات اٹھ کر گھر کے کونے میں ایک مٹی کے پیالے

کے پاس تشریف لائے، اور اس میں پیشاب فرمایا۔ بعد

ازاں اسی رات، میں اُنھی، اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو

جو کچھ اس میں تھا میں نے اسے بے خبری میں پی لیا۔

جب صبح ہوئی تو رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے فرمایا: اے اُمّ اَیْمَن! اٹھو! اور جو کچھ اس مٹی کے

برتن میں ہے اسے بہادو! تو میں نے عرض کیا اللہ کی

قسم! جو کچھ اس میں تھا وہ تو میں نے پی لیا ہے۔ تو حضور

صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنا ہنسے کہ آپ کی داڑھیں

کھل گئیں۔ پھر ارشاد فرمایا: خبردار! اللہ کی قسم!

تمہارے پیٹ میں کبھی بھی بیماری نہ ہوگی!“

(۱) ”جمع الوسائل فی شرح الشمائل“: علی القاری ”باب ماجاء فی تعطر

رسول اللہ ﷺ (۲/۳)، طبع دار المعرفة للطباعة والنشر، بیروت.

﴿١٠﴾

امام، حافظ، أبو يعلى، أحمد بن علي بن المثنى، الموصلى نے فرمایا:

”ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثَنَا مُسْلِمٌ

ابْنُ قُتَيْبَةَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ

عَطَاءٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ:

كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ فَخَّارَةٌ يَوْمُ فِيهَا- فَكَانَ إِذَا أَصْبَحَ يَقُولُ:

يَا أُمَّ أَيْمَنَ صَبَّيْ مَا فِي الْفَخَّارَةِ! فَقُمْتُ لَيْلَةً وَأَنَا

عَظَشِي، فَشَرِبْتُ مَا فِيهَا- فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا أُمَّ أَيْمَنَ! صَبَّيْ مَا

فِي الْفَخَّارَةِ! فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! قُمْتُ وَ أَنَا عَظَشِي،

فَشَرِبْتُ مَا فِيهَا- فَقَالَ: إِنَّكَ لَنْ تَشْتَبِكِي بَطْنِكَ بَعْدَ

يَوْمِكَ هَذَا أَبَدًا“ (١)

(١) ”البدایة والنہایة“؛ ابن کثیر ”السیرة النبویة، فصل فی ذکر عبیدہ و ائمہ ۱؎، واما

ائمہ، ومنہن برکة ام ایمن“ (٣٢٦/٥)، طبع مکتبة المعارف، بیروت.

”ہم سے محمد بن ابی بکر المہدومی نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے مسلم بن قتیبہ نے بیان کیا، وہ حسین بن حرب سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے یحییٰ ابن عطاء سے، انہوں نے ولید بن عبد الرحمن سے، اور انہوں نے ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ :

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے یہاں ایک مٹی کا برتن تھا، جس میں آپ ﷺ پیشاب فرمایا کرتے تھے۔ پھر صبح کے وقت فرماتے : اے ام ایمن! جو کچھ مٹی کے برتن میں ہے اسے پھینک دو! تو ایک بار میں رات کو اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو برتن میں جو پیشاب (مبارک) تھا میں نے اسے پی لیا۔ تو (صبح کو) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے ام ایمن! جو کچھ مٹی کے برتن میں ہے اسے پھینک دو! ام ایمن نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہیں (رات کو) اٹھی حالانکہ مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، تو میں نے وہ پیشاب (مبارک) جو اس میں تھا، پی

لایا۔ تو آپ نے فرمایا: آج کے بعد ہرگز کبھی بھی
تمہارے پیٹ میں تکلیف نہ ہوگی!“

﴿۱۱﴾

امام، حافظ، ابو عبد اللہ، محمد، المعروف ”الحاکم“ الشیخ ابوری نے

فرمایا:

”اَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، ثَنَا شَبَابَةُ، ثَنَا أَبُو
مَالِكٍ النَّخَعِيُّ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْجٍ
الْعَنَزِيِّ، عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا،
قَالَتْ:

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
مِنَ اللَّيْلِ إِلَى فَخَّارَةٍ مِّنْ جَانِبِ الْبَيْتِ، فَقَالَ فِيهَا-
فَقَمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا عَطَشَى، فَشَرِبْتُ مَائِي
الْفَخَّارَةَ وَأَنَا لَا أَشْعُرُ- فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا أُمِّ أَيْمَنُ! قُومِي
إِلَى تِلْكَ الْفَخَّارَةِ! فَأَهْرِيقِي مَائِيفَهَا! قُلْتُ: قَدْ
وَاللَّهِ! شَرِبْتُ مَائِيفَهَا! قَالَتْ: فَضَحِكَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ

نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا إِنَّهُ لَا يَفْجَعُ بِطَنِّكَ أَبَدًا“

(۱)

”ہمیں احمد بن کامل القاضی نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم سے عبد اللہ بن روح المدائنی نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے کہا ہم سے شباہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو مالک نخعی نے بیان کیا۔ انہوں نے اسود بن قیس سے، انہوں نے فیج العنزلی سے، اور انہوں نے حضرت اُمّ اَیْمَن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، فرماتی ہیں کہ :

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت گھر کے کونے میں ایک مٹی کے برتن کی طرف اٹھ کر تشریف لائے، تو اس میں پیشاب فرمایا۔ بعد ازاں رات کو میں اٹھی اور میں پیاسی تھی، تو جو کچھ برتن میں تھا میں نے اسے بے خبری میں پی لیا۔ صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

(۱) ”الصحيح المستدرک علی الصحیحین“: الحاکم ”کتاب معرفة الصحابة“،

”ذکرام ائمن مولا رسول اللہ ﷺ وحاضنته“ شرب ام ایمن بولہ واثره“ (۱۳/۳)،

۱۴، طبع دار الکتاب العربی، بیروت.

اے اُمّ النّیمن! رضی اللہ تعالیٰ عنہا اٹھ کر مٹی کے برتن
 کی طرف جاؤ! اور جو کچھ اس میں ہوا سے بہادہ! میں نے
 عرض کیا: اللہ کی قسم! جو کچھ اس میں تھا میں نے اسے
 پی لیا ہے۔ کہتی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
 وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو
 گئیں۔ پھر ارشاد فرمایا: خبردار! بے شک تمہارے
 پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہوگی!“

(۱۲)

امام، حافظ، حسن بن سفیان نے اپنے ”مسند“ میں اپنی سند کے ساتھ ”ابو مالک النخعی“ کی حدیث کو روایت کیا کہ :

”عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قُبَيْسٍ، عَنْ نُبَيْجِ الْعَنْزِيِّ،

عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، قَالَتْ :

قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى فَخَّارَةٍ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ، فَبَالَ

فِيهَا فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا عَظْشَانَةٌ فَشَرِبْتُ مَا

فِيهَا وَأَنَا لَا أَشْعُرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : يَا أُمَّ أَيْمَنَ ! قَوْمِي !

فَاهْرِيقِي مَا فِي تِلْكَ الْفَخَّارَةِ ! قُلْتُ : قَدْ وَاللَّهِ !

شَرِبْتُ مَا فِيهَا . قَالَتْ : فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ . ثُمَّ قَالَ : أَمَا

وَاللَّهِ ! إِنَّهُ لَا يَتَجَعَّنُ بَطْنُكَ أَبَدًا ! “ (۱)

(۱) ”تلخیص الحبیبر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر“ : العسقلانی ”کتاب

الطہارۃ، باب بیان النجاسات والماء النجس، حدیث: ۲۰“ (۳۱/۱)، طبع

المکتبۃ الاشریۃ، سانگلہ ہل۔

”انہوں نے اُسود بن قیس سے، انہوں نے نبی
الغزری سے، اور انہوں نے حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، فرماتی ہیں کہ :

ایک رات حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم گھر کے کونے میں پڑے ایک مٹی کے
برتن کے پاس اٹھ کے تشریف لائے، اور اس میں
پیشاب فرمایا۔ رات کو نہیں اٹھی، اور مجھے پیاس لگی ہوئی
تھی، تو میں نے بے خبری میں جو کچھ اس میں تھا اسے پی
لیا۔ جب صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم نے ارشاد فرمایا : اے اُمّ ایمن! رضی اللہ تعالیٰ
عنہما اٹھو! اور جو کچھ اس مٹی کے برتن میں ہے اسے
بہادو! میں نے عرض کیا : واللہ! جو کچھ اس میں تھا وہ
تو میں نے پی لیا ہے۔ کہتی ہیں یہ سن کر حضور نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اتانے سے کہ آپ کی مبارک
ذاڑھیں کھل گئیں۔ پھر فرمایا : خبردار! خدا کی قسم!
اس میں شک نہیں کہ آئندہ کبھی بھی تمہارے پیٹ میں
تکلیف نہ ہوگی!“

ابو مالک جعفی تک حسین بن سفیان کی سند یہ ہے :

”حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَهْلُولٍ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُسَيْنٍ أَبُو مَالِكٍ النَّخَعِيُّ۔“ (۱)

”ہم سے اسحاق بن بھلول نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے شبابہ بن سوار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الملک بن حسین ابو مالک النخعی نے بیان کیا۔“

(۱) ”حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء“: ابو نعیم الاصبہانی ”النساء الصحابیات، ام ایمن، ترجمۃ: ۱۴۷“ (۲/۶۷)، طبع دار الفکر، بیروت.

حدیث

﴿۱۳﴾

حافظ، امام، ابو احمد، الحسن بن محمد بن عبد اللہ، العسكري نے اپنی سند کے ساتھ ”ابو مالک فقی“ سے روایت کیا:

”عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قُبَيْسٍ، عَنْ ثُبَيْجِ الْعَزْرِيِّ،
عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ:

قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى فَخَّارَةٍ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ، فَبَالَ
فِيهَا. فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَ أَنَا عَطْشَانَةٌ. فَشَرِبْتُ
مَا فِيهَا وَ أَنَا لَا أَشْعُرُ. فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا أُمِّ أَيْمَنُ! قُومِي!
فَاهْرِيقِي مَا فِي تِلْكَ الْفَخَّارَةِ! قُلْتُ: قَدْ وَاللَّهِ
شَرِبْتُ مَا فِيهَا. قَالَتْ: فَضَجَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. ثُمَّ
قَالَ: لَنْ تَشْتَكِي بَطْنُكَ! “ (۱)

(۱) ”تلخیص الحبیر فی تخریج الرافعی الکبیر“: العسقلانی ”کتاب الطہارۃ،
باب بیان النجاسات والماء النجس، حدیث: ۲۰“ (۳۱/۱)، طبع المکتبۃ
الاشریۃ، سانگلہ ہل۔

”وَهُ اسْوَدَّ بَن قَيْسٍ سَ، وَه نَجِ الْعَنْزِي سَ، اُور وَه

حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، فرماتی ہیں کہ :

رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و سلم ایک رات اٹھے اور گھر میں ایک طرف پڑے ہوئے مٹی کے برتن کے پاس تشریف لائے، اور اس میں پیشاب فرمایا۔ بعد ازاں رات کو میں اٹھی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی، تو جو کچھ اس برتن میں تھا اسے بے خبری میں میں نے پی لیا۔ جس وقت صبح ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و سلم نے ارشاد فرمایا : اے اُم ایمن ! رضی اللہ تعالیٰ عنہما اٹھو ! اور جو کچھ اس مٹی کے برتن میں ہے اسے بہادو ! میں نے عرض کیا واللہ ! برتن میں جو کچھ تھا اسے تو میں نے پی لیا ہے۔ کہتی ہیں یہ سُن کر حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و سلم ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا : آئندہ کبھی بھی تمہارے پیٹ میں بیماری نہ ہوگی !

حَدِيث

﴿١٤﴾

امام، حافظ، ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ الاصبہانی نے فرمایا:

”حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ حَدَّثَنَا

الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ

ثَنَا شَيْبَةُ بْنُ سَوَّارٍ، قَالَ ثَنَا أَبُو مَالِكٍ النَّخَعِيُّ، عَنِ

الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْعِ الْعَزْزِيِّ، عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ:

قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى فَخَّارَةٍ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ، فَبَالَ

فِيهَا. فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا عَطْشَانَةٌ، فَشَرِبْتُ مَا

فِيهَا وَأَنَا لَا أَشْعُرُ. فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا أُمَّ أَيْمَنَ! قَوْمِي! فَأَهْرَيْقِي

مَا فِي تِلْكَ الْفَخَّارَةِ! قُلْتُ: قَدْ وَاللَّهِ! شَرِبْتُ مَا

فِيهَا. قَالَتْ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. ثُمَّ قَالَ: أَمَا

إِنَّكَ لَا تَتَجَعِّلِينَ بَطْنَكَ أَبَدًا! “ (١)

(١) ”دلائل النبوة“: ابو نعیم الاصبہانی ”الفصل السابع والعشرون“

(٢/٣٨٠، ٣٨١)، طبع دار الباز، مكة المكرمة.

”ہم سے احمد بن سلیمان نے حدیث بیان کی،
 انہوں نے کہا ہم سے حسن بن اسحاق نے بیان کیا، انہوں
 نے کہا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، انہوں نے
 کہا ہم سے شبابہ بن سوار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم
 سے ابو مالک ثعلبی نے بیان کیا، انہوں نے انسود بن قیس
 سے، انہوں نے بیج الغنیری سے، اور انہوں نے حضرت
 اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، انہوں نے
 فرمایا کہ :

ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
 وسلم اٹھ کر گھر کی ایک طرف پڑے ہوئے مٹی کے
 ایک برتن کے پاس تشریف لائے، اور اس میں پیشاب
 فرمایا۔ پھر رات کو میں اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی،
 تو جو کچھ اس میں تھا میں نے بے شعوری میں اسے پی لیا۔
 تو جب صبح ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا : اے اُمّ ایمن ! اٹھو اور جو کچھ اس
 برتن میں ہے اسے بہادو ! میں نے عرض کیا : اللہ کی
 قسم ! جو کچھ اس برتن میں تھا اسے میں نے پی لیا ہے۔

کہتی ہیں : تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بننے
 لگے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ پھر
 ارشاد فرمایا : خبردار! آئندہ کبھی بھی تمہارے پیٹ میں
 بیماری نہ ہوگی!“

﴿10﴾

امام، حافظ، ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ، الاصبہانی نے فرمایا:
 ”حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ حَمْدَانَ، ثَنَا الْحَسَنُ
 ابْنُ سَفْيَانَ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَهْلُولٍ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ
 سَوَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُسَيْنٍ أَبُو مَالِكٍ النَّخَعِيُّ،
 عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْجِ بْنِ الْعَبْرِيِّ، عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ:

بَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمُ فِي الْبَيْتِ، فَقَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَبَالَ فِي فَخَّارٍ-
 فَقُمْتُ وَأَنَا عَطَشِي، لَمْ أَشْعُرْ مَا فِي الْفَخَّارَةِ؟
 فَشَرِبْتُ مَا فِيهَا- فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَالَ لِي: يَا أُمِّ أَيْمَنَ!
 أَهْرِيقِي مَا فِي الْفَخَّارَةِ! قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
 شَرِبْتُ مَا فِيهَا- فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمُ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِدُهُ- ثُمَّ قَالَ:
 أَمَّا إِنَّهُ لَا يَتَجَعَّنُ بَطْنُكَ أَبَدًا! “ (۱)

(۱) ”حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء“، ابو نعیم الاصبہانی ”النساء
 الصحابیات، ام ایمن، ترجمہ: ۱۳۷“ (۶۷/۲)، طبع دار الفکر، بیروت.

”ہم سے ابو عمرو بن محمد ان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حسن بن سفیان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اسحاق بن یھلول نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شباہ بن سوار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الملک بن حسین ابو مالک النخعی نے بیان کیا، وہ انسود بن قیس سے، وہ یحییٰ الغنزی سے، اور وہ حضرت امّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، فرماتی ہیں کہ :

”رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ نے گھر میں رات گزاری، تو رات کو اٹھ کر ایک مٹی کے برتن میں پیشاب فرمایا۔ پھر میں اٹھی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی۔ میں نے نہ سمجھا کہ مٹی کے برتن میں کیا ہے؟ تو میں نے جو کچھ اس میں تھا پی لیا۔ تو عَلٰی الصَّبَاحِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے امّ ایمن! جو کچھ اس برتن میں ہے اسے بہادو! میں نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! جو کچھ برتن میں تھا اسے میں نے پی لیا ہے۔ تو رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ نے

و سلم اتنا بنے کہ آپ کی مبارک داڑھییں ظاہر ہو گئیں۔
 پھر ارشاد فرمایا: خبردار! بے شک تمہارے پیٹ میں
 کبھی بھی بیماری نہ ہوگی!“

حديث

﴿١٦﴾

امام، حافظ، ابو القاسم، سليمان بن احمد، الطبراني في فرمايا:
 ”حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التَّسْتَرِيُّ، ثَنَا
 عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا شَيْبَانَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنِي أَبُو
 مَالِكٍ النَّخَعِيُّ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحِ
 الْعَنَزِيِّ، عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا،
 قَالَتْ:

قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّم مِنَ اللَّيْلِ إِلَى فَخَّارَةٍ فِي حِجَابِ الْبَيْتِ، فَبَالَ
 فِيهَا. فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا عَطْشَانَةٌ، فَشَرِبْتُ
 مَا فِيهَا وَأَنَا لَا أَشْعُرُ. فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم، قَالَ: يَا أُمَّ أَيْمَنُ! قَوْمِي!
 فَأَهْرِيقِي مَا فِي تِلْكَ الْفَخَّارَةِ قُلْتُ: قَدْ وَاللَّهِ
 شَرِبْتُ مَا فِيهَا. قَالَتْ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. ثُمَّ
 قَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَا تَتَجَعِّلِينَ بَطْنُكَ أَبَدًا! “ (١)

(١) ”المعجم الكبير“: الطبراني ”النساء، أم أيمن، ما استندت أم أيمن، حديث:
 ٢٣٠“ (٩٠، ٨٩/٢٥)، طبع مكتبة ابن تيمية، القاهرة.

”ہم سے حسین بن اسحاق الشہری نے بیان کیا،

انہوں نے کہا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا،

انہوں نے کہا ہم سے شبابہ بن سوار نے بیان کیا، انہوں

نے کہا مجھ سے ابو مالک النخعی نے بیان کیا، وہ انس بن قیس

سے، وہ یحییٰ الغنیزی سے، اور وہ حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ

تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا:

”ایک رات جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر گھر میں ایک طرف پڑے ہوئے

ایک مٹی کے برتن کے پاس تشریف لائے، اور اس میں

پیشاب فرمایا۔ پھر رات کے وقت میں اٹھی اور مجھے سخت

پیاس لگی ہوئی تھی، تو میں نے جو کچھ اس میں تھا بے

خبری میں اسے پی لیا۔ جب صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ ایمن! اٹھو! اور

جو کچھ اس مٹی کے برتن میں ہے اسے بہادو! میں نے

عرض کیا: اللہ کی قسم! جو کچھ برتن میں تھا اسے میں

نے پی لیا ہے۔ کہتی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم اتنا بنے کہ آپ کی مبارک داڑھیں کھل گئیں۔

پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :
 خبردار! آئندہ تمہارے پیٹ میں کبھی تکلیف نہ ہوگی!“

حدیث

﴿LV﴾

حافظ، ابو علی، سعید بن عثمان بن السکین کی حدیث کو نقل کرتے ہوئے امام، حافظ، ابو الفضل، احمد بن حجر، العسقلانی نے فرمایا:

”وَأَخْرَجَ ابْنُ السَّكِينِ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ الْمَلِكِ
ابْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا،
قَالَتْ:

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
فَخَّارَةٌ يُؤُولُ فِيهَا بِاللَّيْلِ - فَكُنْتُ إِذَا أَصْبَحْتُ
صَبَّيْتُهَا - فَنِمْتُ لَيْلَةً وَ أَنَا عَطْشَانَةٌ، فَغُلَطْتُ
فَشَرِبْتُهَا - فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تَشْتَبِكِي بَطْنُكَ بَعْدَ
يَوْمِكَ هَذَا! “ (۱)

”ابن السکین نے اپنی سند کے ساتھ بطریق

(۱) ”الاصابة في معرفة الصحابة“: العسقلانی ”كتاب النساء، فصل فيمن عرف بالكنية من النساء، حرف الالف، القسم الاول، ام ايمن مولاة النبي ﷺ وحاضنته، ترجمة: ۱۱۴۵“ (۴/۳۳۳)، طبع مكتبة المثنى، بغداد.

عبد الملک بن حسین روایت کیا، انہوں نے نافع بن عطاء سے، انہوں نے ولید بن عبد الرحمن سے، اور انہوں نے حضرت امّ انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، آپ نے فرمایا کہ :

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے یہاں ایک مٹی کا برتن تھا جس میں حضور رات کو پیشاب فرمایا کرتے۔ تو جب صبح ہوتی تو میں اسے گرا دیا کرتی۔ ایک رات میں سوئی اور مجھے سخت پیاس لگی ہوئی تھی، تو میں نے اٹھ کر غلطی سے اسے پی لیا۔ پھر میں نے اس کا ذکر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا : اس میں کچھ شک نہیں کہ آج کے بعد کبھی بھی تمہارے پیٹ میں یہ ماری نہ ہوگی !“

﴿۱۸﴾

امام، حافظ، ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ، الاصبہانی نے فرمایا:
 ”حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَارُونَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ
 هَارُونَ، قَالَ ثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ التُّعْمَانِ الْمِنْقَرِيُّ، قَالَ
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي
 أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ،
 قَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي طَبْلِ الْقِيَامِ - وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَالَ فِي بَيْتٍ فِي دَارِهِ - قَالَ:
 فَلَمْ يَكُنْ فِي الْمَدِينَةِ بَيْتٌ أَعَذَّبَ مِنْهَا - قَالَ: وَكَانُوا
 إِذَا حَضَرُوا اسْتَعَذَّبَ لَهُمْ مِنْهَا - وَكَانَتْ تُسَمَّى فِي
 الْجَاهِلِيَّةِ ”الْبُرُودُ“ - (۱)

”ہم سے علی بن ہارون نے حدیث بیان کی،
 انہوں نے کہا ہم سے موسیٰ بن ہارون نے بیان کیا،

(۱) ”دلائل النبوة“: ابو نعیم الاصبہانی ”الفصل الثانی والعشرون“
 (۳۸۱/۲)، طبع دار الجاز، مکة المكرمة.

انہوں نے کہا ہم سے عبید اللہ بن نعمان المبتقری نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن عبد اللہ الانصاری نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، وہ ثمانہ سے راوی، اور وہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ :

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَمَازُ
 پڑھتے تو دیر تک قیام فرماتے۔ اور نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے گھر کے اندر ایک کنوئیں
 میں پیشاب فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ٹھنڈے میٹھے خوشگوار پانی میں
 اس کنوئیں سے بڑھ کر پورے مدینہ میں کوئی کنواں نہ
 رہا۔ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام جب ہمارے گھر تشریف
 لاتے تو میں اس کنوئیں کے خنک و شیریں پانی سے ان کی
 تواضع کرتا۔ زمانہ جاہلیت میں اسے ٹھنڈے پانی والا
 کنواں کہا جاتا تھا۔“

حدیث

﴿۱۹﴾

حافظ، علامہ، ابو بکر، احمد بن علی، الخطیب البغدادی نے ”رواۃ مالک“ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا، آپ نے فرمایا:

”رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ لَوْلَمْ يَأْتِ بِالْقُرْآنِ لَأَمْنْتُ بِهِ۔ تَصَحَّرْنَا فِي حَبَانَةٍ تَنْقُطُ الطُّرُقُ دُونَهَا۔ فَاخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءَ، وَرَأَى تَخْلُفَيْنِ مُتَفَرِّقَيْنِ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا جَابِرُ! اذْهَبْ إِلَيْهِمَا فَقُلْ لَهُمَا اجْتَمِعَا! فَاجْتَمَعَا حَتَّى كَانَهُمَا أَصْلٌ وَاحِدٌ۔ فَنَوَّضَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَبَادَرْتُهُ بِالْمَاءِ۔ وَقُلْتُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُطْلِعَنِي عَلَى مَا خَرَجَ مِنْ خَوْفِهِ، فَأَكَلَهُ، فَرَأَيْتُ الْأَرْضَ بَيْضَاءَ۔ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! أَمَا كُنْتُ تَوَضَّأْتُ؟ قَالَ: بَلَى! وَلَكِنَّا مَعَشَرَ النَّبِيِّينَ أُمِرْتُ الْأَرْضُ أَنْ تَوَارِيَ مَا يُخْرِجُ مِمَّا

مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ - ثُمَّ افْتَرَقَتِ الشَّخْلَتَانِ - فَبَيْنَا نَسِيرُ
 إِذْ أَقْبَلَتْ حَيَّةٌ سَوْدَاءُ تُعْبَأَنَّ ذَكَرَهُ فَوَضَعَتْ رَأْسَهَا
 فِي أُذُنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ،
 وَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَمَهُ
 عَلَى أُذُنِهَا، فَمَا جَاهَا - ثُمَّ لَكَانَمَا الْأَرْضُ ابْتَلَعَتْهَا -
 فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ! لَقَدْ أَشْفَقْنَا عَلَيْكَ - قَالَ هَذَا وَفَدُ الْجَنِّ،
 نَسُوا سُورَةَ، فَأَرْسَلُوهُ إِلَى فَفَتَحَتْ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ -
 ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى قَرِيْقَةٍ فَخَرَجَ إِلَيْنَا فَنَامَ مِنْ النَّاسِ مَعَ
 جَارِيَةٍ كَانَتْهَا فَلَقَهُ الْقَمَرُ جَيْنَ تَمَحَّى عَنْهُ السَّحَابُ،
 حَسَنَةً مَجْنُونَةٍ - فَقَالَ أَهْلُهَا: اخْتَسِبَ فِيهَا يَا رَسُولَ
 اللَّهِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! فَدَعَا رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! وَقَالَ: لِجَنِّيْهَا
 وَيَحْكُ! أَنَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ! خَلَّ بِعَنْهَا فَنَتَقَبْتُ، وَاسْتَحْيَيْتُ
 وَرَجَعْتُ صَحِيْحَةً - (١)

(١) "الخصائص الكبرى": السيوطي "ذكر المعجزات التي وقعت عند وفادة
 الوفود، باب ما وقع في وفد الجن" (٢/٣٠)، طبع المكتبة النورية
 الرضوية، لاهايور.

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے میں
 نے تین چیزیں ایسی دیکھی ہیں کہ اگر آپ قرآن کو لے
 کر نہ آتے تو میں پھر بھی حضور پہ ایمان لے آتا۔ ہم ایک
 بے درخت بلند ہموار زمین میں جنگل کی طرف اتنی دور
 تک چلے گئے کہ راستے اس سے پہلے ہی مُنْقَطِع ہو جاتے
 ہیں۔ تو رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وضو
 کے لئے پانی لیا، اور دو علیحدہ علیحدہ کھجور کے درخت
 دیکھے۔ تو نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے
 فرمایا: اے جابر! ان دونوں کے پاس جاؤ! اور ان سے
 کہو: دونوں اکٹھے ہو جائیں! چنانچہ وہ دونوں اس طرح
 اکٹھے ہو گئے گویا کہ ایک ہی مُٹّھ کی دو شاخیں ہیں۔ تو
 رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وضو فرماتا
 چاہا، تو میں جلد جلد آپ کے پاس پانی لے کر حاضر ہو
 گیا۔ اور میں نے (دل میں) کہا: جو کچھ (پاخانہ مبارک)
 آپ کے پیٹ سے نکلا ہو شاید اللّٰہ تعالیٰ مجھے اس پر مُطْلِع
 فرمادے تو میں اسے کھالوں۔ تو میں نے (قضائے
 حاجتِ نبوی کی) زمین کو صاف پایا۔ تو میں نے عرض

کیا: یَا رُسُولَ اللہ! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! (آپ
 نے قضائے حاجت نہیں فرمائی، اور وضو کر لیا) کیا پہلے
 حضور نے وضو کیا ہوا نہ تھا؟ آپ نے فرمایا: ہاں!
 کیوں نہیں؟ (ہم نے قضائے حاجت کر لی ہے) اور لیکن
 ہم گروہ انبیاء عَلَیْہِمْ السَّلَامُ (کے
 پیٹ) سے جو پیشاب و پاخانہ نکلے، زمین کو حکم دیا گیا ہے
 کہ اسے چھپا لیا کرے۔ پھر کھجور کے دونوں درخت
 عَلِیْحَدَہ عَلِیْحَدَہ ہو گئے۔ تو اس اثناء میں کہ ہم چل رہے تھے
 ناگہاں ایک سیاہ رنگ کا سانپ جو کہ نَزَاثُودھا تھا، سامنے
 آگیا۔ تو اس نے اپنا منہ نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
 وَسَلَّم کے کان مبارک میں رکھ دیا، اور نبی اکرم صَلَّی اللہ
 تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا ذہن اُقدس اس کے کان پہ
 رکھ دیا۔ پھر حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس
 کے ساتھ سُرگوشی کی۔ اس کے بعد (سانپ غائب ہو
 گیا) ایسا معلوم ہوتا تھا گویا زمین نے اسے نگل لیا ہو۔ تو
 میں نے عرض کیا: یَا رُسُولَ اللہ! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم آپ کے بارے میں خوفزدہ ہو گئے ہیں۔

آپ نے فرمایا یہ جتنوں کا نمائندہ تھا، وہ ایک سورت کو
 بھول گئے تو انہوں نے اسے میرے پاس بھیجا۔ چنانچہ
 میں نے انہیں قرآن سکھایا۔ پھر ہم ایک بستی کے پاس
 پہنچے، تو لوگوں کی ایک جماعت ایک حَسین و مُجنُّون
 نوجوان لڑکی کے ہمراہ ہمارے پاس آئی۔ وہ لڑکی گویا چاند
 کا ٹکڑا تھی، جس سے بادل چھٹ گئے ہوں۔ تو اس کے
 گھر والوں نے عرض کیا: یَا رَسُولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اسے تندرست دلا کر ثواب حاصل کیجئے!
 تو رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُعا فرمائی،
 اور اس کے (اندر اثر اُنڈاز ہونے والے) جن سے فرمایا:
 ہلاکت تیرے لئے! میں اللہ کا رَسُولُ مُحَمَّد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہوں۔ اسے چھوڑ دے! تو لڑکی (فورا
 تندرست ہو گئی اور اس) نے اپنے اوپر نقاب ڈالا، اور خیا
 کرنے لگی، اور شغلیاب ہو کر واپس لوٹ گئی۔“

كتابات

(مراجع ومآخذ)

أسماء كتب ومصنفين

١. الاستيعاب في معرفة الاصحاب.

ابو عمر، يوسف بن عبدالله بن عبدالمبر، النمرى،
القرطبي، المتوفى ٤٦٣هـ

٢. اسد الغابة في معرفة الصحابة.

ابو الحسن، عز الدين، علي بن محمد، ابن الاثير، الجزري،
المتوفى ٦٣٠هـ

٣. الاصابة في معرفة الصحابة.

ابو الفضل، احمد بن علي بن حجر، العسقلاني، المتوفى
٨٥٤هـ

٤. البداية والنهاية.

ابو الفداء، اسماعيل بن عمر بن كثير، الدمشقي، المتوفى
٧٧٤هـ

٥. تلخيص الحبير في تخريج احاديث الرافي الكبير.

ابو الفضل، احمد بن علي بن حجر، العسقلاني، المتوفى
٨٥٤هـ

٦. جمع الوسائل في شرح الشمائل.

على بن سلطان محمد القارى، الهروى، المكى، المتوفى

١٠١٤هـ

٧. حلية الاولياء وطبقات الاصفياء.

ابونعيم، احمد بن عبدالله الاصبهاني، المتوفى ٤٣٠هـ

٨. الخصائص الكبرى.

جلال الدين، عبدالرحمن بن ابي بكر، السيوطي، المتوفى

٩١١هـ

٩. دلائل النبوة.

ابونعيم، احمد بن عبدالله الاصبهاني، المتوفى ٤٣٠هـ

١٠. السنن الكبرى.

ابوبكر، احمد بن الحسين، البيهقي، المتوفى ٤٥٨هـ

١١. الصحيح المستدرک على الصحيحين.

ابوعبدالله، محمد بن عبدالله، الحاكم، النيسابورى،

المتوفى ٤٠٥هـ

١٢. المعجم الكبير.

ابوالقاسم، سليمان بن احمد بن ايوب، اللخمي،

الطبراني، ٣٦١هـ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اظہار تشکر

ہیلنگ سرجیکل کارپوریشن، سیالکوٹ
اور

عطار جیولرز، سیالکوٹ والوں نے

محض جِسْمِہٴ اللہ، خالص دینی جذبے سے سرشار ہو کر، حضرات
شہداءِ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایصالِ ثواب کی خاطر، اس کتاب کی
طباعت کے تمام اخراجات برداشت کئے۔ اگر یہ حضرات اپنا دستِ تعاون
آگے نہ بڑھاتے تو شاید اس کتاب کے منظرِ عام پر آنے کا خواب ابھی
شرمندہ تعبیر نہ ہوتا۔ اس خصوصی تعاون پر ہم نہایت شکر گزار ہیں۔
فَجَزَاهُمُ اللَّهُ تَعَالَى أَحْسَنَ الْجَزَاءِ.

اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے یہ دینی
خدمت قبول فرماتے ہوئے! ہمیں برکاتِ دُارِین سے نوازے! دنیا میں
دینی جذبے میں ترقی، اور آخرت میں حضورِ شفیعُ المذنبین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
شفاعت سے بہرہ ور فرمائے! آمین

دُعا گو: (مُفتی) محمد اشرف القادری

اہلِ سنت اکیڈمی خانقاہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد، گجرات

۱۷ ماہ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ